﴾بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴾......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴾......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 20 | جمعۃ المبارک 03 /مئی 2013ء | 23 /جمادی الثانی 1434 ہجری قمری ❁ 03 /ہجرت 1392 ہجری شمسی | شمارہ 18

شرک سے نفرت

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری بیماری میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو یہودیوں اور عیسائیوں پر۔ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب ما یکرہ من اتخاذالمساجد حدیث نمبر 1244)

ہر احمدی جو اس وقت جلسہ میں شامل ہے یا دنیا میں کسی بھی جلسہ سالانہ میں شامل ہوتا ہے، اُسے یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے وہ مقصد پورا کرنے والا بننا ہے جس کے لئے جلسوں کا انعقاد ہوتا ہے۔ حقیقی تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔

پہلوں کی قربانیاں اور تقویٰ کے معیار اور دعائیں تبھی ہمیں فائدہ دینے والی ہوں گی جب ہم اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرنے والے ہوں گے۔ جب ہم اپنے ہر لمحے کو توحید کے قیام اور حقوق العباد کی ادائیگی میں گزارنے کی کوشش کرنے والے ہوں گے۔ تقویٰ میں بڑھنے کی کوشش کرنے والے ہوں گے۔

احمدیت جو ہم پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہے اُس کی قدر تبھی ممکن ہے جب ہم مسلسل جدوجہد کے ساتھ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے بنیں گے۔ ہمیشہ یاد رکھیں جماعت احمدیہ کی ترقی کا دارومدار کسی شخص پر نہیں بلکہ تقویٰ پر چلنے والے افراد پر ہے۔ تقویٰ میں ترقی کرنے والوں کی تعداد پر ہے اور الٰہی وعدوں کے مطابق خلافتِ احمدیہ سے وابستہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ترقیات کا یہ وعدہ خلافت کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور خلافت کے ساتھ جڑے رہنے سے وابستہ ہے اور ایمان لانے والوں کے ساتھ یہ دائمی ترقیات کا وعدہ ہے۔ پس تقویٰ میں بڑھیں اور اللہ تعالیٰ کی خاطر اس تعلق میں مزید مضبوطی پیدا کریں۔ دعاؤں سے اس انعام اور اللہ تعالیٰ کے احسان کی آبیاری کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کے دروازے مزید وا ہوتے چلے جائیں۔

قادیان دارالامان (انڈیا) میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ سے 31/دسمبر 2007ء کو ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لندن سے براہ راست اختتامی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں اور احسانات کی بارش ہوتی ہم ہر روز دیکھتے ہیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہی عاشقِ صادق اور مسیح ومہدی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کی اصلاح کے لئے مبعوث کرنا تھا۔ اگر آپ خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت، رحمت وفضل اور احسانات کی بارش یوں برستی نظر نہ آتی۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے ایک احسان اور فضل جو اُس نے جماعت پر کیا وہ ایم ٹی اے کی صورت میں بھی ہے۔ قادیان کی یہ بستی جس میں اس وقت ہزاروں احمدی ہندوستان کے مختلف شہروں اور دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے ہیں، جو جلسہ سالانہ کے پروگراموں سے فیضیاب ہو رہے ہیں اور وہ جو ایم ٹی اے کے ذریعہ سے اس کارروائی کو دنیا میں بیٹھے سن رہے ہیں، یہ اس تائید کا ایک زندہ نشان ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید ہے۔ اس بستی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ سے پہلے تک کوئی جانتا بھی نہ تھا۔ جس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اس کا اظہار فرمایا ہے اور ابھی آپ نے نظم میں سنا۔ لیکن آج اُس بستی میں بیٹھے جلسہ سننے والوں اور تقاریر کرنے والوں کو دنیا کے ہر ملک میں دیکھا اور سنا جا رہا ہے۔ مسیح ومہدی کے آنے کی نشانیوں میں سے یہ بھی تھی کہ مختلف قسم کی نئی ایجادات اور نشر و اشاعت کے جو ذرائع آجکل ہیں یہ مسیح کے زمانے کی نشانی ہوگی۔ پس دیکھیں وہ کس شان سے اس زمانے میں پوری ہو رہی ہیں۔ ایک شخص جو دنیا سے کٹ کر رہنے اور اپنے وقت کو خدا کی یاد اور قرآنِ کریم پر غور کرنے میں گزارنے کو ہر کام پر ترجیح دیتا تھا، اُسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ باہر نکل اور میرے پیغام کو دنیا میں پھیلا۔ اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کر۔ میں تیرے ساتھ اور تیرے ماننے والوں کے ساتھ ہوں۔ تو میری مدد اور نصرت اور فضلوں اور احسانوں کو ہر وقت اپنے پر اور اپنے ماننے والوں پر برستا دیکھے گا۔ اسی لئے میں نے تجھے مبعوث کیا ہے تا کہ تو دنیا میں یہ پیغام پہنچائے اور اس بارے میں کسی قسم کی فکر کی ضرورت نہیں ہے۔

آج سے 120 سال پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا کہ:

”جنابِ الٰہی کے احسانات کا دروازہ کھلا ہے اور اُس کی پاک رحمتیں اس طرف متوجہ ہیں“۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 623 حاشیہ درحاشیہ نمبر 3)

آج بھی اگر قادیان کی بستی کو دیکھیں تو یہ دنیا کی نظر میں ہندوستان کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ لیکن آج سے

120 سال پہلے تو اس چھوٹے سے گاؤں کی کوئی بھی حیثیت نہیں تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے احسانات اور رحمتوں کے ساتھ اس طرف متوجہ ہو گیا ہوں۔ اس لئے اب دنیا کی توجہ بھی اسی طرف پھیری جانے والی ہے چونکہ میری توجہ اس طرف ہوگئی ہے۔

پس یہ ایم ٹی اے کا جاری ہونا اور اس کے ذریعہ سے وہاں کے جلسہ کی کارروائی کا ساری دنیا میں نشر ہونا اور پھر یہاں لندن سے بیٹھے ہوئے ہمارا یہ پروگرام وہاں دکھایا جانا اور وہاں کے نظارے ہمیں نظر آنا، دوطرفہ نعروں کا ایک دوسرے کو سنا جانا اور جواب دینا اور پھر اس سارے پروگرام کو لندن سے جو ایک انتہائی ترقی یافتہ ملک کا سب سے بڑا شہر کہلاتا ہے، اس کے ساتھ مل کر دنیا میں نشر ہونا۔ دونوں طرف کے نظارے بھی دیکھنا اور آواز بھی سننا، یقیناً یہ اس سچے وعدے والے خدا کی اپنے مسیح ومہدی کے حق میں زبردست تائید ونصرت کا اظہار ہے جس نے آپ کو تسلی دے کر فرمایا تھا کہ تیرے لئے میرے احسانات کے دروازے کھل گئے ہیں اور میری رحمتیں تیری طرف متوجہ ہوگئی ہیں۔ اب وہ انہونیاں ہونے والی ہیں جس کے متعلق اس بستی کے رہنے والے کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کی جو خوشخبری دی تھی اس سے پہلے یہ تسلی فرما دی تھی کہ احسانات کے دروازے کھل گئے ہیں۔ میری رحمتیں تیری طرف متوجہ ہوگئی ہیں اس لئے فکر نہ کر۔ تیری تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچ رہی ہے۔ یہ الٰہی تقدیر بن چکی ہے اور انسانی کوششوں سے نہیں بلکہ میرے فضلوں اور رحمتوں کے ذریعہ سے یہ تبلیغ اب دنیا کے کناروں تک پہنچنی ہے۔

پس یہ ہزاروں میل دور بیٹھ کر ایک دوسرے کو آمنے سامنے دیکھنا، قرآن اور حدیث کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کلام کے حوالے سے سننا اور سمجھنا یہ اللہ تعالیٰ کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں تائید ونصرت کا ایک زبردست نشان ہے اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے کا زبردست ثبوت ہے کہ آپ ہی اس زمانے کے وہ مسیح ومہدی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے تائید یافتہ ہیں۔ اب چاہے مخالفین اور منکرین مانیں یا نہ مانیں لیکن یہ الٰہی تقدیر کہ جو آنے والا تھا آ گیا، وہ جری اللہ فی حلل الانبیاء اللہ تعالیٰ کے اِذن سے دعویٰ کر چکا ہے۔ آسمانی اور زمینی تائیدات اُس کے حق میں ظاہر ہوگئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات کے نئے نئے دروازے ہر دن اُس کی جماعت پر کھل رہے ہیں۔

پس اس زمانے کا جو امام تھا وہ تو آ چکا۔ اب اُس کے ماننے میں ہی بچت ہے۔ انکار کرتے ہوئے جس طرح تمہارے آباؤ اجداد چلے گئے، تم بھی چلے جاؤ گے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشقِ صادق کے اس مقام پر اب اَور کوئی نہیں آئے گا۔ ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں اپنے آپ کو شمار کرتے ہیں، ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے پر بھی بہت بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات کے دروازے تو کھلے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی بارش تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر ہو رہی ہے لیکن ہم میں سے ہر ایک اس سے اُس وقت فیضیاب ہو گا جب وہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرنے والا ہوگا، جن میں سے ہم میں سے ہر فرد پر سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مسیح آخرالزمان کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق دی۔ پس اس فیض کو حاصل کرنے کے لئے اس مقصد کو پیشِ نظر رکھیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا تھا اور وہ دو بڑے مقصد تھے۔ نمبر ایک توحید کا قیام اور دوسرے شفقت علی خلق اللہ۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 336۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

یعنی اللہ تعالیٰ کو معبودِ حقیقی سمجھنا اور سوائے اس کے کسی کے آگے نہ جھکنا۔ عبادات کا حق ادا کرنا اور اُس کی خشیت اور خوف دل میں رکھتے ہوئے، تقویٰ پر چلتے ہوئے اُس کے تمام احکامات کی پیروی کرنا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر شفقت، اُس کے حق ادا کرنے اور آپس میں پیار و محبت کے تعلقات کو بڑھانا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''سچے موحّد وہی ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے وجود کو کوئی شئے خیال نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ نے مومنوں کی صفت فرمائی ہے لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ (المائدہ:55) کہ وہ کسی ملامت کرنے والی کی ملامت سے خوف نہیں کھاتے اور صرف اپنے مولیٰ کی رضا مندی کو مقدم رکھتے ہیں''۔ فرمایا ''مومن ایک لاپروا انسان ہوتا ہے۔ اُسے صرف خدا تعالیٰ کی رضا مندی کی حاجت ہوتی ہے''۔ (لاپروا اس لئے نہیں کہ کسی چیز کو وہ خاطر میں نہیں لاتا بلکہ اس لئے کہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی ہی پرواہ ہوتی ہے۔ باقی کسی چیز کی پروا نہیں ہوتی) '' اور اُسی کی اطاعت کو وہ ہر دم مدّنظر رکھتا ہے کیونکہ جب اُس کا معاملہ خدا سے ہے تو پھر اُسے کسی کے ضرر اور نفع کا کیا خوف ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے بالمقابل کسی دوسرے وجود کو دخل دیتا ہے تو ریاء اور عُجب وغیرہ معاصی میں مبتلا ہوتا ہے۔ یاد رکھو یہ دخل وہی ایک زہر ہے اور کلمہ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے اوّل جزو لَا اِلٰهَ میں اس کی بھی نفی ہے۔ کیونکہ جب انسان کسی انسان کی خاطر خدا تعالیٰ کے ایک حکم کی بجا آوری سے قاصر رہتا ہے تو آخر اُسے خدا کی کسی صفت میں شریک کرتا ہے، تبھی تو قاصر رہتا ہے اس لئے لَآاِلٰهَ کہتے وقت اس قسم کے معبودوں کی بھی نفی کرتا ہے''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 87۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس یہ ہے وہ توحید کے قائم کرنے کی لطیف وضاحت اور تعلیم کہ جب لَآاِلٰهَ پڑھے تو یہ خیال رہے کہ میں اُس خدا کو ماننے والا ہوں جس کے مقابلے میں ہر چیز ہیچ ہے۔ مَیں جو بھی کام کرنے جا رہا ہوں، جو بھی فعل کر رہا ہوں، اُس کے بارے میں اس واحد و یگانہ خدا کی تعلیم مجھے کیا حکم دے رہی ہے؟ اگر خدا کے علاوہ کوئی بھی چیز ہم پر اثر ڈال رہی ہے تو ہم وہ حقیقی لَآاِلٰهَ کہنے والے نہیں ہو سکتے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حقیقی موحد وہی ہے جو لَآاِلٰهَ کہے تو اس قسم کے تمام کاموں سے بچنے والا ہو جن سے بچنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ تبھی ہم حقیقی توحید کا دعویٰ کرنے والے بن سکیں گے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''شریعت کے دو ہی بڑے حصے اور پہلو ہیں جن کی حفاظت انسان کو ضروری ہے۔ ایک حَقُّ اللهِ اور دوسرے حَقُّ الْعِبَاد۔ حق اللہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کی اطاعت، عبادت، توحید، ذات اور صفات میں کسی دوسری ہستی کو شریک نہ کرنا۔ اور حَقُّ الْعِبَاد یہ ہے کہ اپنے بھائیوں سے تکبّر، خیانت اور ظلم کسی نوع کا نہ کیا جاوے۔ گویا اخلاقی حصہ میں کسی قسم کا فتور نہ ہو۔ سننے میں تو یہ دو ہی فقرے ہیں لیکن عمل کرنے میں بہت ہی مشکل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل انسان پر ہو تو وہ ان دونوں پہلوؤں پر قائم ہو سکتا ہے۔ کسی میں قوّتِ غضبی بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ جب وہ جوش مارتی ہے تو نہ اس کا دل پاک رہ سکتا ہے اور نہ زبان۔ دل سے اپنے بھائی کے خلاف ناپاک منصوبے کرتا ہے اور زبان سے گالی دیتا ہے۔ اور پھر کینہ پیدا کرتا ہے۔ کسی میں قوّتِ شہوت غالب ہوتی ہے اور وہ اس میں گرفتار ہو کر حدود اللہ کو توڑتا ہے۔ غرض جب تک انسان کی اخلاقی حالت بالکل درست نہ ہو وہ کامل ایمان جو منعم علیہ گروہ میں داخل کرتا ہے اور جس کے ذریعہ سچی معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پس دن رات یہی کوشش ہونی چاہیے کہ بعد اس کے جو انسان سچا موحّد ہو اپنے اخلاق کو درست کرے۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ اس وقت اخلاقی حالت بہت ہی گری ہوئی ہے۔ اکثر لوگوں میں بدظنّی کا مرض بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ وہ اپنے بھائی سے نیک ظنّی نہیں رکھتے اور ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر اپنے دوسرے بھائی کی نسبت بُرے بُرے خیالات کرنے لگتے ہیں اور ایسے عیوب اس کی طرف منسوب کرنے لگتے ہیں کہ اگر وہی عیب اُس کی طرف منسوب ہوں تو اُس کو سخت ناگوار معلوم ہو۔ اس لیے اوّل ضروری ہے کہ حتی الوسع اپنے بھائیوں پر بدظنی نہ کی جاوے اور ہمیشہ نیک ظن رکھا جاوے کیونکہ اس سے محبت بڑھتی ہے اور اُنس پیدا ہوتا ہے اور آپس میں قوّت پیدا ہوتی ہے اور اس کے باعث انسان بعض دوسرے عیوب مثلاً کینہ، بُغض، حسد وغیرہ سے بچا رہتا ہے۔

پھر مَیں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کے لیے کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہو تو دوسرا توجہ نہیں کرتا۔ اور اس کی خبر گیری کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ یا اگر وہ کسی اَور قسم کی مشکلات میں ہے تو اتنا نہیں کرتے کہ اس کے لیے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبر گیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے بلکہ یہانتک بھی ہے کہ اگر تم گوشت پکاؤ تو شوربا زیادہ کر لو تا کہ اسے بھی دے سکو......''۔

پھر فرماتے ہیں کہ:

''یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہو۔ بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسایہ ہی ہیں خواہ وہ سو کوس کے فاصلے پر بھی ہوں''۔

فرمایا: ''ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہئے کہ وہ کہاں تک ان امور کی پرواہ کرتا ہے اور کہاں تک وہ اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔ اس کا بڑا بھاری مطالبہ انسان کے ذمہ ہے......''۔

فرماتے ہیں: ''دراصل خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خدتعالیٰ اس کو بہت پسند کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ وہ اُس سے اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے''۔ (یعنی خدا تعالیٰ ہمدردی کرنے والے سے اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے) ''عام طور پر دنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا خادم کسی اُس کے دوست کے پاس جاوے اور وہ شخص اُس کی خبر بھی نہ لے تو کیا وہ آقا جس کا کہ وہ خادم ہے اس اپنے دوست سے خوش ہوگا؟ کبھی نہیں۔ حالانکہ اس کو تو کوئی تکلیف اس نے نہیں دی۔ مگر نہیں۔ اس نوکر کی خدمت اور اس کے ساتھ حسن سلوک گویا مالک کے ساتھ حسن سلوک ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھی اس طرح پر اس بات کی چِڑ ہے کہ کوئی اس کی مخلوق سے سرد مہری برتے۔ کیونکہ اس کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے''۔

فرماتے ہیں: ''غرض اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے۔ میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا یہ ہے کہ حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے۔ جو شخص نوع انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہے خدا تعالیٰ اس کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا۔ جب انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے لیے ایک کام کرتا ہے اور اپنے ضعیف بھائی کی ہمدردی کرتا ہے تو اس اخلاص سے اس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے......''۔

فرماتے ہیں: ''اگر انسان خدا تعالیٰ کے لیے کوئی فعل کرے تو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اُسے ضائع نہیں کرتا اور اس کا بدلہ دیتا ہے......''۔

پس یہ تمام برائیاں جن کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر فرمایا ہے یعنی تکبر، خیانت اور ظلم سے بچنا، اپنے بھائیوں کے خلاف ناپاک منصوبہ بندی سے بچنا، دلوں کو کینوں سے پاک کرنا، بُغض اور حسد سے بچنا اور پھر صرف یہی نہیں کہ برائیوں سے بچنا ہے بلکہ فرمایا کہ اپنے بھائیوں کے لئے سچی ہمدردی کرنا بھی ایک مومن کا فرض ہے۔ کوئی مشکل میں ہے، پریشانی میں ہے، بھوک میں ہے، اس کی تکلیف دور کرنا بھی مومن کا فرض ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

''پس مخلوق کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے کہ اگر انسان اُسے چھوڑ دے اور اس سے دور ہوتا جاوے تو رفتہ رفتہ پھر وہ درندہ ہو جاتا ہے۔ انسان کی انسانیت کا یہی تقاضا ہے اور وہ اُسی وقت تک انسان ہے جبتک اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ مروّت، سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے۔ اور اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہے......''۔

فرماتے ہیں ''یاد رکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔ کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے۔ مَیں آج کل کے جاہلوں کی طرح یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو۔ نہیں۔ مَیں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اَور۔ مَیں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 214 تا 217۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس یہ تعلیم ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دی جو حقیقی اسلامی تعلیم ہے۔ اور یہی تعلیم ہے جس پر چل کر ہم اپنی دنیا و عاقبت سنوار سکتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ سننے میں تو یہ دو ہی فقرے ہیں لیکن عمل کرنے میں بہت مشکل ہیں۔ اور جب تک حقیقی تقویٰ پیدا نہ ہو، اُس وقت تک ایک انسان نہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کر سکتا ہے اور نہ ہی اُس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کر سکتا ہے۔ اور حقیقی تقویٰ پیدا کرنے کے لئے اپنی کتب اور ملفوظات میں بیشمار جگہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر فرمایا ہے۔ آپ کو ایک فکر تھی کہ میں وہ جماعت قائم کروں جو حقیقی طور پر تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت ہو اور اسی مقصد کے لئے، آپ نے جلسوں کا انعقاد فرمایا تھا۔ پس آپ لوگ اس حقیقی روح کو سمجھیں جو ان جلسوں کے انعقاد کے پیچھے ہے۔ آپ نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ یہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں کہ میں اپنی طاقت ظاہر کرنے کے لئے اپنے ارادت مندوں اور مریدوں کو جمع کروں اور اکٹھا کروں۔

(ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395)

پس ہر احمدی جو اس وقت جلسہ میں شامل ہے یا دنیا میں کسی بھی جلسہ سالانہ میں شامل ہوتا ہے، اُسے یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے وہ مقصد پورا کرنے والا بننا ہے جس کے لئے جلسوں کا انعقاد ہوتا ہے۔ حقیقی تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔ آج (جلسہ کا) تیسرا اور آخری دن ہے۔ آپ جو وہاں بیٹھے ہوئے ہیں

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر245

مکرمہ ندی محمد الشند غلی صاحبہ (1)

پچھلی تین قسطوں میں ہم نے مکرم محمد خیر حسن کے احمدیت کی طرف سفر کا حال لکھا تھا۔اس قسط سے ان کی اہلیہ مکرمہ ندی الشند غلی صاحبہ کے احمدیت کی طرف سفر کا ذکر کیا جائے گا۔وہ بیان کرتی ہیں:

میری پیدائش شام میں رہنے والے ایک فلسطینی خاندان میں 1991 میں ہوئی۔میں نے دمشق یونیورسٹی سے انگلش لٹریچر میں بی اے کیا ہے اور اس وقت اپنے خاوند کے ہمراہ کینیڈا میں رہائش پذیر ہوں۔

میرا خاندان بنیادی طور پر تو مسلمان خاندان تھا لیکن اسلامی تعلیمات پر عمل بہت کم تھا۔ میرے والد ایک کمیونسٹ پارٹی کے ساتھ کام کرنے کی وجہ سے نماز روزہ جیسی اسلامی عبادات سے نہ صرف دور ہو چکے تھے بلکہ بعض اوقات ان شعائرِ اسلام کو بنظرِ استخفاف دیکھتے تھے۔میں نے انہیں کبھی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔آخری عمر میں وہ ایک موذی مرض میں مبتلا ہو کر اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ افسوس کہ انہیں آخری عمر میں بھی اعمال صالحہ کی طرف رجوع کرنے کا موقع نہ ملا۔

میری والدہ عبادت گزار، پانچ وقت کی نمازی اور مسجد میں درس وغیرہ میں باقاعدگی سے حاضر ہوتیں۔ہم کل چار بہنیں اور دو بھائی ہیں۔میرے بہن بھائیوں میں سے کسی کو بھی دین اور دینی امور سے کچھ لگاؤ نہ تھا۔ان کی ساری توجہ دنیا اور اس کی چکا چوند اور اعمال صالحہ کی بجائے اموالِ دنیا کی طرف لگی ہوئی تھی۔

یہ محض خدا کا فضل ہے کہ بچپن سے ہی مجھے دیکھنے والے یہی کہتے تھے کہ یہ تمام گھر والوں سے مختلف ہے۔کیونکہ میں لوگوں سے ہمیشہ احترام اور پیار سے پیش آتی۔ مجھے طعن وتشنیع کرنا اور بے فائدہ اور لغو باتوں میں لگے رہنا پسند نہ تھا۔میں نے بارہ سال کی عمر سے ہی بغیر کسی کے کہنے کے خود ہی حجاب اوڑھنے اور نماز وروزہ کی پابندی کرنے کا عزم کیا اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے مجھے اپنا عہد نبھانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

خوفناک عقائد

سکول میں ہماری دینیات کی ٹیچر نہایت سخت طبیعت کی مالک تھیں۔ایک تو ان کی شخصیت ایسی ناپسندیدہ تھی اس پر مختلف اسلامی موضوعات کو وہ اس شدت پسندانہ طریق پر بیان کرتی تھیں کہ بچوں کے ذہنوں پر اس کی وجہ سے بعض اسلامی عقائد کے بارہ میں ایک عجیب سا خوف سوار رہتا۔ایک روز اس ٹیچر نے بیان کیا کہ قیامت کی تمام صغریٰ علامات ظاہر ہو چکی ہیں اور اب ہم علامات کبریٰ کے منتظر ہیں جن کا ظہور عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے ساتھ ہوگا جب دجال اور اس کا گدھا ظاہر ہوگا۔مسیح کے ذریعہ تلوار چلے گی اور خون بہے گا اور دجال زمین کے خزانے نکالے گا۔اس وقت صادق وکاذب میں پہچان مٹ چکی ہوگی اس لئے اللہ تعالیٰ مسیح کو بھیجے گا اور اس کے ذریعہ جھوٹے اور برے لوگوں اور کفار کو سخت سزا دے گا۔نیز سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔یہ نہایت خوفناک حالات کی کہانی لگتی تھی۔میں تو یہ سن کر اکثر کہتی تھی کہ شکر ہے ابھی عیسیٰ علیہ السلام کا نزول نہیں ہوا کیونکہ ان کے نازل ہونے سے ہی یہ سب عجیب وغریب واقعات رونما ہونے ہیں۔ان حالات کا میری ٹیچر کی زبانی بیان کسی ڈراؤنے خواب سے کم نہ تھا۔بلکہ ہماری ٹیچر اکثر کہا کرتی تھی کہ اس قدر خوفناک حالات پیدا ہو جائیں گے کہ جن کے خوف سے بچے بھی بوڑھے ہو جائیں گے۔

مغرب سے طلوعِ شمس کا ایک اور معنی

{حدیث شریف میں جو آخری زمانے میں مغرب سے طلوع شمس کا ذکر آیا ہے اس کے کئی معانی ہو سکتے ہیں اور ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے کلام کے حوالے سے اس حدیث کی مختلف تفاسیر کو قارئین کرام کی خدمت میں پیش بھی کیا ہے۔ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیان فرمودہ ایک اور پر معرفت معنی بیان کیا جاتا ہے جو خطبہ الہامیہ میں محض دو جملوں میں مذکور ہے۔اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب مسیح موعودؑ آئے گا تو اس وقت اسلام کی حالت ایسی ناگفتہ بہ ہوگی کہ گویا اس کا سورج غروب ہونے کی جگہ پر پہنچ چکا ہوگا۔یعنی جیسے عصر کے بعد سورج آہستہ آہستہ غروب ہونے کے قریب سے قریب تر ہوتا جاتا ہے ویسی ہی کیفیت اسلام کے سورج کی ہو چکی ہوگی۔لیکن مسیح موعودؑ ہی وہ بطل جلیل ہوگا جو اسلام کے اس سورج کو غروب ہونے سے بچالے گا اور وہ ڈوبتا ہوا سورج واپس ہونا شروع ہو جائے گا اور اسی ڈوبنے کے مقام سے دوبارہ اپنی پہلی آب وتاب کے ساتھ طلوع ہو جائے گا۔ بعثتِ مسیح موعودؑ سے قبل اس کی یہ حالت ہوگی کہ دن بدن اس کا نور کم ہو کر کئی قسم کے اندھیروں میں چھپتا جا رہا ہوگا لیکن مسیح موعودؑ کے آنے کے بعد وہ اس قدر روشن ہو جائے گا کہ ایسے لگے گا جیسے وہ اس مقام سے دوبارہ طلوع ہو رہا ہے۔یہ ہے وہ عظیم مضمون جو حضور علیہ السلام نے ان دو جملوں میں بیان فرمایا ہے۔حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ھُوَ الَّذِیْ رَدَّ بِیْ شَمْسَ الْإِسْلَامِ بَعْدَمَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ۔ فَکَأَنَّھَا طَلَعَتْ مِنْ مَغْرِبِھَا وَتَجَلَّتْ لِلطَّالِبِیْنَ۔“ (الخطبة الإلهامية، روحانی خزائن جلد16 صفحہ253)(ندیم)}

یعنی وہی خدا ہے جس نے میرے ذریعہ سے اسلام کے سورج کو جس وقت وہ غروب ہو رہا تھا پھر لوٹایا۔پس گویا پھر اپنے مغرب سے طلوع کیا اور طالبوں کے لئے تجلی فرمائی۔

ڈر کے سائے اور غیر معقول خیالات

مکرمہ ندی الشند غلی صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ سکول ٹیچر کے بیان کردہ خوفناک عقائد کسی ڈراؤنے خواب کی طرح میرے اعصاب پر سوار تھے اور دن بدن اس ڈر کا احساس پختہ ہوتا جاتا تھا۔یہ درست ہے کہ ایک طرف تو میں ٹیچر کی بیان کردہ صورتحال کے بارہ میں ڈرتی تھی تو دوسری جانب یہ بھی تسلیم کرنے سے قاصر تھی کہ رحمٰن اور رحیم خدا اپنے بندوں سے اس طرح سلوک فرمائے گا۔یوں ان تمام خوفناک عقائد کے بارہ میں میرے ذہن میں کئی سوال ابھرتے تھے۔

اس کے علاوہ کئی اور بھی ایسے موضوعات تھے جو اس ڈر کو مزید بڑھاتے جا رہے تھے۔ ان میں سے جنّوں کا مضمون تھا جس کو اس طرح پیش کیا گیا تھا جیسے ان کی ازل سے انسانوں کے ساتھ دشمنی ہو۔ہم اکثر رات کو کھیلنے سے کتراتے تھے اور اگر کبھی کھیلتے تو اپنی آوازیں بلند نہ کرتے تھے کیونکہ مروجہ خیالات کی بنا پر ہم ڈرتے تھے کہ کہیں ہمارے ساتھ جنّ بھی نہ کھیل رہے ہوں اور ان کو ہماری آواز پسند نہ آئے تو سزا کے لئے کہیں وہ ہم پر سوار ہی نہ ہو جائے۔اسی طرح بیت الخلاء جاتے وقت سر ڈھانپنا بھی ضروری تھا تا کہ جنّ کہیں ہمارے بال نہ دیکھ لیں۔

علاوہ ازیں جب مَیں مختلف تفاسیر کا مطالعہ کرتی تو بہت حیران ہوتی۔ کیونکہ ان کے مطابق گزشتہ انبیاء کی اقوام ہم سے بہت مختلف دکھائی دیتی تھیں۔مثلاً اصحاب کہف کیسی عجیب مخلوق تھے کہ سینکڑوں سال تک کھائے پیئے اور تھکے بغیر زندہ رہے بلکہ ایک لمبے عرصہ تک سوتے رہے۔ یہ بات صرف انسانوں تک ہی محدود نہ تھی بلکہ پرانے زمانے کے بعض حیوانات بھی عجیب تھے۔جب اصحاب الفیل کعبہ پر حملہ کے لئے آئے تو ابابیل اپنے حجم سے کہیں بڑے پتھر اپنی چونچوں میں پکڑے پرواز کرتے ہوئے اس لشکر کے سروں پر آ گئے اور اوپر سے ایسا پتھراؤ کیا ہے کہ لشکر کا بُھرکس نکال کے رکھ دیا۔

ہر سورت کی تفسیر میں مجھے ایسے امور ملتے تھے جو میرے لئے ناقابلِ فہم تھے۔چونکہ یہ امور عقل اور سمجھ سے بالاتر تھے اس لئے مجھے ہمیشہ سے ان کی صحت کے بارہ میں شک تھا۔

ابابیل کے بارہ میں لغو قصے

{اصحاب فیل کے واقعہ کے بارہ میں بعض قدیم تفاسیر میں بعید از عقل اور بے سروپا کہانیاں درج ہیں جیسے یہ کہ ابابیل نامی یہ پرندے سمندر سے نکل کر آئے تھے جن کے سر جنگلی درندوں کے سروں جیسے، چونچ پرندوں جیسی اور پنجے کتوں کے پنجوں جیسے تھے۔یہ پرندے آئے اور اصحاب الفیل کے لشکر کے اوپر پر پھیلا کر کھڑے ہو گئے اور چیخنے لگے۔ہر ایک کے پاس تین پتھر تھے دو پنجوں میں اور ایک چونچ میں۔ایسی حالت میں انہوں نے یہ پتھر پھینکنے شروع کئے تو جب کوئی پتھر کسی کے سر پر گرتا تھا تو اس کے جسم کو چیرتا ہوا نیچے سے نکل جاتا تھا۔اور اگر کسی عضو پر وہ گرتا تو وہ عضو ساقط ہو جاتا۔

(تفصیل کے لئے دیکھیں تفسیر ابن کثیر و فتح القدیر و تفسیر البغوی وغیرہ)

درست تفسیر

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ الفیل کی آیت: {تَرْمِیْھِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ} کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اُس تباہی کا نقشہ کھینچا ہے جو اصحاب الفیل پر آئی۔آپ لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ چیلیں اور گدھ اور کوّے اور دوسرے مردار خور جانور جب کوئی بوٹی کھاتے ہیں تو کس طرح کھاتے ہیں۔وہ مردار کی بوٹی توڑ کر ایک طرف جا بیٹھتے ہیں اور پتھر پر بیٹھ کر کبھی اسے ایک طرف سے مارتے ہیں کبھی دوسری طرف سے۔یہی کیفیت اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ظاہر کی ہے اور بتایا ہے کہ جب ہم نے چیچک سے ان کو مار دیا تو چونکہ وہ ہزاروں ہزار تھے اس لئے مُردوں کے ڈھیروں پر گروہ در گروہ اور جماعت در جماعت چیلیں اور گدھ اور کوّے اور دوسرے مردار خور جانور اکٹھے ہو گئے۔اور وہ بڑے بڑے جرنیل اور کرنیل جن کے اردگرد ہر وقت پہرے رہتے تھے اور جو بڑی بڑی اعلیٰ وردیاں پہن کر اکڑ اکڑ کر چلتے تھے ان کی بوٹیاں نوچ نوچ کر اور پتھروں پر مار مار کر کھانے لگے ......ان کا گوشت سب گدھیں اور چیلیں اور کوّے کھا گئے اور باقی صرف ہڈیاں رہ گئیں یا چمڑا اور سر کے بال رہ گئے۔ یہ وہ واقعہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں بیان فرمایا اور جو تمام آیات کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔ افسوس کہ مفسرین نے بجائے اس کے کہ حقیقت پر غور کرتے ایسے ایسے لاطائل اور بے بنیاد اور لغو قصّے اس کے متعلق اپنی تفسیروں میں بھر دیئے ہیں کہ جن کو پڑھ کر انسان کی اپنی عقل بھی حیران ہوتی ہے اور دشمن کو بھی اسلام پر ہنسی اُڑانے کا موقع ملتا ہے۔“

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ زیر تفسیر سورۃ الفیل (ندیم)}

قرآن کریم سے محبت

مکرمہ ندی الشند غلی صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ تفاسیر میں مذکور عجیب وغریب باتوں کو پڑھنے اور اپنے اردگرد ہونے والے خوفناک عقائد کے پرچار کے باوجود قرآن کریم کی عظمت اور اس کے ان خرافات سے پاک ہونے کا اعتقاد میرے اندر راسخ رہا۔میں ایک لمحے کے لئے یہ تصور نہ کر سکتی تھی کہ ان تمام غلط عقائد اور تفاسیر کا قرآن کریم سے کوئی تعلق ہے۔ شاید میری اس غیر معمولی محبت اور قرآن کریم کو ان تمام امور سے منزہ ثابت کرنے کی خواہش تھی کہ ایک روز مَیں نے خواب میں دیکھا کہ میں نوجوانی کی عمر میں ہوں اور ایک مسجد میں نماز ادا کر رہی ہوں۔نماز ختم ہوتے ہی مسجد خود بخود ہی ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگتی ہے۔میں ابھی یہی سوچ رہی ہوتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو کیوں گرا رہا ہے کہ ایک نوجوان ایک سفید رنگ کا تھیلا لاتا ہے اور اسے میری گردن میں ڈال دیتا ہے۔میں محسوس کرتی ہوں کہ یہ تھیلا کافی بھاری ہے۔وہ نوجوان مجھے کہتا ہے کہ اس تھیلے میں قرآن کریم ہے ۔چونکہ باہر لوگ بھیڑیوں کی طرح لڑ رہے ہیں اس لئے قرآن کریم کی حفاظت تمہارے ذمہ لگائی جا رہی ہے اور تم یہ کام کرنے کی ہمت رکھتی ہو۔میں کسی قدر خوف محسوس کرتی ہوئی مسجد سے نکلتی ہوں تو کیا دیکھتی ہوں کہ باہر لوگ آپس میں برسرپیکار ہیں اور خوب قتل عام ہو رہا ہے۔مَیں قرآن کریم کو لے کر وہاں سے نکلتی ہوں اور بغیر کسی نقصان کے گھر پہنچ جاتی ہوں بلکہ ایسا لگتا ہے کہ کسی نے مجھے دیکھا تک نہ ہو۔اس رؤیا کی بناء پر مجھے امید تھی کہ اللہ تعالیٰ میری صحیح قرآنی تعلیمات کی طرف راہنمائی فرمائے گا۔

احمدیت سے تعارف

مَیں دمشق یونیورسٹی میں انگریزی ادب کی طالبہ تھی جب میری خالہ کا لڑکا محمد خیر محمد کینیڈا سے شام آیا۔یہ تقریباً 12 سال قبل شام سے جرمنی گئے تھے جہاں کچھ عرصہ قیام کے بعد کینیڈا شفٹ ہو گئے تھے۔جرمنی میں ان کا تعارف احمدیت سے ہوا اور قبول احمدیت کی توفیق پائی۔محمد خیر صاحب نے آ کر ہمیں احمدیت کی تبلیغ شروع کی۔میں نے اس سے قبل احمدیت کا نام ہی نہ سنا تھا۔

مجھے اس بات پر تو کوئی اعتراض نہ تھا کہ اسلام کی

باقی صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں

سیرۃالنبی صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا کا مُحسِن

(حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے موضوع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا خطاب فرمودہ 17 جون 1928ء بمقام قادیان)

(قسط سوم)

اپنے متعلق اپنی شہادت

اب ایک اَور شہادت آپ کے تقدس کی پیش کرتا ہوں جو آپ کی اپنی شہادت ہے۔ عموماً اپنے متعلق اپنی شہادت کو وقعت نہیں دی جاتی۔ لیکن یہ ایسی بے ساختہ شہادت ہے کہ جس کے درست تسلیم کرنے سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا۔ جب آپ کو پہلے پہل الہام ہوا تو آپ ورقہ بن نوفل کے پاس گئے جو عیسائی تھے۔ عیسائیوں میں چونکہ الہامی کتاب تھی اور عربوں میں نہ تھی اِس وجہ سے حضرت خدیجہؓ آپ کی بیوی اُن کے پاس آپ کو لے گئیں تا اُن سے اِس کے متعلق مشورہ کریں۔ آپ نے ان سے ذکر کیا کہ مجھے اس طرح الہام ہوا ہے۔ ورقہ نے کہا تمہاری قوم تمہیں تمہارے وطن سے نکال دے گی۔ کاش! مَیں اُس وقت جوان ہوتا تو تمہاری مدد کرتا۔ یہ سُن کر آپ کے منہ سے بے اختیار نکل گیا: اَوَ مُخْرِجِیَّ ھُمْ (بخاری باب کیف کان بدء الوحی اِلٰی رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم) میں ہمیشہ ان لوگوں کا خیر خواہ رہا ہوں اور ان کی بھلائی کی کوشش کرتا رہا ہوں۔ پھر کس طرح ممکن ہوسکتا ہے کہ یہ مجھے نکال دیں گے۔

یہ شہادت گو آپ کی اپنی شہادت ہے۔ مگر ہر عقلمند کو ماننا پڑے گا کہ سچی ہے۔ کیونکہ ایسے موقع پر منہ سے نکلی ہے جب کہ کسی بناوٹ کا شبہ بھی نہیں ہوسکتا تھا۔ آپ فرماتے ہیں کیا یہ بھی ممکن ہے کہ میرے جیسے خیر خواہ اور ہمدرد کو نکال دیں؟ وہ لوگ مجھ سے محبت اور پیار کرتے ہیں، مجھے صدوق اور امین قرار دیتے ہیں، میری خیر خواہی کے قائل ہیں۔ پھر کس طرح ممکن ہے کہ نکال دیں۔ میں نے تو کبھی کسی کو دُکھ نہیں دیا، کسی سے کبھی فریب نہیں کیا، کسی کو نقصان نہیں پہنچایا۔ یہ بھی اس بات کی ایک شہادت ہے کہ آپ کی زندگی مقدس تھی کیونکہ آپ یہ خیال ہی نہیں کر سکتے تھے کہ آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی۔ یا یہ کہ قوم کے پاس آپ کو نکالنے کی کوئی وجہ ہوسکتی ہے۔

بیوی کی شہادت

کیونکہ خاوند کی سب سے زیادہ راز دان بیوی ہوتی ہے اس لیے میں آپ کی پاکیزہ زندگی کے متعلق آپ کی بیوی کی بھی ایک شہادت پیش کرتا ہوں۔ یہ شہادت لوگوں کے سامنے نہیں دی گئی کہ اس میں بناوٹ کا شبہ ہو بلکہ علیحدہ گھر میں دی گئی ہے۔

رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے 25 سال کی عمر میں ایک 40 سالہ عمر کی عورت سے شادی کی۔ 25 سال کی عمر میں مرد پورا جوان ہوتا ہے اور 40 سالہ عورت بڑھاپے کی طرف جارہی ہوتی ہے۔ اس عمر کا نوجوان اول تو پہلے ہی ایسے رشتہ کو ناپسند کرتا ہے اَور اگر رشتہ ہوجائے تو ناگوار حالات رونما ہوجاتے ہیں۔ وجہ یہ کہ ایسی عمر میں مرد کی خواہشات اَور ہوتی ہیں اور عورت کی اَور، لیکن رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے اس نکاح کے 15 سال بعد نبوت کا دعویٰ کیا۔ اُس وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر 55 سال کی تھی اور آپؐ کی عمر 40 سال کی۔ اِس 15 سال کے عرصہ میں حضرت خدیجہؓ نے جو نتیجہ نکالا وہ یہ تھا کہ جب آپ کو الہام ہوا اور آپ اِس بات سے گھبرا گئے کہ میں کہاں اور یہ درجہ کہاں۔ اور آپ نے حضرت خدیجہؓ سے ذکر کیا تو انہوں نے آپ سے کہا۔ کَلَّا وَاللّٰہِ مَا یُخْزِیْکَ اللّٰہُ اَبَدًا اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْکَلَّ وَ تَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِی الضَّیْفَ وَ تُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ (بخاری باب کیف کان بدء الوحی اِلٰی رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم) فَلَا یُسَلِّطُ اللّٰہُ عَلَیْکَ الشَّیٰطِیْنَ وَالْاَ وْھَامَ وَلَا مِراءَ اِنَّ اللّٰہَ اخْتَارَکَ لِھِدَایَۃِ قَوْمِکَ۔ (نور الیقین فی سیرۃ سید المرسلین باب بدء الوحی والدعوۃ جلد1صفحہ23 مؤلف حمد بن عفیفی ناشر دار المعرفۃ بیروت لبنان 2004ء) حضرت خدیجہؓ الہام نازل ہونے کا ذکر سُن کر فوراً کہتی ہیں: نہیں نہیں خدا کی قسم! خدا کبھی آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔ آپ اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرتے ہیں۔ کبھی کوئی بے کس آپ کو نظر نہیں آیا جس کا آپ نے بوجھ نہ اٹھایا ہو۔ سارے عرب میں جو خوبیاں نہ تھیں آپ نے زندہ کیں۔ کوئی مسافر آپ کے پاس نہیں آیا جس کی مہمانی آپ نے نہ کی ہو۔ کسی پر جائز مصیبت نہیں پڑی جس کی مدد کے لیے آپ تیار نہ ہوگئے ہوں۔ پس کبھی آپ پر خدا تعالیٰ شیاطین کو مسلّط نہ کرے گا اور کبھی خدا آپ کو مجنون نہ کرے گا۔ پس اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے اپنی قوم کی ہدایت کے لیے چُن لیا ہے۔

یہ اُس عورت کی گواہی ہے جس نے 40 سال کی عمر میں 25 سالہ مرد سے شادی کی تھی۔ اور اُس مرد سے شادی کی تھی جو غریب تھا اور ایسی حالت میں شادی کی تھی کہ کئی لاکھ روپیہ کی وہ مالک تھی۔ پھر اس نے اپنی ساری دولت خاوند کے ہاتھ میں دے دی تھی۔ اور اُس خاوند کے حق میں ہے جس نے وہ ساری دولت غریبوں میں لُٹا دی تھی۔ ایسی حالت میں اس عورت کو اپنے خاوند کے متعلق شکایت کے بیسیوں موقع پیدا ہوسکتے تھے۔ مگر جب حضرت خدیجہؓ نے دیکھا کہ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے ہیں کہ یہ بوجھ جو مجھ پر لادا گیا ہے مجھ سے کس طرح اُٹھایا جائے گا۔ تو وہ بے ساختہ کہہ اٹھیں کہ کیا یہ ممکن ہوسکتا ہے کہ خدا آپ پر شیطانوں کو مسلّط کر دے۔ مرد کا عورت سے بڑھ کر محرم راز کوئی نہیں ہوسکتا۔ پس یہ اس محرم راز کی شہادت ہے۔ آپ کے تقدس کے متعلق اور وہ بھی لوگوں کے سامنے نہیں کہ کہا جائے اپنے خاوند کی حمایت کے لیے اس نے ایسا کہا بلکہ الگ طور پر آپ کو تسلی دینے کے لیے کہتی ہے۔ یہ اتنی بڑی شہادت ہے کہ کسی کو اس کے انکار کی گنجائش نہیں ہوسکتی۔

دوستوں کی شہادت

یہ تو آپ کے تقدس کے متعلق آپ کی بیوی کی شہادت ہے۔ مگر بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو بیویوں سے تو اچھا سلوک کرتے ہیں مگر اپنے ملنے جُلنے والوں سے اُن کا سلوک اچھا نہیں ہوتا۔ اس لیے کوئی کہہ سکتا ہے مان لیا بانی اسلام کی زندگی بیوی کے متعلق پاکیزہ تھی لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اپنے دوستوں کے متعلق بھی اچھی تھی۔ اس لیے میں آپ کے دوستوں کی شہادت پیش کرتا ہوں۔ اِن دوستوں میں سے ایک تو ایسے دوست کی شہادت پیش کرتا ہوں جو آپ پر ایمان لایا۔ اور ایک ایسے کی جو ایمان نہ لایا۔ جو دوست ایمان لایا وہ حضرت ابوبکرؓ تھے۔ ان کی گواہی یہ ہے۔ جب رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ کیا تو لوگوں میں مشہور ہوگیا کہ آپ پاگل ہوگئے ہیں یا آپ جھوٹ بولتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ اُس وقت مکہ سے باہر تھے واپسی پر کسی دوست کے ہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ اُس شخص کی لونڈی نے آکر کہا آپ نے سُنا کیسا اندھیر ہوگیا ہے کہ خدیجہ کے خاوند محمد صلّی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ کیا ہے کہ مجھے خدا کی طرف سے الہام ہوتا ہے اور میں نبی ہوں؟ حضرت ابوبکرؓ یہ سُن کر چپ چاپ اُٹھے اور رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آکر دروازہ پر دستک دی۔ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم باہر نکل کر آئے اور چاہا کہ آپ کو اپنے دعویٰ سے خبردار کریں کہ انہوں نے کہا مجھے ایک بات پوچھ لینے دیں۔ آپ نے رسالت کا دعویٰ کیا ہے کیا یہ صحیح ہے؟ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ انہوں نے کہا بس میں اور کچھ نہیں معلوم کرنا چاہتا۔ میں جانتا ہوں کہ آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور میں آپ پر ایمان لاتا ہوں۔ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ میں نے جسے بھی اسلام کی دعوت دی اُس میں کچھ کجی پائی لیکن ابوبکرؓ نے فوراً ہی میری بات کو قبول کرلیا۔ (سیرت ابن ہشام (عربی) جلد 1 صفحہ 86 مطبوعہ مصر 1295ھ) (اِس سے مراد خاندان کے باہر کے لوگ ہیں۔ ورنہ حضرت خدیجہؓ، حضرت علیؓ، حضرت زید بن حارثہؓ، جو بیٹوں کی طرح آپ کے گھر میں پلے تھے اس میں شامل نہیں۔ یہ لوگ فوراً ایمان لے آئے تھے۔)

یہ دوست کی شہادت ہے کہ وہ کوئی دلیل، کوئی ثبوت، کوئی معجزہ نہیں طلب کرتا۔ صرف اتنا کہتا ہے کہ یہ بتا دیجئے کیا آپ نے دعویٰ کیا ہے؟ اور جب اسے معلوم ہوتا ہے کہ دعویٰ کیا ہے تو ایمان لے آتا ہے۔

ایک اَور دوست آپ کا حکیم بن حزام تھا۔ وہ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قریب جا کر ایمان لایا۔ 21 سال کے قریب وہ آپ کا مخالف رہا۔ مگر باوجود اس کے کہ اس نے آپ کے دعویٰ کو نہ مانا تاہم اتنا اخلاص رکھتا تھا کہ ایک بادشاہ کا مال جب مکہ میں آکر نیلام ہوا تو ایک کوٹ جو کئی سَو کی قیمت کا تھا اور لوگوں کو بہت پسند آیا تھا اُسے جب اس نے دیکھا تو کہنے لگا محمد صلّی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ یہ کسی کو نہ سجے گا۔ اس نے وہ کوٹ خرید لیا اور ہدیہ کے طور پر آپ کے لیے مدینہ میں لے کر آیا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 403 حدیث نمبر 15358)

اس اخلاص سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہ سمجھتا تھا کہ آپ کو غلطی لگ گئی ہے۔ مگر یہ نہ سمجھتا تھا کہ آپ فریب دے رہے ہیں۔ تبھی تو باوجود ایمان نہ لانے کے وہ آپ کے لیے ایک قیمتی تحفہ خرید کر مکہ سے مدینہ تین سو میل کی مسافت طے کرکے لے گیا۔

ایک غیر جانبدار کی شہادت

لیکن بعض دفعہ دوست کی شہادت کے متعلق بھی کہا جاتا ہے کہ دوست جو ہوا اس کی شہادت دوست کے حق میں ہی ہوگی۔ اس لیے میں ایک غیر جانبدار کی شہادت پیش کرتا ہوں۔ وہ آپ کے بچپن کے متعلق ہے۔ اور یہ ایک لونڈی کی شہادت ہے۔ ابو طالب کی لونڈی کہتی ہے جب بچپن میں آپ اپنے چچا ابو طالب کے گھر آئے تو سارے بچے آپس میں لڑتے جھگڑتے تھے۔ مگر آپ نے کبھی ایسی باتوں میں حصہ نہ لیا۔ کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھ کر سارے بچے لپک پڑتے مگر آپ کبھی آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھتے۔ جو کچھ دے دیا جاتا کھا لیتے۔ خود کچھ نہ مانگتے۔ (السیرۃ الحلبیۃ جزاوّل صفحہ 138 مطبوعہ مصر 1932ء) یہ آپ کے وقار، عزِت نفس اور سیر چشمی کے متعلق شہادت ہے۔

بہت بڑے دشمن کی شہادت

مگر کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ ایک وقت اور ایک حالت کے متعلق ہے۔ اس لیے میں ایسی شہادت پیش کرتا ہوں جو کہ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے دشمن کی ہے اور بچپن سے لے کر ادھیڑ عمر تک کے زمانے کے متعلق ہے۔ اس شخص نے آپ کی مخالفت میں ہر طرح سے حصہ لیا تھا۔ آپ پر پتھر پھینکے، آپ کے قتل کے منصوبے کیے۔ اس کا نام نضر بن الحارث تھا۔ یہ اُن 19 اشخاص میں سے تھا جو رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے منصوبہ میں شامل تھے۔ جب دعویٰ کے بعد لوگ مکہ میں آنے لگے اور رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ کا چرچا پھیلا تو مکہ کے لوگوں کو فکر پیدا ہوئی کہ حج کا موقع آرہا ہے، بہت سے لوگ یہاں آئیں گے اور اِنکے متعلق پوچھیں گے تو ان کو کیا جواب دیں گے۔ اس کے لیے انہوں نے مجلس کی جس میں قریش کے بڑے بڑے سردار اکٹھے ہوئے تا کہ سب مل کر ایک جواب سوچ لیں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی کچھ کہے اور کوئی کچھ۔ اور سب ہی لوگ ہم کو جھوٹا سمجھیں۔ اس مجلس میں مختلف جواب پیش کیے گئے۔ ایک شخص نے کہا یہ کہہ دو جھوٹا ہے۔ اُس وقت نضر بن الحارث کھڑا ہوا اور کہنے لگا: قَدْ کَانَ مُحَمَّدٌ فِیْکُمْ غُلَاماً حَدَثاً اَرْضَا کُمْ فِیْکُمْ وَ اَصْدَقَکُمْ حَدِیْثاًوَ اَعْظَمَکُمْ اَمَانَۃً حتّٰی اِذَا رَأَیْتُمْ فِیْ صُدْغَیْہِ الشَّیْبَ وَجَاءَ کُمْ بِمَا جَاءَ کُمْ قُلْتُمْ سَاحِرٌ (سیرت ابن ہشام (عربی) جلد 1 صفحہ 102 مطبوعہ مصر 1295ھ تاریخ الاسلام للذھبی جزاوّل صفحہ 157 دار الکتب العربی بیروت لبنان مطبوعہ 1987ء) لَا وَاللّٰہِ مَا ھُوَ بِسَاحِرٍ۔ (ایضاً) وہ بڑے جوش سے کہنے لگا جواب وہ سوچو جو معقول ہو۔ محمد تمہارے اندر پیدا ہوا، تمہارے اندر جوان ہوا، تم سب اسے پسند کرتے تھے اور اس کے اخلاق کی تعریف کرتے تھے، اسے سب سے سچا سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ بوڑھا ہوگیا۔ اور اس کے سر میں سفید بال آگئے اور اس نے وہ دعویٰ کیا جو کرتا ہے۔ اب اگر تم کہو گے کہ وہ جھوٹا ہے تو اسے کون جھوٹا مانے گا۔ لوگ تمہیں ہی جھوٹا کہیں گے۔ اس جواب کو چھوڑ کر کوئی اَور جواب گھڑو۔

یہ دشمن کی گواہی ہے اور بہت بڑے دشن کی گواہی ہے۔ پھر تائید کے لیے گواہی نہیں بلکہ ایسی مجلس میں پیش کی گئی ہے جو آپ کی مخالفت کے لیے منعقد کی گئی تھی۔ اور اس لیے پیش کی گئی تھی کہ کسی طرح لوگوں کو آپ کی طرف سے پھیرا جائے۔

(باقی آئندہ)

خطبہ جمعہ

یہ سال جماعت میں انتخابات کا سال ہے۔ امراء، صدران اور دوسرے مختلف عہدیداران کے انتخابات کئے جاتے ہیں۔ بعض جماعتوں میں یہ انتخابات شروع بھی ہو چکے ہیں۔ جماعت کے انتظامی ڈھانچے کو صحیح رنگ میں چلانے کے لئے جہاں یہ انتخابات ضروری ہیں، وہاں اس کام کو احسن رنگ میں آگے بڑھانے کے لئے عُہدوں کا حق ادا کرنے کے لئے صحیح افراد کا انتخاب بھی بہت ضروری ہے۔

اگر تمہیں کسی کے بارے میں صحیح معلومات نہیں تو خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ اے خدا تیری نظر میں جو بہترین ہے، اُسے ووٹ ڈالنے کی مجھے توفیق عطا فرما۔ جب مومنین کی جماعت خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتے ہوئے عہدیدار منتخب کرتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ مومنین کا مددگار بھی ہو جاتا ہے۔

ہر ووٹ دینے والا اپنے ووٹ کی، اپنے رائے دہی کے حق کی اہمیت کو سمجھے۔ ہر قسم کے ذاتی رجحانات یا ذاتی پسندوں اور ذاتی تعلقات سے بالا ہو کر جس کام کے لئے کسی کو منتخب کرنا چاہتے ہیں، اُس کے حق میں اپنی رائے دیں۔

بعض مقامی عہدیداروں کے انتخابات کی حتمی منظوری اگر ملکی امیر دیتا ہے تو اُسے قواعد اس کی اجازت دیتے ہیں۔ کثرتِ رائے سے اختلاف کا وہ حق رکھتا ہے لیکن امراء کو کثرتِ رائے کا عموماً احترام کرنا چاہئے۔ تاہم اس دفعہ کے الیکشن کے لئے انگلستان اور یورپ کے ممالک اور امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا کے ممالک کے مقامی انتخابات میں بھی اگر کوئی تبدیلی کرنی ہوگی تو اس کے لئے بھی مجھ سے پہلے پوچھنا ہوگا۔ امراء خود تبدیلی نہیں کریں گے۔

امیر جماعت یا صدر جماعت یا متعلقہ سیکرٹری اگر کسی کو ایسے کام دیتے ہیں تو صرف ذاتی پسند اور تعلق پر نہ دیا کریں۔ بلکہ افرادِ جماعت کا تفصیلی جائزہ لیں اور یہ جائزہ لے کر پھر اُن میں سے جو بہترین نظر آئے اُسے کام سپرد کرنا چاہئے۔

انصاف کے ساتھ اپنے عہدوں اور تفویض کردہ کاموں کو سرانجام دو۔ جب انصاف قائم نہ ہو تو پھر کام میں برکت نہیں پڑتی، پھر اچھے نتائج کے بجائے بدنتائج نکلتے ہیں۔ ہر فردِ جماعت کے ساتھ انصاف پر مبنی تعلقات ہونے چاہئیں اور فیصلے اس کے مطابق ہونے چاہئیں۔

ہر عہدیدار کو یہ سوچنا چاہئے کہ مَیں ایک جماعتی عہدیدار ہوں اور کسی بھی قسم کی میری کمزوری جماعت کو متاثر کر سکتی ہے یا جماعت کے نام کو بدنام کرنے والی ہو سکتی ہے۔ اس لئے اُسے یہ حق بھی ادا کرنے والا ہونا چاہئے اور پھر اپنے نمونے قائم کرتے ہوئے دینی حقوق کے ساتھ ساتھ دنیاوی حقوق کی بھی مثال قائم کرنی چاہئے۔ ہر عہدیدار کو یہ سمجھنا چاہئے کہ اس کی ذات بھی اب ہر معاملے میں جماعتی مفادات کے تابع ہے۔

منتخب کرنے والوں کو بھی ایسے لوگوں کو منتخب کرنا چاہئے جو اپنے کاموں میں سنجیدہ ہوں اور منتخب شدہ لوگوں کو بھی اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ذمہ داریوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد کیا ہے سب سے زیادہ اُس کی پابندی عہدیداران کو کرنی چاہئے، چاہے وہ کسی بھی سطح کے عہدیدار ہوں۔

جب تک تقویٰ کے معیار اونچے نہیں ہوں گے اُس وقت تک اپنی امانتوں اور عُہدوں کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ یہ امانتیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، خدا تعالیٰ کی بھی ہیں اور بندوں کی بھی۔ اور ایک عہدیدار ان دونوں طرح کی امانتوں کا امین ہے۔

تمام احمدیوں اور بالخصوص عہدیداروں میں جن خوبیوں کا ہونا نہایت اہم اور ضروری ہے ان سے متعلق قرآن کریم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں نہایت اہم تاکیدی نصائح۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ مورخہ 12 اپریل 2013ء بمطابق 12 شہادت 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ۔اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا۔ (سورۃ النساء:59)

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا اور گہری نظر رکھنے والا ہے۔

یہ سال جیسا کہ تمام جماعتیں جانتی ہیں، جماعت میں انتخابات کا سال ہے۔ ہر تین سال بعد انتخابات ہوتے ہیں۔ امراء، صدران اور دوسرے مختلف عہدیداران کے انتخابات کئے جاتے ہیں۔ بعض جماعتوں میں یہ انتخابات شروع بھی ہو چکے ہیں۔ بڑی جماعتوں میں جو مجالسِ انتخابات منتخب ہوتی ہیں، اُن کے انتخابات ہو رہے ہیں۔ یہ مجالسِ انتخاب پھر اپنے عہدیداران کا انتخاب کرتی ہیں۔ بہرحال جماعت کے انتظامی ڈھانچے کو صحیح رنگ میں چلانے کے لئے جہاں یہ انتخابات ضروری ہیں، وہاں اس کام کو احسن رنگ

میں آگے بڑھانے کے لئے، عُہدوں کا حق ادا کرنے کے لئے صحیح افراد کا انتخاب بھی بہت ضروری ہے۔ اور یہ ایسا اہم امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اس امر کی طرف مومنین کو توجہ دلائی ہے اور تفصیل سے بیان فرمایا ہے کہ تمہیں کس قسم کے عہدیداران منتخب کرنے چاہئیں اور عہدیداروں کو توجہ دلائی کہ صرف عہدے لینا کافی نہیں بلکہ اس کا حق ادا کرنا بھی ضروری ہے اور حق ادا نہ کرنے کی صورت میں تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے بنتے ہو۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے، اس میں اس بات کی وضاحت فرمائی گئی ہے۔ اس آیت میں پہلی ذمہ داری رائے دہی کا حق ادا کرنے والوں کی ہے کہ عُہدہ ایک امانت ہے اس لئے تمہاری نظر میں جو بہترین شخص ہے اُس کے حق میں اپنا ووٹ استعمال کرو۔ ووٹ دینے سے پہلے یہ جائزہ لو کہ آیا یہ اس عہدہ کا اہل بھی ہے کہ نہیں۔ جس کے حق میں تم ووٹ دے رہے ہو یا ووٹ دینا چاہتے ہو وہ اس عہدہ کا حق ادا کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے یا نہیں؟ جتنی بڑی ذمہ داری کسی کے سپرد کرنے کے لئے آپ خلیفہ وقت کو مشورہ دینے کے لئے جمع ہوئے ہیں، اُتنی زیادہ سوچ بچار اور دعا کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ یہ شخص مجھے پسند ہے تو اُسے ووٹ دیا جائے۔ یا فلاں میرا عزیز ہے تو اُسے ووٹ دیا جائے۔ یا فلاں میرا برادری میں سے ہے، شیخ ہے، جٹ ہے، چوہدری ہے، سیّد ہے، پٹھان ہے، راجپوت ہے، اس لئے اُس کو ووٹ دیا جائے۔ کوئی ذات پات عہدیدار منتخب کرنے کی راہ میں حائل نہیں ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ جواب طلبی صرف عہدیدار کی نہیں کرتا کہ کیوں تم نے صحیح کام نہیں کیا۔ بلکہ ووٹ دینے والے بھی پوچھے جائیں گے کہ کیوں تم نے رائے دہی کا اپنا حق صحیح طور پر استعمال نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ نے آیت کے آخر میں یہ فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا۔ کہ اللہ تعالیٰ بہت سننے والا اور گہری نظر رکھنے والا ہے۔ یہ ووٹ ڈالنے والوں کے لئے بھی ہے کہ اگر تمہیں کسی کے بارے میں صحیح معلومات نہیں تو خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ اے خدا! تیری نظر میں جو بہترین ہے، اُسے ووٹ ڈالنے کی مجھے توفیق عطا فرما۔ اور نیک نیتی سے کی گئی اس دعا کو خدا تعالیٰ جو سمیع و بصیر ہے، وہ سنتا ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بصیر بھی ہے۔ اُس کی تمہارے عملوں پر گہری نظر ہے۔ خدا تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ وہ دلوں کی پاتال تک سے واقف ہے۔ پس جب مومنین کی جماعت خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتے ہوئے عہدیدار منتخب کرتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ مومنین کا مددگار بھی ہو جاتا ہے۔ جماعتی نظام میں تو ہماری یہ روایت ہے کہ ہر کام سے پہلے ہم دعا کرتے ہیں، دعا سے کام شروع کرتے ہیں۔ انتخابات سے پہلے بھی دعا کروائی جاتی ہے۔ اگر خالص ہو کر اللہ تعالیٰ سے رہنمائی لیتے ہوئے انتخابات کی کارروائی کی جائے تو اللہ تعالیٰ پھر اپنے فضلوں اور برکتوں سے نوازتا ہے۔

پس ہر ووٹ دینے والا اپنے ووٹ کی، اپنے رائے دہی کے حق کی اہمیت کو سمجھے۔ ہر قسم کے ذاتی رجحانات یا ذاتی پسندوں اور ذاتی تعلقات سے بالا ہو کر جس کام کے لئے کسی کو منتخب کرنا چاہتے ہیں، اُس کے حق میں اپنی رائے دیں۔ پرانے احمدی تو جانتے ہیں، نئے آنے والوں پر بھی واضح ہونا چاہئے، نوجوانوں پر بھی واضح ہونا چاہئے کہ انتخابات میں رائے دی جاتی ہے۔ حتمی فیصلہ خلیفۂ وقت کی طرف سے ہوتا ہے۔ بعض دفعہ کسی کے حق میں کثرت کے باوجود بعض وجوہات کی بِنا پر دوسرے کو (عہدیدار) بنا دیا جاتا ہے۔ یہ بھی واضح ہو کہ بعض مقامی عہدیداروں کے انتخابات کی حتمی منظوری اگر ملکی امیر دیتا ہے تو اُسے قواعد اس کی اجازت دیتے ہیں۔ کثرتِ رائے سے اختلاف کا وہ حق رکھتا ہے لیکن امراء کو کثرتِ رائے کا عموماً احترام کرنا چاہئے اور یہ بات نوٹ کر لیں، خاص طور پر انگلستان اور یورپ کے ممالک اور امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا کے ممالک کہ مقامی انتخابات میں قواعد نیشنل امیر کو اجازت دیتے ہیں کہ اگر وہ تبدیلی کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ لیکن جن ملکوں کے میں نے نام لئے ہیں، اِس دفعہ کے الیکشن کیلئے اگر کوئی تبدیلی کرنی ہوگی تو اس کے لئے بھی مجھ سے پہلے پوچھنا ہوگا۔ یہاں سے منظوری لیں گے۔ امراء خود تبدیلی نہیں کریں گے۔ باقی پاکستان یا بھارت یا جو دیگر ممالک ہیں، وہ حسبِ قواعد مقامی انتخابات کے لئے منظوری کی کارروائی کر سکتے ہیں اور ہر ملک کی جو نیشنل عاملہ ہے اور بعض اور عہدیداران جو ہیں، اُن کی بہرحال یہیں مرکز سے منظوری لی جاتی ہے۔ خلیفۂ وقت سے منظوری لی جاتی ہے۔

اس آیت میں تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا (سورۃ النساء:59) کہا گیا ہے۔ یہ عہدیداران کے لئے بھی ہے۔ بعض عہدے یا بعض کام ایسے ہیں جو بغیر انتخاب کے نامزد کر کے سپرد کئے جاتے ہیں۔ مثلاً سیکرٹری رشتہ ناطہ ہے، اس کا عہدہ ہے یا خدمت ہے یا بعض شعبوں میں بعض لوگوں کو کام تفویض کئے جاتے ہیں تو امیر جماعت یا صدر جماعت یا متعلقہ سیکرٹری اگر کسی کو ایسے کام دیتے ہیں تو صرف ذاتی پسند اور تعلق پر نہ دیا کریں بلکہ افرادِ جماعت کا تفصیلی جائزہ لیں اور یہ جائزہ لے کر پھر اُن میں سے جو بہترین نظر آئے اُسے کام سپرد کرنا چاہئے ورنہ یہ خویش پروری ہے اور اسلام میں ناپسند ہے۔ لیکن اگر کوئی اپنے کسی دوست یا عزیز کو کوئی کام سپرد کرتا ہے اور اُس کی بظاہر اُس کام کے لئے لیاقت بھی ہے تو پھر بعض لوگ جن کو اعتراض کرنے کی عادت ہے وہ بلاوجہ یہ اعتراض کر دیتے ہیں کہ اس نے اپنے قریبی کو فلاں عہدہ دے دیا۔ اُن کو یہ اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔ کسی عہدیدار کا، کسی امیر کا عزیز ہونا یا قریبی ہونا کوئی گناہ نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے اُس شخص کو خدمت سے محروم کر دیا جائے۔ یہ بات مَیں نے اس لئے واضح کر دی کہ بعض لوگوں کی طرف سے اس طرح کے اعتراض آ جاتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں عہدیداروں کو فرمایا ہے کہ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ۔ کہ انصاف کے ساتھ اپنے عہدوں اور تفویض کردہ کاموں کو سرانجام دو۔ اگر عدل نہیں ہوگا، انصاف نہیں ہوگا، خویش پروری ہوگی یا قرابت داری کا لحاظ رکھا جائے گا یا ایک کارکن سے ضرورت سے زیادہ باز پرس اور دوسرے سے بلا ضرورت صَرفِ نظر ہوگی تو انصاف قائم نہیں رہ سکتا۔ اور جب انصاف قائم نہ ہو تو پھر کام میں برکت نہیں پڑتی، پھر اچھے نتائج کے بجائے بدنتائج نکلتے ہیں۔ اسی طرح صرف کام کرنے والوں کا ہی معاملہ نہیں ہے بلکہ ہر فردِ جماعت کے ساتھ انصاف پر مبنی تعلقات ہونے چاہئیں اور فیصلے اُس کے مطابق ہونے چاہئیں۔ یہ نہیں کہ فلاں شخص فلاں کا دوست ہے یا فلاں کا عزیز ہے یا فلاں خاندان کا ہے تو اُس سے اَور سلوک اور دوسرے سے اَور سلوک۔ اگر یہ باتیں ہوں تو یہ چیزیں پھر جماعت میں بے چینی پیدا کرتی ہیں۔ اسی طرح جب خلیفۂ وقت کی طرف سے رپورٹ کے لئے کہا جائے تو پھر رپورٹ بھی صحیح ہونی چاہئے کہ حکم تو تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ کا ہے۔ لیکن خلیفۂ وقت کو اگر غلط رپورٹ ہوگی تو خلیفۂ وقت سے بھی غلط فیصلہ ہو جائے گا اور غلط فیصلہ کروا کر اُسے بھی اپنے ساتھ گنہگار بنا رہے ہوں گے اور خود تو خیر بن ہی رہے ہوں گے۔ پس ہمیشہ جماعتی کاموں میں ان چیزوں کو مدّنظر رکھنا چاہئے۔ ہر کام، ہر خدمت جو دی جائے، اُس کو انتہائی سوچ بچار کر اور ایمانداری سے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پس عُہدے کوئی بڑائی نہیں بلکہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ دعاؤں کے ساتھ اپنی ذمہ داری کو نبھانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ سمیع ہے، وہ تمہاری دعاؤں کو سنتا ہے، خاص طور پر جب خدا تعالیٰ کے حکموں پر پورا اترنے کی دعائیں کی جائیں تو اللہ تعالیٰ کی مدد ضرور شاملِ حال ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جس طرح رائے دینے والے پر، ووٹ دینے والے پر گہری نظر رکھنے والا ہے، اُسی طرح عہدیدار پر بھی اُس کی گہری نظر ہے۔ اگر اپنی ذمہ داری نہیں نبھائیں گے، اگر عدل اور انصاف سے فیصلے نہیں کریں گے، اگر اپنے کاموں کو اُن کا حق ادا کرتے ہوئے نہیں بجا لائیں گے تو پھر خدا تعالیٰ جو ہر چیز کو دیکھ رہا ہے، وہ فرماتا ہے پھر تم پوچھے بھی جاؤ گے۔ تمہاری جواب طلبی ہوگی۔ پس یہ ہر اُس شخص کے لئے بہت خوف کا مقام ہے جس کے سپرد کوئی نہ کوئی خدمت کی جاتی ہے۔ لوگوں کو عُہدوں کی بڑی خواہش ہوتی ہے۔ لیکن اگر اُن کو پتہ ہو کہ یہ کتنی بڑی ذمہ داری ہے اور اس کا حق ادا نہ کرنے پر خدا تعالیٰ کی ناراضگی بھی ہو سکتی ہے اور اُس کی گرفت بھی ہو سکتی ہے تو ہر عہدیدار سب سے بڑھ کر، دوسروں سے بڑھ کر دن اور رات استغفار کرنے والا ہو۔

ہر عہدیدار کو یاد رکھنا چاہئے کہ ووٹ حاصل کرنے کے بعد یا عہدہ کی منظوری آ جانے کے بعد وہ آزاد نہیں ہو گیا۔ بلکہ ایسے بندھن میں بندھ گیا ہے جس کو نہ نبھانے کی صورت میں یا اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق نہ بجا لانے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی لینے والا بھی ہو سکتا ہے۔ ہر عہدیدار نے ہر فردِ جماعت کا حق بھی ادا کرنا ہے اور جماعت کا مجموعی طور پر بحیثیت جماعت بھی حق ادا کرنا ہے۔ کیونکہ ہر عہدیدار کو یہ سوچنا چاہئے کہ مَیں ایک جماعتی عہدیدار ہوں اور کسی بھی قسم کی میری کمزوری جماعت کو متاثر کر سکتی ہے یا جماعت کے نام کو بدنام کرنے والی ہو سکتی ہے۔ اس لئے اُسے یہ حق بھی ادا کرنے والا ہونا چاہئے اور پھر اپنے نمونے قائم کرتے ہوئے دینی حقوق کے ساتھ ساتھ دنیاوی حقوق کی بھی مثال قائم کرنی چاہئے۔ یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ میرا ذاتی معاملہ ہے، مَیں اس میں جو مرضی کروں۔ جماعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں، اس لئے مجھے آزادی ہے جو چاہوں مَیں کروں۔ ہر عہدیدار کو یہ سمجھنا چاہئے کہ اُس کی ذات بھی اب ہر معاملے میں جماعتی مفادات کے تابع ہے۔

پس یہ سوچ ہے جو ہر عہدیدار کو پیدا کرنی چاہئے اور ایسی سوچ رکھنے والوں کو ہی حقِّ رائے دینے والوں کو یا ووٹ دینے والوں کو منتخب کرنا چاہئے۔ یا دوسرے لفظوں میں جن کا تقویٰ کا معیار بلند ہو اُنہیں عہدیدار بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہمارا دعویٰ اس زمانے کے امام کو مان کر تقویٰ کے معیاروں کو بلند کرنے کا ہے، اپنے ذمہ کی گئی امانتوں کا دوسروں سے بڑھ کر حق ادا کرنے کا یہ دعویٰ ہے تو ہمیں بہت فکر سے اپنی جماعتی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ

THOMPSON & CO SOLICITORS

New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005

Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

***Mobile*: 07702896350 -- *24hrs Crime Line*: 07533667921**

رٰعُوْنَ (المؤمنون: 9) ''اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھتے ہیں۔'' پس اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہر ایک کو اپنے اپنے دائرے میں سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ اپنے سپرد کی گئی امانتوں کو سرسری طور پر ادا نہیں کرنا بلکہ گہرائی میں جا کر تمام باریکیوں کو سامنے رکھ کر اپنے کام سرانجام دینے ہیں۔

پس منتخب کرنے والوں کو بھی ایسے لوگوں کو منتخب کرنا چاہئے جو اپنے کاموں میں سنجیدہ ہوں اور منتخب شدہ لوگوں کو بھی اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ذمہ داریوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد کیا ہے سب سے زیادہ اُس کی پابندی عہدیداران کو کرنی چاہئے، چاہے وہ کسی بھی سطح کے عہدیدار ہوں۔

عہدے یا خدمت کرنے کی خواہش کا جذبہ تو جیسا کہ مَیں نے کہا بہت رکھتے ہیں حالانکہ عہدے کی خواہش تو ہونی بھی نہیں چاہئے۔ یہ تو ویسے ہی اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔ اگر خدمت کا جذبہ ہے اور اس کی خواہش ہے تو پھر جو خدمت سپرد کی جائے یا کوئی عہدہ سپرد کیا جائے تو پھر خدمت کرنے والوں کو، عہدیداروں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے تمام عہد پورے کئے بغیر کام نہیں ہوسکتا۔ اور عہد کس طرح پورے ہوں گے؟ اور کس معیار سے پورے ہوں گے؟ اور کیا معیار اس کا ہونا چاہئے؟ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ نے اس آیتِ کریمہ میں ذکر فرمایا ہے۔ (یعنی آیتِ کریمہ) وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ...... جو صرف اپنے نفس میں یہی کمال نہیں رکھتے جو نفسِ امّارہ کی شہوات پر غالب آ گئے ہیں اور اس کے جذبات پر اُن کو فتح عظیم حاصل ہوگئی ہے بلکہ وہ حتی الوسع خدا اور اُس کی مخلوق کی تمام امانتوں اور تمام عہدوں کے ہر ایک پہلو کا لحاظ رکھ کر تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنے کی کوشش کرتے ہیں اور جہاں تک طاقت ہے اُس راہ پر چلتے ہیں''۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 207)

فرمایا: ''لفظ ''رَاعُوْن'' جو اس آیت میں آیا ہے جس کے معنی ہیں رعایت رکھنے والے۔ یہ لفظ عرب کے محاورہ کے موافق اُس جگہ بولا جاتا ہے جہاں کوئی شخص اپنی قوت اور طاقت کے مطابق کسی امر کی باریک راہ پر چلنا اختیار کرتا ہے اور اس امر کے تمام دقائق بجالانا چاہتا ہے''۔ (یعنی باریک ترین پہلو بجالانا چاہتا ہے)۔'' اور کوئی پہلو اُس کا چھوڑنا نہیں چاہتا۔ پس اس آیت کا حاصل مطلب یہ ہوا کہ وہ مومن جو...... حتی الوسع اپنی موجودہ طاقت کے موافق تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارتے ہیں اور کوئی پہلو تقویٰ کا جو امانتوں یا عہد کے متعلق ہے، خالی چھوڑنا نہیں چاہتے اور سب کی رعایت رکھنا اُن کا ملحوظِ نظر ہوتا ہے اور اس بات پر خوش نہیں ہوتے کہ موٹے طور پر اپنے تئیں امین اور صادق العہد قرار دے دیں''۔ (اپنے آپ کو امین سمجھیں یا وعدے پورے کرنے والا قرار دے دیں)'' بلکہ ڈرتے رہتے ہیں کہ در پردہ اُن سے کوئی خیانت ظہور پذیر نہ ہو۔ پس طاقت کے موافق اپنے تمام معاملات میں توجہ سے غور کرتے رہتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ اندرونی طور پر اُن میں کوئی نقص اور خرابی ہو اور اسی رعایت کا نام دوسرے لفظوں میں تقویٰ ہے''۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 208-207)

پھر آپ فرماتے ہیں: ''خلاصہ مطلب یہ کہ وہ مومن جو...... اپنے معاملات میں خواہ خدا کے ساتھ ہیں، خواہ مخلوق کے ساتھ بے قید اور خلیع الرسن نہیں ہوتے بلکہ اس خوف سے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک کسی اعتراض کے نیچے نہ آ جاویں اپنی امانتوں اور عہدوں میں دُور دُور کا خیال رکھ لیتے ہیں اور ہمیشہ اپنی امانتوں اور عہدوں کی پڑتال کرتے رہتے ہیں اور تقویٰ کی دُوربین سے اُس کی اندرونی کیفیت کو دیکھتے رہتے ہیں تا ایسا نہ ہو کہ در پردہ اُن کی امانتوں اور عہدوں میں کچھ فتور ہو۔ اور جو امانتیں خدا تعالیٰ کی اُن کے پاس ہیں جیسے تمام قویٰ اور تمام اعضاء اور جان اور مال اور عزت وغیرہ ان کو حتی الوسع اپنی بپابندی تقویٰ بہت احتیاط سے اپنے اپنے محل پر استعمال کرتے رہتے ہیں اور جو عہد ایمان لانے کے وقت خدا تعالیٰ سے کیا ہے کمال صدق سے حتی المقدور اُس کے پورا کرنے کے لئے کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ ایسا ہی جو امانتیں مخلوق کی اُن کے پاس ہوں یا ایسی چیزیں جو امانتوں کے حکم میں ہوں، اُن سب میں تا بمقدور تقویٰ کی پابندی سے کاربند ہوتے ہیں۔ اگر کوئی تنازع واقع ہو تو تقویٰ کو مدّنظر رکھ کر اُس کا فیصلہ کرتے ہیں۔ گو اس فیصلہ میں نقصان اُٹھالیں......''۔

فرمایا: ''......انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوش نما خط وخال ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں، جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں۔ ان کو جہاں تک طاقت ہو، ٹھیک ٹھیک محلِّ ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوق العباد کا بھی لحاظ رکھنا، یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لِبَاسُ التَّقْوٰی قرآنِ شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتّی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی اُن کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 208 تا 210)

پس جب تک تقویٰ کے معیار اونچے نہیں ہوں گے، اُس وقت تک اپنی امانتوں اور عہدوں کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔ یہ امانتیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، خدا تعالیٰ کی بھی ہیں اور بندوں کی بھی۔ اور ایک عہدیدار خاص طور پر دونوں طرح کی امانتوں کا امین متصور ہوتا ہے اور ہے۔

پس مَیں پھر افرادِ جماعت کو، جنہوں نے اپنے عہدیدار منتخب کرنے ہیں توجہ دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے، اُن کے حق میں رائے دیں جو دونوں طرح کی امانتوں اور عہدوں کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اور یہ اُسی وقت ہوسکتا ہے جب ہر طرح جماعت کا تقویٰ کا معیار بھی بلند ہو۔ جب ہر ووٹ دینے والے کا تقویٰ کا معیار بلند ہوگا تبھی یہ حالت ہوگی۔ پس جماعت کے ہر فرد کو اپنے گریبان میں جھانک کر اپنے معیاروں کو بلند کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

عہدیدار جیسا کہ مَیں نے کہا، افرادِ جماعت نے منتخب کرنے ہیں اور افرادِ جماعت میں سے منتخب ہونے ہیں، اس لئے وہ چند خوبیاں جو ہم میں سے ہر ایک میں بحیثیت مومن ہونی چاہئیں اور خاص طور پر عہدیداروں میں ہونی چاہئیں، اُن کا مَیں ذکر کر دیتا ہوں۔

عَہدوں کی پابندی کی بات ہے تو سب سے پہلے اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اگر جماعت میں عَہدوں کی پابندی کا معیار بلند ہوگا تو عہدیداروں کا عَہدوں کی پابندی کا معیار بھی بلند ہوگا۔ بندوں کے حقوق میں سے جن کی ادائیگی میں کمزوری ہے، وہ اپنے معاہدوں کو پورا نہ کرنا ہے یعنی معاہدوں کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے حقوق ادا نہیں ہوتے۔ اس کے لئے اگر اپنے پر سختی بھی برداشت کرنی پڑے تو برداشت کر لینی چاہئے۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اور حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بہت سے کاروباری معاہدے ہوتے ہیں، اعتراض کرنے والے دوسرے پر تو فوراً اعتراض کر دیتے ہیں لیکن اپنے معاملات صاف نہیں ہوتے جس سے معاشرے میں فساد کے حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسلام ایک امن پسند دین ہے، ایک امن پسند مذہب ہے۔ جتنا زیادہ اس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے، اتنا ہی مسلمانوں میں بدعہدی اور فتنہ وفساد کی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ اور معاشرے میں رہنے کی وجہ سے اس کا اثر ہم احمدیوں پر بھی پڑ رہا ہے۔

عہد صرف باہر کے کاروباری عہد نہیں ہیں، بلکہ ہر جگہ کے عہد ہیں، باہر بھی اور اندر بھی۔ گھریلو سطح پر بھی۔ میاں بیوی کی شادی کا بندھن ہے، یہ بھی ایک معاہدہ ہے۔ اس میں ایک دوسرے کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ بعض لوگ جماعتی کاموں کو بڑے احسن رنگ میں انجام دیتے ہیں، کئی دفعہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں، لیکن گھروں کے حقوق ادا نہیں کر رہے ہوتے۔ یہ بھی اپنے، عَہدوں سے روگردانی ہے، یا اُن کی پابندی سے روگردانی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں قابلِ گرفت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا۔ (سورۃ بنی اسرآئیل:35) یعنی ہر عہد کی نسبت یقیناً ایک نہ ایک دن جواب طلبی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے نیک آدمی کی یہ نشانی بتائی ہے، صحیح مومن کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا (سورۃ البقرۃ: 178) جب وہ عہد کریں تو اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں۔ پس ہر احمدی نے اگر اپنے نیک عہدیدار منتخب کرنے ہیں تو ہر سطح پر اپنے بھی جائزے لینے ہوں گے کہ کس حد تک وہ خود اپنے عَہدوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ کس حد تک وہ خود اپنی امانتوں کا حق ادا کرنے والے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک خوبصورت معاشرے کے لئے ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ۔ (الحجرات:12) تم ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے ناموں سے پکارو۔

اب یہ صرف طعن ہی تَلْمِزُوْا کا مطلب نہیں ہے۔ اس کے وسیع معنے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض عہدیدار اپنے جذبات پر بھی کنٹرول نہیں رکھتے۔ بعض دفعہ کام کے لئے آنے والوں کو یا اپنے ساتھیوں کو بھی ایسی باتیں سناتے ہیں جو اُن کو جذباتی ٹھیس پہنچانے والی ہیں۔ اور پھر بعض دفعہ کمزور ایمان والے نہ صرف یہ کہ عہدیدار کے خلاف ہو جاتے ہیں بلکہ نظامِ جماعت سے بھی بددل ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''تَلْمِزُوْا''۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اس کے مختلف معنی ہیں۔ مثلاً دھکے دینا، کسی کو

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

مجبور کرنا، مارنا یا کسی پر الزام لگانا، غلط قسم کی تنقید کرنا، کسی کی کمزوریاں اور کمیاں تلاش کرنا۔ غلط قسم کی باتیں کسی کو کہنا یا کسی سے اس طرح بات کرنا جو اُسے بری لگے۔ پس اگر عہدیدار اِن باتوں کا خیال نہ رکھیں گے تو سوائے اس کے کہ جس شخص سے یہ سلوک کیا جا رہا ہو، اُس کے دل میں اُس عہدے دار اور نظامِ جماعت کے خلاف جذبات پیدا ہوں اور کیا ہوگا۔

اسی طرح ''تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ'' فرما کر اس طرف توجہ دلائی کہ بجائے اس کے کہ تم کسی کو ایسے ناموں سے پکارو جو اُسے پسند نہیں ہیں، ہر ایک سے عزت و احترام سے پیش آؤ۔ پس یہ ایک بہت بڑی خوبی ہے جو ایک عہدیدار میں ہونی چاہئے۔ ویسے تو یہ عموم کا حکم ہے۔ ہر مومن کو اس بات کا پابند ہونا چاہئے کہ اُس کا کردار معاشرے میں محبت اور پیار کی فضا پیدا کرنے والا ہو لیکن عہدیداروں کو خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے۔

پھر عہدیدار کی ایک خصوصیت یہ ہونی چاہئے کہ جماعتی اموال کو خاص طور پر بہت احتیاط سے خرچ کریں۔ کسی بھی صورت میں اسراف نہیں ہونا چاہئے۔ اسی لئے خاص طور پر وہ شعبے جن پر اخراجات زیادہ ہوتے ہیں اور اُن کے بجٹ بھی بڑے ہیں، اُنہیں صرف اپنے بجٹ ہی نہیں دیکھنے چاہئیں بلکہ کوشش ہو کہ کم سے کم خرچ میں زیادہ سے زیادہ استفادہ کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً ضیافت کا شعبہ ہے، لنگر کا شعبہ ہے یا جلسہ سالانہ کے شعبہ جات ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لنگر اب دنیا میں تقریباً ہر جگہ پھیل چکا ہے۔ اور جلسہ سالانہ کا نظام بھی دنیا میں پھیل چکا ہے۔ ہر دو شعبوں کے نگرانوں کو بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اگر بجٹ میں گنجائش بھی ہو تو جائزہ لے کر کم سے کم خرچ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہی امانت کے حق ادا کرنے کا صحیح طریق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مال کے آنے کی یا اُس کی فراوانی کی کوئی فکر نہیں تھی، صحیح خرچ کرنے والوں کی فکر تھی۔ پس امراء اور متعلقہ عہدیداران اس بات کا خاص خیال رکھیں۔

پھر ایک عہدیدار کی ایک خصوصیت یہ ہونی چاہئے، گو کہ ہر مومن کی یہ نشانی ہے لیکن جن کے سپرد جماعتی ذمہ داریاں کی جاتی ہیں اُن کا سب سے بڑھ کر یہ کام ہے کہ لغویات سے پرہیز کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (المؤمنون:4)۔ یعنی مومن وہ ہیں جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔ اور مومنین میں سے جو بہترین ہیں اُن کا معیار تو بہت بلند ہونا چاہئے کہ وہ ہر طرح کی لغویات سے اپنے آپ کو بچائیں۔ نہ فضول گفتگو ہو، نہ ایسی مجلسیں ہوں جن میں بیٹھ کر ہنسی ٹھٹھا کیا جا رہا ہو۔ بعض عہدیداران بھی ہوتے ہیں جو آپس میں بیٹھتے ہیں اور دوسروں کے متعلق باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ ہنسی ٹھٹھا کیا جا رہا ہوتا ہے۔ پس ان سے بچنا چاہئے۔ اور نہ ہی ایسی مجلسوں میں عہدیداروں کو شامل ہونا چاہئے جہاں دینی روایات کا خیال نہ رکھا جا رہا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''اس کے یہی معنی ہیں کہ مومن وہی ہیں جو لغو تعلقات سے اپنے تئیں الگ کرتے ہیں۔ اور لغو تعلقات سے اپنے تئیں الگ کرنا خدا تعالیٰ کے تعلق کا موجب ہے۔ گویا لغو باتوں سے دل کو چھڑانا خدا سے دل کو لگا لینا ہے''۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 200-199)

پس تقویٰ کا معیار بھی تبھی بلند ہوتا ہے جب خدا تعالیٰ سے تعلق مضبوط ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بخل بھی ایک ایسا اظہار ہے جو کسی مومن کو زیب نہیں دیتا۔ عہدیدار اسراف سے تو بچیں، خرچوں میں اعتدال تو رکھیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بخیل اور کنجوس ہو جائیں۔ جہاں ضرورت ہو اور جائز ضرورت ہو، وہاں خرچ کرنا بھی چاہئے۔ لیکن یہ نہ ہو کہ کسی کے لئے تو بہت کھلا ہاتھ رکھ لیا اور کسی کے لئے ہاتھ بالکل بند ہو جاتے ہیں۔

عہدیدار کی خاص طور پر ایک خوبی یہ بھی ہونی چاہئے کہ کَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ (آل عمران:135) غصّہ پر قابو ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ خاص حکم دیا ہے کہ بیشک بعض دفعہ بعض حالات میں غصہ کا اظہار ہو جاتا ہے لیکن غصہ کو دبانے والے ہوں۔ جہاں جماعتی مفاد ہوگا، وہاں بعض دفعہ اصلاح کی غرض سے غصہ دکھانا بھی پڑتا ہے۔ لیکن ذرا ذرا سی بات پر غصہ میں آنا اور اپنے ساتھ کام کرنے والوں کی عزت کا خیال نہ رکھنا یہ ایک عہدیدار کے لئے کسی بھی صورت میں قابلِ قبول نہیں ہے، نہ ہونا چاہئے۔ بلکہ ایک اچھے عہدیدار کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو سامنے رکھنا چاہئے کہ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (سورۃ البقرۃ:84)۔ کہ لوگوں سے نرمی سے، ملاطفت سے، بشاشت سے ملو۔ اگر عہدیداروں کے ایسے رویے ہوں تو بعض جگہوں سے عہدیداروں کے متعلق جو شکایات ہوتی ہیں وہ خود بخود ختم ہو جائیں۔

پھر ایک عہدیدار کی یہ خصوصیت بھی ہے کہ اُس کا اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ حسنِ سلوک ہو۔ جماعت کے عہدے کوئی دنیاوی عہدے تو نہیں ہیں کہ افسران اور ماتحت کا سلوک ہو۔ ہر شخص جو جماعت کی خدمت کرتا ہے چاہے وہ ماتحت ہو، ایک جذبے کے تحت جماعت کے کام کرتا ہے۔ پس افسران کو اور عہدیداران کو اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کرنا چاہئے۔ اگر غلطی ہو تو پیار سے سمجھائیں، نہ کہ دنیاوی افسروں کی طرح سختی سے باز پرس ہو۔ ہاں اگر کوئی اس قدر ڈھٹائی دکھا رہا ہے کہ جماعتی مفاد کو نقصان پہنچ رہا ہے تو پھر اُس کو مناسب طریق سے جو بھی تنبیہ ہے وہ کریں یا باز نہیں آتا تو پھر اُس سے کام نہ لیں۔ بالا افسران کو اطلاع دیں۔ بیشک فارغ کر دیں۔ لیکن ایسی فضا پیدا نہیں ہونی چاہئے کہ بلاوجہ دفتروں میں یا کام کرنے والی جگہوں پر گروہ بندی کی صورتحال پیدا ہو جائے۔

عہدیداروں میں اعلیٰ اخلاق کے اوصاف میں سے مہمان کی عزت کا وصف بھی ہونا چاہئے۔ یہ بھی ایک اعلیٰ خلق ہے۔ ہر شخص جو عہدیدار کو ملنے آتا ہے، اُس کے دفتر میں آتا ہے، اُس سے عزت و احترام سے ملنا چاہئے اور عزت و احترام سے بٹھانا چاہئے۔ یہ بہت ضروری چیز ہے۔ اگر دفتر میں آیا ہے تو کھڑے ہو کر ملنا چاہئے۔ یہ اخلاق منتخب عہدیداران کے لئے بھی ہیں اور مستقل جماعت کے کارکنان کے لئے بھی ضروری ہیں۔ اس سے عزت بڑھتی ہے، کم نہیں ہوتی۔

پھر عہدیداروں کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت تواضع اور عاجزی بھی ہے۔ اور یہ عاجزی ایک احمدی کو بھی، عموماً عام آدمی کو بھی اپنی فطرت کا خاصہ بنانی چاہئے۔ لیکن ایک عہدیدار کو تو خاص طور پر اپنے اندر تواضع اور عاجزی پیدا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا (سورۃ بنی اسرآئیل: 38)۔ کہ اور تم زمین میں تکبر سے مت چلو۔ ایک عام انسان کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کو تکبر پسند نہیں۔ تو جو لوگ خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی خدمات پیش کر رہے ہوں اُن کے لئے ایک لمحہ کے لئے بھی خدا تعالیٰ کو تکبر پسند نہیں ہو سکتا۔ پس اس خصوصیت کو ہمارے تمام عہدیداروں کو زیادہ سے زیادہ اپنانا چاہئے اور ہر ملنے والے سے انتہائی عاجزی سے ملنا چاہئے۔

پھر یہ بھی خاص طور پر وہ عہدیدار جن کے سپرد فیصلوں کا کام ہے، لوگوں کے درمیان صلح صفائی کروانے کا کام ہے، اصلاحی کمیٹیاں ہیں یا قضاء ہے یاد رکھیں کہ یہ جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (المائدۃ:9)۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اس کو یاد رکھنا چاہئے۔ پس ہر فیصلہ انصاف پر ہونا چاہئے۔ بعض دفعہ بعض فیصلے میرے سامنے آتے ہیں، مَیں نے دیکھا ہے کہ گہرائی میں جا کر اُس پر غور نہیں ہوا ہوتا۔ اس طرح جن کے متعلق فیصلہ کیا گیا ہوتا ہے اُن میں بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو فیصلہ کیا گیا ہے اگر اُس کے بارے میں شریعت کا کوئی واضح حکم ہے جس کی بنیاد پر فیصلہ کیا ہے تو پھر وہ واضح طور پر لکھا جانا چاہئے کہ شریعت کا کیونکہ یہ حکم ہے اس لئے اس کی رُو سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ خاص طور پر قاضیوں کو اس کا خیال رکھنا چاہئے۔

پھر یہ بھی ضروری ہے کہ جن علاقوں میں خاص طور پر ضرورتمند اور غرباء ہیں اُن کا خیال رکھا جائے اور اپنے وسائل کے مطابق اُن کی دیکھ بھال کرنا بھی متعلقہ امراء اور عہدیداران کا کام ہے۔ اس بارے میں یہ ضروری نہیں کہ درخواستیں ہی آئیں۔ خود بھی جائزے لیتے رہنا چاہئے۔ یہ امراء اور صدران کے فرائض میں داخل ہے۔

ایک بہت بڑی ذمہ داری ہر امیر کی، ہر صدر جماعت کی، ہر عہدیدار کی تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (سورۃ آل عمرآن: 111) ہے کہ نیکی کی ہدایت کرنا اور بدی سے روکنا۔ پس تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَر کو ہمیشہ ہر عہدیدار کو یاد رکھنا چاہئے اور یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ہر عہدیدار خود اپنا جائزہ لیتے ہوئے اپنے قول و فعل کو ایک نہیں کرتا۔ اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا نہیں کرتا۔ تقویٰ کے اُن راستوں کی تلاش نہیں کرتا جن کی طرف ہمیں اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے۔ اور تقویٰ کے بارے میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ صرف چند نیکیاں بجا لانا یا چند برائیوں سے رکنا، یہ تقویٰ نہیں ہے۔ بلکہ تمام قسم کی نیکیوں کو اختیار کرنا اور ہر چھوٹی سے چھوٹی برائی سے رکنا، یہ تقویٰ ہے۔

پس یہ معیار ہیں جو حاصل کر کے ہم نیکیوں کی تلقین کرنے والے اور برائیوں سے روکنے والے بن سکتے ہیں اور امانت کا حق ادا کرنے والے بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ افرادِ جماعت کو بھی، تمام عہدیداران کو بھی، جو منتخب ہو چکے ہیں یا منتخب ہونے والے ہیں، اور منتخب ہو کر آئیں گے اور مجھے بھی اپنی امانتوں اور عہدوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

[redacted]

جماعت احمدیہ گھانا کے 81 ویں عظیم الشان جلسہ سالانہ 2013ء کا بابرکت اور کامیاب انعقاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ولولہ انگیز پیغام سے جلسہ کا افتتاح۔ افریقہ، امریکہ، جرمنی اور انگلستان سے مہمانوں کی شرکت۔ گھانا کے صدر مملکت جان درامانی ماہامہ کے نمائندہ کی آمد۔ ’’باغ احمد‘‘ Winneba تین دن نعرہ ہائے تکبیر اور لا الٰہ الا اللّٰہ کی صداؤں سے معطر رہا۔ ساڑھے بائیس ہزار سے زائد افراد اس جلسہ میں شامل ہوئے۔

(رپورٹ مرتبہ: فرید احمد نوید۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ گھانا)

وسطی گھانا کا مشہور و معروف شہر Winneba ملک میں اپنی بہت سی اہم چیزوں کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے۔ ماہی گیری اور ظروف سازی یہاں کی اہم صنعتیں ہیں جبکہ یہاں موجود یونیورسٹی آف ایجوکیشن بھی ملک میں ایک اہم اور ممتاز مقام رکھتی ہے۔ شہر کی آبادی لگ بھگ چالیس ہزار نفوس پر مشتمل ہے لیکن سال میں چند دنوں کے لئے اس شہر کی اپنی آبادی سے بھی زیادہ آبادی والا ایک اور شہر ’’باغ احمد‘‘ میں آباد ہو جاتا ہے۔ ملک کے مختلف حصوں سے لوگ جوق در جوق یہاں آتے ہیں اور دن رات اس شہر کی فضا میں نعرہ ہائے تکبیر اور آنحضرت ﷺ پر بھیجا جانے والا درود گونجتا رہتا ہے۔

’’باغ احمد‘‘ 460 ایکڑ پر مشتمل ایک خوبصورت قطعہ اراضی ہے جہاں جماعت احمدیہ گھانا کا سالانہ جلسہ منعقد ہوتا ہے۔ درحقیقت یہ جلسہ گاہ ایک خوبصورت باغ کی ہی شکل میں بنایا گیا ہے جہاں پھلوں اور پھولوں کے وسیع قطعات تیار کئے گئے ہیں گیسٹ ہاؤسز اور رہائش گاہیں بنائی گئی ہیں۔ مچھلیوں کا ایک تالاب اور بعض پرندوں اور جانوروں کو پالنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ لیکن یہاں کی اصل خوبصورتی اور رونق وہ روحانی طیور ہیں جو سال میں ایک مرتبہ چند دن کے لئے یہاں اکٹھے ہو کر حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی غلامی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق کا پیغام دنیا تک پہنچاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا اعلان کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘۔ آپ کو یہ الہام اس وقت ہوا تھا جب آپ دنیا کی نظروں میں بالکل کمزور اور بے سہارا سمجھے جا رہے تھے۔ آپ خود فرماتے ہیں ؎

میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

ایسی کمزوری اور گمنامی کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ وعدہ دیا کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی ترقی اور دنیا بھر میں اسے پھیلانے کے لئے میں آپ کی مدد کروں گا اور تمام آسمانی اور زمینی ذرائع آپ کے اس سچے پیغام کی سربلندی کے لئے آپ کو عطا کر دوں گا۔

آج ہم سب اس بات کے گواہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو کائنات کا مالک ہے کتنے عظیم الشان رنگ میں اس وعدے کو پورا فرمایا۔ آپ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں آپ کے زمانے میں ہی پریس، ریل، ڈاک اور تار کے ذریعے اس آواز کی تیز ترین اشاعت کے ذرائع پیدا فرما دیئے وہیں بعد کے ادوار میں خلافت احمدیہ کے زیر سایہ اکناف عالم تک اس پیغام کو پھیلانے کے لئے ایسے سامان پیدا کئے کہ جن کا تصور بھی انسان کے دل کو حمد کے جذبات سے بھر دیتا ہے۔ دنیا بھر میں آپ کا پیغام پہنچا، سعید لوگوں نے اسے قبول کیا اور اس مامور من اللہ کی آواز میں آواز ملا کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں مصروف ہو گئے۔

انہی خوش قسمت ممالک میں سے ایک مغربی افریقہ کا ملک گھانا بھی ہے۔ جہاں احمدیت کا پیغام 1921ء میں پہنچا اور کم و بیش سات سال کے بعد اس سچے پیغام کو اس ملک تک پہنچے ایک صدی مکمل ہو جائے گی۔ آج سے ایک سو بائیس سال قبل قادیان میں منعقد ہونے والے پہلے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے پچھتر افراد اِس یقین کے ساتھ اُس پہلے جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے تھے کہ ایک وقت ایسا بھی آئے گا جب ایک عالم اس جلسے کا حصہ بن جائے گا اور مامورِ وقت کا پیغام تمام دنیا میں پھیل جائے گا۔ وہ خدائی وعدوں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں سے آگاہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے پیغام کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کا ذمہ لیا ہے۔ ایک مرکز کے بعد دوسرا مرکز اور ایک ملک کے بعد دوسرا ملک اس کا مصداق بنتے رہے اور یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ہمیشہ جاری رہے گا۔ انشاء اللہ۔

❁...... باغ احمد میں امسال منعقد ہونے والا جماعت احمدیہ گھانا کا یہ 81 واں جلسہ سالانہ تھا جو پورے جوش و خروش اور روحانی کیفیات سے بھرپور رہا اور ملک بھر سے 22 ہزار 506 احمدی احباب و خواتین نے اس میں شرکت کی۔

❁...... دنیا بھر کے احمدی جانتے ہیں کہ کسی بھی جماعتی تقریب میں امام جماعت احمدیہ عالمگیر کی آمد یا حضور انور کا پیغام موصول ہونا ایک ایسا اعزاز ہوتا ہے جس کی مثال پیش کرنا ممکن نہیں ہے، اور اس جلسہ سالانہ کو یہ اعزاز بھی حاصل رہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس جلسہ سالانہ کے لئے ازراہ شفقت اپنا خصوصی پیغام ارسال فرمایا جو جلسہ کی افتتاحی تقریب کے موقعہ پر مکرم مولانا یوسف یاسن صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ گھانا نے پڑھ کر سنایا۔

❁...... **18 اپریل بروز جمعرات** جلسہ کا پہلا دن تھا۔ احباب و خواتین بچے، بچیاں اپنے مقامی لباس میں ملبوس جوق در جوق جلسے میں شمولیت کے لئے دور دراز علاقوں سے تشریف لا رہے تھے۔ بہت سے احباب و خواتین ایک روز قبل ہی جلسہ گاہ میں پہنچ چکے تھے اور اپنے دن کا آغاز اجتماعی نماز تہجد اور نماز فجر سے کر چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے موسم انتہائی خوشگوار رہا، گو محکمہ موسمیات کی طرف سے یہ خبر دی گئی تھی کہ ان ایام میں تیز بارش اور آندھی چلنے کے امکانات موجود ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے موسم بہت اچھا رہا اور گو شہر کے اطراف میں مختلف آبادیوں میں بارش ہوئی لیکن جلسہ گاہ اور اس سے متصل علاقہ بارش سے محفوظ رہا تاہم بادل چھائے رہے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا اظہار کرتے رہے۔ خوب رونق اور چہل پہل کا سماں تھا۔ نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد درس بھی ہوا جس سے تمام حاضرین نے استفادہ کیا۔ صبح دس بجے جلسہ سالانہ کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مکرم مولانا یوسف یاسن صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ گھانا نے صدر مملکت کے نمائندہ کے ہمراہ تشریف لا کر جلسہ کا آغاز کیا۔ تلاوت، نظم اور مقامی زبان میں Songs Of Praise پیش کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ مہمان خصوصی Dr. Mustapha Ahmed (Minister of State of the Presidency) جو صدر مملکت کے نمائندہ کے طور پر تشریف لائے تھے انہوں نے اور دیگر معزز مہمانان نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کو حقیقی اسلام کی علمبردار جماعت قرار دیا۔

❁...... دوپہر کے اجلاس کی صدارت مکرم محمود خالد صاحب سابق ریجنل منسٹر نے کی۔ حسب دستور تلاوت، نظم اور مقامی نظموں کے بعد مکرم جسٹس سعید کویکو جان نے ’’حب الوطن من الایمان‘‘ کے موضوع پر خطاب کیا۔ مکرم مولانا یوسف یاسن صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ گھانا نے اس تقریر کے بعد اختتامی کلمات کہے۔

❁...... دن کا تیسرا اور آخری سیشن نماز مغرب وعشاء کے بعد مکرم نورالدین ادوم عطاء صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مکرم مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ نے ’’تقویٰ اور اس کے حصول کے ذرائع‘‘ کے موضوع پر درس دیا۔ جبکہ مولوی یوسف بن صالح صاحب نے ’’اسلام میں شادی کا تصور‘‘ کے موضوع پر لیکچر دیا۔

❁...... **19/ اپریل بروز جمعہ** جلسہ کا دوسرا دن تھا۔ آج جمعہ کے روز باہمی اخوت اور اظہار یکجہتی کے طور پر بیشتر احباب نے سفید رنگ کے لباس پہنے ہوئے تھے جو ایک خوبصورت روحانی منظر پیش کر رہے تھے۔ دن کا آغاز نماز تہجد اور نماز فجر سے کیا گیا۔ اس سیشن کی صدارت مکرم حکیم بیدو صاحب نے کی جو اشانٹی ریجن کے صدر ہیں۔ نماز تہجد کے بعد مکرم مرزا خلیل احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل نے ’’دعا کے اثرات‘‘ کے موضوع پر جبکہ نماز فجر کے بعد مکرم الحاج ابراہیم بونسو صاحب نے ’’نظام وصیت‘‘ کے عنوان پر درس دیا۔

❁...... پہلے اجلاس کی صدارت K. Tahir Hammond صاحب نے کی جو ممبر پارلیمنٹ ہیں۔ جبکہ مہمان مقررہ مکرمہ Mrs. Charlotte Osei نے بھی خطاب کیا اور جماعت کے بارے میں حاضرین کے سامنے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ بعد ازاں مکرم حمید اللہ ظفر صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین نے ’’قرآنی معجزات‘‘ کے عنوان پر تقریر کی۔ احباب جماعت نے ان تمام تقاریر کو ذوق و شوق سے سنا اور اپنی علمی پیاس بجھائی۔

❁...... دوپہر بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ سنوایا گیا۔ اور نمازیں ادا کی گئیں۔ رات کے سیشن کی صدارت مکرم الحاج عبد الرحمان عینن صاحب نے کی۔ مکرم منصور احمد زاہد صاحب مربی سلسلہ نے ’’آنحضور ﷺ کی وطن سے محبت‘‘ کے موضوع پر درس دیا۔ بعض نو احمدی احباب نے اپنے تاثرات پیش کئے۔ طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ کے بارہ میں ایک دستاویزی پروگرام دکھایا گیا۔ اور صدارتی تقریر کے بعد یہ اجلاس مکمل ہوا۔

❁...... **20 اپریل، بروز ہفتہ** بھی دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے کیا گیا۔ سیشن کی صدارت مکرم الحاج عبدالکریم لمبونگ صاحب نے کی۔ تہجد کے بعد مکرم الحاج عبدالسلام صاحب ادریسو نے ’’شمالی گھانا میں احمدیت‘‘ کے موضوع پر درس دیا۔ نماز فجر کے بعد مکرم احمد سلیمان اینڈرسن صاحب جنرل سیکریٹری جماعت احمدیہ گھانا نے جلسہ سالانہ بنگلہ دیش میں شمولیت اور اس بارے میں اپنے تاثرات بیان کئے۔ جلسہ کے صبح کے سیشن کی صدارت M.A.Seidu صاحب نے کی جو سابق ممبر پارلیمنٹ ہیں۔ مہمان مقرر جناب Mahama Ayariga صاحب (انفارمیشن منسٹر گھانا) نے حاضرین سے خطاب کیا۔ مکرم مولانا یوسف یاسن صاحب نے ’’خلافت 21 ویں صدی کی ایک اہم ضرورت‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔ جبکہ مکرم ڈاکٹر الحاج محمد بن ابراہیم صاحب نے ’’گھانا میں جماعتی خدمات‘‘ کے عنوان پر حاضرین کو تفصیلی معلومات مہیا کیں۔

جلسہ سالانہ گھانا کا آخری سیشن دوپہر اڑھائی بجے شروع ہوا۔ اجلاس کی صدارت مکرم امین سالیفو صاحب ممبر پارلیمنٹ نے کی۔ مکرم الحاج ڈاکٹر یوسف احمد آڈوسائی صاحب نے ’’اراکین حج کا فلسفہ‘‘ بیان کیا۔ مکرم الحاج مولانا محمد بن صالح صاحب نائب امیر دوم جماعت احمدیہ گھانا نے ’’مالی قربانیاں اصلاح نفس کا ذریعہ ہیں‘‘ کے موضوع پر خطاب کیا۔ جبکہ اس سیشن کے آخر پر خاکسار فرید احمد نوید پرنسپل جامعہ احمدیہ گھانا نے ’’تقدیر کے بارے میں حقیقی اسلامی تصور‘‘ کے موضوع پر خطاب کیا۔

ان تقاریر کے بعد مکرم احمد سلیمان اینڈرسن صاحب جنرل سیکریٹری جماعت احمدیہ گھانا نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ چیئرمین صاحب نے اپنے تاثرات پیش کئے جبکہ آخر پر مکرم مولانا محمد یوسف یاسن صاحب نے اختتامی خطاب کیا۔ خطاب کے بعد ایک لمبی اور پرسوز دعا کے ساتھ یہ عظیم الشان اور نہایت بابرکت جلسہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ احباب نے پرجوش نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور مختلف گروپس نے عقیدت اور محبت کے اظہار کے طور پر نظمیں اور ترانے پڑھے۔ جن میں شام سے تشریف لانے بعض عربی دوست بھی شامل تھے۔

❁...... جلسہ کی تقاریر انگریزی یا مقامی زبانوں میں کی گئیں۔ اسی طرح مختلف شخصیات کے پیغامات اور تاثرات بھی جلسہ کا ایک اہم حصہ تھے۔

❁...... جلسہ کے ایام میں شعبہ تربیت کے کارکنان احباب کو جلسہ کی کارروائی اور نمازوں میں شمولیت کی تلقین کرتے رہے۔ علاوہ ازیں رات کو بر وقت سونے اور صبح نماز تہجد اور نماز فجر کے لئے بیدار کروانے کی ذمہ داری بھی بڑے احسن رنگ میں سرانجام دی۔ شعبہ پارکنگ کے مستعد کارکنوں نے ان تین ایام میں عمدہ رنگ میں پارکنگ کا کام سنبھالے رکھا اور کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

❁...... مہمانوں کی رہائش کے لئے شہر اور گردونواح کے ہوٹلوں میں کمرے حاصل کئے گئے تھے اور اس موقعہ پر ایک ہوٹل کی مالکہ نے اپنے ہوٹل کے احاطہ میں ایک مسجد تعمیر کروائی اور اس کا اعلان کروایا۔ حسب روایت بہت سی فیملیز نے مقام جلسہ میں ہی پرائیویٹ خیمہ جات میں بھی رہائش رکھی۔ جبکہ ریجنز کے اعتبار سے خواتین اور مرد حضرات کی علیحدہ علیحدہ رہائش گاہیں بھی تیار کی گئیں۔

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ گھانا کے اس جلسہ سالانہ کو بہت مبارک فرمائے اور پہلے سے بڑھ کر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو ترقیات عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

بقیہ: خطاب جلسہ سالانہ از صفحہ 2

جنہوں نے قادیان میں جلسہ سنا ہے، آپ نے جلسے کے پروگراموں میں بہت سی تقاریر سنی ہوں گی۔ جن میں علمی تقاریر بھی تھیں اور تربیتی تقاریر بھی تھیں۔ توحیدِ باری تعالیٰ کے بارے میں تھیں۔ اپنوں کے حقوق ادا کرنے کے بارے میں بھی تھیں۔ غیروں کے حقوق ادا کرنے کے بارے میں بھی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حسنہ پیش کیا گیا تھا۔ تو یہ سارے پروگرام اس لئے نہیں تھے کہ جلسہ میں شامل ہونے والے اُنہیں سنیں، جو اچھا نکتہ نظر آئے اُس پر سر دھنیں، نعرہ تکبیر بلند کریں اور بھول جائیں کہ مقرر نے کیا کہا تھا۔ اس جلسہ میں شمولیت کا تبھی فائدہ ہو گا جب آپ نے جو باتیں سنی ہیں، اُن کی جگالی کریں گے، اُن پر غور کریں گے، اپنے جائزے لیں گے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ پس جلسہ میں شامل ہونے والے ہر احمدی کو یہ دیکھنا چاہئے کہ یہ تقریریں ہمارے ایمان میں وقتی اضافے کا باعث بننے والی نہ ہوں۔ صرف جلسہ کے ماحول نے ہم میں وقتی جوش اور جذبہ ہی پیدا نہ کیا ہو بلکہ یہ ہماری زندگیوں میں انقلاب لانے والا ماحول بن چکا ہو۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہئے اور اپنے اندر یہ بات پیدا کرنی چاہئے کہ جلسہ کے اس ماحول نے ہم میں وہ روح پھونک دی ہو جس سے ہم اپنے اندر وہ وجود پیدا ہوتے دیکھیں جو تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں کو قائم کرتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والے ہوں۔ پس جب تک ہم اپنے اندر اللہ کا خوف اور اُس کی خشیت کے وہ معیار قائم کرنے والے نہیں بنیں گے ہمارے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور اَللّٰہُ اَکْبَر کے نعرے کھوکھلے نعرے ہوں گے اور جب ہم حقیقت میں یہ مقام حاصل کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کے احسانات کے دروازے ہم میں سے ہر ایک پر کھلتے چلے جائیں گے۔

بہت سے نو مبائع بھی اس جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق تقریباً پانچ ہزار سے زائد نومبائعین جلسہ میں شامل ہیں۔ اُن سے مَیں خاص طور پر کہتا ہوں کہ آپ نے بیعت کے بعد اور پھر اس بستی میں آ کر جو مسیح الزمان کی بستی ہے جس میں خالص روحانی ماحول میں جلسہ منعقد ہو رہا ہے، اگر اپنے اندر تبدیلی پیدا نہیں کی، یہاں اس ماحول سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ایسی تبدیلی پیدا نہیں کی جو انسان کی کایا پلٹ دے تو پھر اس بیعت کا کیا فائدہ؟ اپنے عزیزوں اور ماحول کی مخالفت بھی مول لی اور اُس مقصد کے حصول کی طرف قدم بھی نہ بڑھے جس کے لئے بیعت کی تھی۔ پس اگر تو آپ کو اپنے آپ میں خود بھی اور دوسرے دیکھنے والوں کو بھی انقلاب نظر آتا ہے تو خوش قسمت ہیں کہ اُس مقصد کے حصول میں حصہ دار بن رہے ہیں جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے۔ اور اگر جواب نفی میں ہے تو آج یہ عہد کر کے اُٹھیں کہ آج سے ہماری سوچیں اور ہمارے عمل اُس نہج پر چلیں گے جو روحانی انقلاب کے راستے دکھانے والے ہیں۔ اس انقلاب کے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لانا چاہتے تھے۔ اُس انقلاب لانے والوں کے راستے پر چلیں گے تو تبھی ہم اُن برکات سے فائدہ اُٹھانے والے ہوں گے جن کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

پس احمدی ہونا اُس وقت فائدہ دیتا ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے ہوئے اس عہد کو پورا کرنے والے بنیں گے جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آتے ہوئے کیا ہے۔ اور جب یہ ہو گا تو اللہ تعالیٰ راہ کی ہر روک کو، ہر مخالفت کو، ہر دکھ کو، ہر تکلیف کو خس و خاشاک کی طرح اُڑا دے گا انشاءاللہ۔

جو پیدائشی احمدی ہیں، جو پرانے احمدی ہیں، جن کے آباؤ اجداد پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا اور انہوں نے زمانے کے امام کو مانا، اُس کے حضور حاضر ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچایا، وہ بھی یاد رکھیں کہ پہلوں کی قربانیاں اور اُن کی نیکیاں اور اُن کے تقویٰ میں بڑھنے کے معیار اور اُن کی دعائیں تبھی فائدہ دینے والی ہوں گی جب ہم اُن کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرنے والے ہوں گے۔

(اس موقع پر لندن میں حاضر احباب نے نعرے لگائے۔ قادیان سے بھی نعروں کی آواز آرہی تھی۔ حضور نے فرمایا: یہاں سے وہاں اور وہاں سے یہاں آواز کتنی دیر میں پہنچتی ہے؟ لیکن جب مَیں نے یہ بات ختم کی ہے تو اس کے بعد انہوں نے نعرہ لگایا ہے یا پہلے ہی، میری بات کے دوران لگا دیا تھا، نعرے کے دوران تو ان سے سنا ہی نہیں گیا ہو گا؟ اُن سے کہیں کہ جہاں میں لمبا وقفہ دوں وہاں نعرہ لگایا کریں، ویسے بیچ میں نہ ڈسٹرب کریں)

تو مَیں یہ کہہ رہا تھا کہ پہلوں کی قربانیاں اور تقویٰ کے معیار اور دعائیں تبھی ہمیں فائدہ دینے والی ہوں گی جب ہم اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرنے والے ہوں گے۔ جب ہم اپنے ہر لمحے کو توحید کے قیام اور حقوق العباد کی ادائیگی میں گزارنے کی کوشش کرنے والے ہوں گے۔ تقویٰ میں بڑھنے کی کوشش کرنے والے ہوں گے۔ اپنی زندگیوں میں ایک انقلاب لانے کی کوشش کرنے والے ہوں گے تو پھر پہلوں کی ہمارے لئے دعائیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی ہماری کوشش اور دعائیں ہمارے لئے ہماری روحانی ترقی کے نئے دروازے کھولیں گی۔ پس یہ نہ سمجھیں کہ پرانے احمدی ہونے کا نام ہمارے کسی کام آئے گا، یہ ٹائٹل بہت کافی ہے۔ پرانے احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ انہوں نے نئے آنے والوں کے لئے اپنی مثالیں قائم کرنی ہیں۔ پس یہ ہمارے لئے بہت فکر کا مقام ہے۔

پاکستان سے چند سال سے کافی تعداد میں احمدی جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں، اس سال بھی ہوئے ہیں۔ دوسری دنیا سے بھی شامل ہوئے ہیں۔ خاص طور پر پاکستان سے آئے ہوؤں میں سے بعض کے لئے یہ جلسہ بالکل نیا تجربہ ہو گا۔ کیونکہ ایک عرصے سے پاکستان میں قانونی پابندیوں کی وجہ سے وہاں جلسے نہیں ہو رہے۔ تو یہ جلسہ بھی بعض نوجوانوں کے لئے نیا تجربہ ہو گا۔ اور مسیح کی بستی میں اس روحانی ماحول سے لطف اُٹھانا بھی اُن کے لئے ایک بالکل مختلف قسم کے جذبات لئے ہوئے ہو گا۔ پس اس وقت آپ کے یہ جذبات جو اُبھر رہے ہوں گے، یہ جو روحانی تجربات آپ کو حاصل ہو رہے ہوں گے، اس نیکی کو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے ہمیشہ اپنے اندر جاری رکھنے کی کوشش کریں۔ اس تجربے کو اپنے اندر تقویٰ پیدا کرنے اور اس میں بڑھتے چلے جانے کا ذریعہ بنائیں۔ اس تبدیلی کو آپ کبھی ختم نہ ہونے دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے اس عہد کو نبھانے کا نئے سرے سے عزم اور عہد کریں جن کا آپ نے شرائطِ بیعت میں ذکر فرمایا ہے تبھی آپ اس مقصد کو پورا کرنے والے بنیں گے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے اور جس کی خاطر آپ کے بڑوں نے قربانیاں دی تھیں اور آپ بھی قربانیاں دے رہے ہیں۔

پس اس قربانی کو بامقصد بنائیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے نئے سے نئے دروازے کھلتے چلے جائیں۔ احمدیت جو ہم پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہے اُس کی قدر تبھی ممکن ہے جب ہم مسلسل جدوجہد کے ساتھ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا قرب پانے کا یہی اصول ہمیں بتایا ہے کہ اپنی کوشش میں قدم آگے بڑھاتے چلے جاؤ۔ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70)۔ اس آیت کو بیان کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”خدا کی طرف سعی کرنے والا کبھی ناکام نہیں رہتا۔ اُس کا سچا وعدہ ہے کہ...... خدا تعالیٰ کی راہوں کی تلاش میں جو جُویا ہوا وہ آخر منزل مقصود پر پہنچا۔ دنیوی امتحانوں کے لئے تیاریاں کرنے والے، راتوں کو دن بنا دینے والے طالب علموں کی محنت اور حالت کو ہم دیکھ کر رحم کھا سکتے ہیں تو کیا اللہ تعالیٰ جس کا رحم اور فضل بے حد اور بے اَنت ہے، اپنی طرف آنے والے کو ضائع کر دے گا؟ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 91۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس ہر احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے انعاموں اور احسانوں کو ہمیشہ حاصل کرتے چلے جانے کے لئے مسلسل عمل اور جدوجہد کی ضرورت ہے اور امام الزمان کی بیعت میں آنے والے کا کام نہیں کہ سست ہو جائے یا تھک کر بیٹھ جائے۔

قادیان میں رہنے والوں سے بھی مَیں ایک بات کہنی چاہتا ہوں کہ آپ میں سے وہ لوگ آہستہ آہستہ رخصت ہو رہے ہیں جنہوں نے درویشی میں اپنی زندگیاں گزاریں، ہر طرح کی قربانیاں دیں لیکن مسیح کی اس بستی اور شعائر اللہ کی ہر طرح حفاظت کی۔ جو عہد کیا تھا اُسے نبھایا۔ اب نئی نسل پر یہ ذمہ داری پڑ رہی ہے۔ اب نئی نسل کے امتحان کا وقت آ گیا ہے کہ وہ اپنے اس عہد کو کس طرح پورا کرتے ہیں۔ وہ اپنی اَمانتوں کے حق کس طرح ادا کرتے ہیں؟ پس اس امتحان سے سرخرو ہو کر نکلیں اور دنیا کو بتا دیں کہ زندہ قومیں کبھی اپنے مقصد کو بھولا نہیں کرتیں۔ دنیا میں جو آیا اُس نے چلے جانا ہے لیکن افراد کی موت سے قوموں کی ترقی کے معیار ختم نہیں ہو جاتے۔ زندہ قومیں ہر جانے والے کے بعد نیا عہد اور نیا عزم کرتی ہیں اور جن کے ساتھ ترقیات کے خدائی وعدے ہوں اُن کے عزم تو بہت بلند ہوتے ہیں۔ جو خدا کی خاطر اپنی زندگیاں گزارنے کا عزم لئے دیارِ مسیح میں بیٹھے ہیں اُن کا تو اللہ تعالیٰ پر یقین ہر دن چڑھنے کے ساتھ پہلے سے بڑھ کر پختہ ہوتا ہے۔ اُن کے تقویٰ کے معیار ہر بڑی شخصیت کے جانے کے بعد بڑھنے چاہئیں۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں جماعت احمدیہ کی ترقی کا دارومدار کسی شخص پر نہیں بلکہ تقویٰ پر چلنے والے افراد پر ہے۔ تقویٰ میں ترقی کرنے والوں کی تعداد پر ہے اور الٰہی وعدوں کے مطابق خلافتِ احمدیہ سے وابستہ ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ:

”مَیں جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔

جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پَیرو ہیں، قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا“۔

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306-305)

پس حقیقی غلبہ، حقیقی پیروؤں کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کا وعدہ حقیقی پیروؤں کے ساتھ ہے اور حقیقی پیرو وہ ہے جو تقویٰ پر چلنے والا ہے۔ پس اس بات کو ہمیشہ ذہن نشین رکھیں کہ خلافتِ احمدیہ کے ساتھ جڑے رہنے میں ہی ہر احمدی کی بقا ہے اور ایمان لانے والوں کے ساتھ اُس کا دائمی وعدہ ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا ترقیات کا یہ وعدہ خلافت کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور خلافت کے ساتھ جڑے رہنے سے وابستہ ہے اور ایمان لانے والوں کے ساتھ یہ دائمی ترقیات کا وعدہ ہے۔ پس تقویٰ میں بڑھیں اور اللہ تعالیٰ کی خاطر اس تعلق میں مزید مضبوطی پیدا کریں۔ دعاؤں سے اس انعام اور اللہ تعالیٰ کے احسان کی آبیاری کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کے دروازے مزید وا ہوتے چلے جائیں۔ آج 31؍دسمبر ہے اور یہ جو دن ہے یہ سال 2007ء کا آخری دن ہے۔ قادیان میں اس وقت 2007ء کا سورج اپنی آخری جھلکیاں دکھاتے ہوئے افق میں ڈوبنے کی طرف سفر کر رہا ہو گا یا شاید اس وقت ڈوب رہا ہو۔ بہرحال اس وقت وہاں شام ہو رہی ہے اور سورج غروب ہونے کی طرف جا رہا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے احسان اور رحمتوں سے اُس کے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر یہ سورج اب کبھی نہیں ڈوبتا۔ ایک جگہ نظروں سے اوجھل ہوتا ہے تو دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کے نئے دروازے کھولتا ہوا طلوع ہو جاتا ہے۔ نئی آب و تاب کے ساتھ اپنی کرنیں بکھیرتا ہوا طلوع ہوتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشقِ صادق کے ذریعہ جو روشنی اللہ تعالیٰ نے پھیلائی وہ اب کبھی ماند نہیں ہوتی۔ لیکن ایک اور اہم بات جو سورج کے ڈوبنے کے حوالے سے مَیں کہنی چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ قانونِ قدرت کے ساتھ اس مادی سورج کے ڈوبنے سے جو رات آتی ہے وہ ایک مومن متقی کو صرف دن بھر کی تھکاوٹ اتارنے کے لئے نہیں آتی بلکہ ان راتوں کو بھی مومن متقی زندہ کرتے

جائیداد برائے فروخت

ربوہ کے بالکل وسطی علاقہ بالمقابل ایوان محمود، جائیداد (مکان اور دکانیں) برائے فروخت ہے۔ (ڈیلر حضرات سے معذرت)

رابطہ: انس احمد۔ حال لندن

فون: +44-7917275766

R & R

CAR SERVICES LTD

Abdul Rashid

Diesel & Petrol Car Specialist

Unit-15 Summerstown, SW17 0BQ

Tel: 020 8877 9336

Mob: 07782333760

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

SHARIF JEWELLERS

SINCE 1952

Aqsa Road Rabwah

0092 47 6212515

15 London Rd, Morden SM4 5HT

0044 20 3609 4712

ہیں۔ یہ رات بھی اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے پر نئے راستے دکھاتی ہے۔ اگلے دن کے لئے نئے عزم اور نئے ولولوں کے راستے متعین کرتی ہے۔ آپ جو جلسہ میں شامل ہونے والے ہیں، خوش قسمت ہیں کہ یہ دن اور یہ راتیں دیارِ مسیح میں گزارنے کا موقع مل رہا ہے۔

پس آج کی رات کو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس طرح زندہ کریں کہ آئندہ آنے والی ہر ظاہر رات زندگی کا پیش خیمہ بن جائے۔ کل 2008ء کا جو سورج طلوع ہو، آپ میں تقویٰ کے نئے دروازے کھولنے والا ہو۔ کل طلوع ہونے والا سورج اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اور تقویٰ میں قدم بڑھاتے ہوئے آپ پر طلوع ہو۔ آپ دیکھ رہے ہوں اور اس طلوع ہونے والے سورج کا تقویٰ میں بڑھتے ہوئے استقبال کریں تا کہ آپ جو خلافت جوبلی کی تیاری کر رہے ہیں، اس میں تقویٰ میں بڑھتے ہوئے داخل ہوں۔ اللہ کرے صرف قادیان میں رہنے والے یا اس وقت جو وہاں جلسہ میں موجود احمدی ہیں، وہ ہی نہیں بلکہ دنیا میں کسی بھی جگہ رہنے والا ہر احمدی نیک جذبات اور دعاؤں کے ساتھ اپنی رات گزارنے والا ہو۔ اور اگر ہر احمدی اس طرح رات گزارے گا تو وہ دن دور نہیں جب ہم احمدیت کے قافلے کو پہلے سے بڑھ کر چھلانگیں مارتے ہوئے آگے بڑھتا ہوا دیکھیں گے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اللہ تعالیٰ سب کو ان دعاؤں کی توفیق دے۔

اب ہم دعا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کی برکات اور تقویٰ میں ترقی ہر ایک میں ہمیشہ جاری رکھے۔ باہر سے آنے والوں کو اپنی حفاظت سے واپس لے جائے۔ سفر میں بھی اور حضر میں بھی نیکی اور تقویٰ کو اپنی زندگیوں کا دائمی حصہ بنانے والے ہوں۔ ہمیشہ ایسے عمل کرتے رہیں جن سے خدا راضی ہو۔ سفر میں سب کا رفیق اور ساتھی خدا ہو۔ اپنے عہدوں اور اپنے وعدوں کو نبھانے کی ہر ایک کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ قادیان میں رہنے والوں کو بھی خدا تعالیٰ اپنی حفاظت اور اپنی پناہ میں رکھے۔ اخلاص وفا اور تقویٰ کے ساتھ اس بستی میں رہنے والے، اس بستی میں رہنے کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آئندہ سال کو جماعت کے لئے بیشمار برکتوں کا سال بنا دے اور خلافت جوبلی کا جو نیا سال چڑھ رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہ ہم میں مزید تقویٰ پیدا کرنے والا ہو۔ اب دعا کریں۔ (دعا)

❁❁❁❁❁❁

بقیہ: مصالح العرب از صفحہ نمبر 3

خدمت اور تبلیغ کے لئے ایک نئے فرقے کا اضافہ کیا جائے لیکن اس کے علاوہ میرے بہت سے سوالات تھے جو مجھے سکول کے زمانے میں پریشان کرتے تھے اور ان کا کوئی جواب نہ ملتا تھا۔ ان میں سے بعض کا تعلق قرآن کریم کی آیات کی تفسیر سے تھا تو بعض کا اشراط الساعۃ کی حقیقت سے۔ محمد خیر صاحب ایک ایک کر کے مجھے ان سوالوں کے جواب دینے لگے۔ میرے لئے یہ پہلا موقع تھا کہ ایسے مشکل امور کے بارہ میں عقل و منطق کے مطابق مطمئن کرنے والے جواب سن رہی تھی۔ میرا دل احمدیت کی طرف مائل ہونا شروع ہوا حتی کہ میرا احمدیت کی سچائی پر ایمان قائم ہو گیا۔ لیکن مَیں نے کوئی بھی قدم اٹھانے سے قبل جماعت کی عربی ویب سائٹ پر موجود مواد کو پڑھنے اور مزید غور و فکر کرنے کا فیصلہ کیا جس کا نتیجہ بیعت کی صورت میں نکلا۔

(باقی آئندہ)

❁❁❁❁❁❁

بقیہ: پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم از صفحہ نمبر 20

مجلس تحفظ ختم نبوت والوں نے جماعت مخالف جلسہ کیا جس کا بڑا مقصد یہاں بڑی تعداد میں آباد مقامی احمدیوں کو مشتعل کر کے اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل تھا۔ یہ جلسہ شام کو شروع ہوا جس میں اڑھائی سو سے زائد افراد شامل ہوئے۔ مقرر مولویوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء احمدیت کے خلاف شدید بدزبانی کی، ان مفسدوں نے ایک پمفلٹ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کے نیچے نہایت گستاخی اور بدزبانی پر مشتمل جملے لکھ کر شائع کیا۔ اور اس باتصویر پمفلٹ کو نہایت بے حیائی سے شرکاء کانفرنس کے پیروں کے نیچے پھینکا گیا اور یہ بدبخت اس جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس تصویر پر اپنے غلیظ جوتیوں سمیت چلتے رہے۔ نیز یہ توہین و گستاخی پر مبنی پمفلٹ قریب واقع احمدیہ مسجد کے صحن میں بھی گرائے گئے۔

(باقی آئندہ)

❁❁❁❁❁❁

اک عجب شان کے دیکھے ہیں گزشتہ دس سال

(خلافتِ خامسہ کے عظیم الشان دور کی پہلی بابرکت دِہائی مکمل ہونے پر عاجزانہ اظہارِ جذبات)

جس کا ہر روز رہا فضل کی برسات سے پُر
حیرت انگیز دِہائی ہے فتوحات سے پُر

ہم نے ہر بار اُسے پایا ہے اک کوہِ وقار
سالہا سال رہے کتنے ہی صدمات سے پُر

ہم نہ بھولیں گے کبھی عشق کی وہ پہلی رات
پھر وہ پُر سوز دعا تیری مُناجات سے پُر

اک عجب شان کے دیکھے ہیں گزشتہ دس سال
غیر معمولی زمانہ ہے فتوحات سے پُر

ہے یہ اُس پاک مسیحا کی صداقت کی دلیل
جس کی تصدیق میں قرآن بھی آیات سے پُر

باب تاریخ میں کم اتنے ملا کرتے ہیں سُرخ
جن کے ہوں پاک ورَق خون کے قطرات سے پُر

بڑھتے جاتے بھی ہیں منصب کے تقاضے شب و روز
اور دن رات بھی اُس کے ہیں عبادات سے پُر

اپنے جذبات کو رکھتا ہے سلیقے سے نہاں
اور یہی بات ہمیں کرتی ہے جذبات سے پُر

ناز کثرت کا عدُو کو، تو ہمیں 'مولا بس'
ہم ہیں سب تیرے فقیر اور ہیں حاجات سے پُر

ہر طرف شر ہے مرے چاروں طرف آگ ہی آگ
نہ اگر فضل ہو، ہر لمحہ ہے خطرات سے پُر

اُس کے دشمن کے لیے وجہِ عداوت ہے یہی
اُس کے عشّاق، وفا کی ہیں وجوہات سے پُر

میرے آقا کی ہر اک بات میں قرآن و حدیث
اور زباں اُس کے عدُو کی ہے خرافات سے پُر

ہم کو درکار ہے ہر لحظہ دعاؤں کا حصار
ورنہ یہ دَور ہے ہر طرح کی آفات سے پُر

غمِ دوراں تو حقیقت سے لیے جاتا ہے دُور
زندگی کا یہ خلا ہوتا ہے 'خطبات' سے پُر

وہ دکھاتا ہے یقیں کی نئی منزل ہر روز
ورنہ ہر قوم ہے اِس دَور میں شبہات سے پُر

ہم سے کیا مانگتے ہو حق کے دلائل میں بیاں
ہم نے تو دیکھا ہے ہر روز نشانات سے پُر

مَیں یہ دیتا ہوں گواہی بخدا صدق کے ساتھ
میرا گھر بار ہے سب اُس کی عنایات سے پُر

جس کی بابت کہا 'اِنِّیْ مَعَکَ یا مسرور'
اُس کا ہر روز رہے یونہی بشارات سے پُر

(فاروق محمود۔ لندن)

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ سپین 2013ء

CALPE اور JAVEA کا وزٹ۔ CALPE شہر کے میئر کی طرف سے حضور انور کا پُرتپاک استقبال۔

ویلنسیا اور اس کے ارد گرد کے علاقوں کی ممتاز شخصیات کی حضور انور سے ملاقات اور باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو۔

- ......جماعت احمدیہ ساری دنیا میں امن وسلامتی اور بین المذاہب بھائی چارہ قائم کرنے میں کوشاں ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ ہمارا باہمی پیار و محبت آئندہ کے لئے ایک مثال بن جائے۔
- ......مجھے خوشی ہے کہ میں یورپین پارلیمنٹ میں اسلام کی پُرامن تعلیمات کے بارہ میں لیکچر کے بعد خلیفۃ المسیح سے دوبارہ مل رہا ہوں۔
- ......خلیفۃ المسیح نے خطبہ جمعہ میں اسلام کی امن پسندی کی تعلیم بیان فرمائی اور یہی سوچ آئندہ بین المذاہب باہمی آہنگی اور امن اور بھائی چارہ، اخوت و محبت کے قیام میں مدد دے گی۔
- ......یہ مسجد جس کے بنانے میں آپ نے بیحد محنت کی کی بیحد خوبصورت ہے۔

—— (مسجد بیت الرحمان کے افتتاح کی مناسبت سے منعقدہ خصوصی استقبالیہ تقریب میں علاقہ کی ممتاز شخصیات کا اظہار خیال)

- ...... آج جماعتِ احمدیہ کا دوسو سے زیادہ ممالک میں قیام ہو چکا ہے۔ ہم جہاں بھی جاتے ہیں وہاں 'محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں' کا پیغام پھیلاتے ہیں۔ حقیقی مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے ہر امن پسند شخص محفوظ رہے۔ آجکل اسلام کو غلط رنگ میں پیش کیا جا رہا ہے۔
- ...... جو کوئی بھی یہاں نیک نیتی کے ساتھ آئے گا اس کے لئے اس مسجد کے دروازے ہمیشہ کھلے ہوں گے۔

—— (مسجد بیت الرحمان کے افتتاح کی مناسبت سے منعقدہ خصوصی استقبالیہ تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب۔ مسجد اور ہمسایوں کے متعلق اسلامی تعلیمات کا اثر انگیز بیان)

استقبالیہ تقریب میں ممبران پارلیمنٹ، میئر صاحبان اور متعدد سیاسی و سماجی اہم شخصیات کی شمولیت۔ تعمیر پر مبارکباد اور حضور انور کے خطاب کے حوالہ سے نیک تأثرات۔

(ویلنسیا (سپین) میں حضور انور کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

2/اپریل 2013ء بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 45 منٹ پر مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لے جا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر واپس تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

آج ویلنسیا (Valencia) ریجن کے دو مقامات Calpe اور Javea کی سیر کا پروگرام تھا۔ یہ دونوں شہر تفریحی مقامات ہیں اور پہاڑوں پر سمندر کے کنارے آباد ہیں اور بڑے خوبصورت اور دلفریب مناظر لئے ہوئے ہیں۔ بحیرہ روم کا پانی یہاں کے خوبصورت ساحلوں سے ٹکراتا ہے۔

CALPE کا وِزٹ

دس بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور Calpe کے مقام کی طرف روانگی ہوئی۔ ویلنسیا سے Calpe کا فاصلہ 180 کلومیٹر ہے۔

Calpe میں ایک بڑی قدرتی پہاڑی موجود ہے جس کا نام Penyal de Ifach ہے۔ یہاں سے دُور تک کے ساحلی علاقہ کا اچھا منظر نظر آتا ہے۔ یہ سمندر کے اندر چونا پتھر کا ایک عظیم ابھار ہے اور چند چھوٹی چٹانوں کے ذریعے ساحل سے مربوط ہے۔ اس مقام پر کثیر تعداد میں نایاب پودے موجود ہیں جن میں کافی تعداد میں endemic اقسام کی نباتات بھی ہیں۔ اس کے علاوہ 300 اقسام کے جانور بھی پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح یہ مقام سمندری اور دیگر پرندوں کی افزائشِ نسل کی جگہ بھی ہے۔ سطح سمندر سے 332 میٹر بلندی پر واقع اس مقام سے بحیرہ روم کے ساحل کے دُور تک کے مناظر دیکھے جا سکتے ہیں۔ تاریخی لحاظ سے Phoenicians (antient semitic people) اسے شمالی پہاڑی کے نام سے یاد کرتے تھے تا کہ اس کا اور جنوبی پہاڑی یعنی جبرالٹر کا باہمی فرق کر سکیں۔ یہ پہاڑی چونکہ سمندر کے کافی اندر تک ہے، اس لئے اس کے اور ساحل کے درمیان ایک وسیع جھیل سی بنتی ہے جس کا ساحل ریتلا ہے اور یہ ساحلی پٹی آگے پہاڑیوں تک جاری ہے۔ کسی زمانہ میں اس ساحلی پٹی کے ساتھ وسیع مرطوب زمین بھی تھی لیکن اب صرف جھیل کے کنارے کچھ حصہ رہ گیا ہے۔ اس علاقہ کی قدرتی خوبصورتی قائم رکھنے کے لئے جو طویل کوششیں ہوئی ہیں اس کے باعث 1987ء میں اس علاقہ کو قدرتی پارک کا درجہ دے دیا گیا۔ 45 ہیکٹر کی اراضی پر مشتمل یہ سپین کا اور غالباً پورے یورپ کا سب سے چھوٹا قدرتی پارک ہے۔ یہ پارک سطح سمندر سے شروع ہو کر Penyl کی چوٹی 332 میٹر تک کی بلندی تک جاتا ہے۔ اس چوٹی سے ارد گرد کے گاؤں اور دیہی علاقوں کے مناظر دیکھے جا سکتے ہیں اور اگر مطلع صاف ہو تو سمندر پار Balearic Islands میں Ibiza تک بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

Calpe شہر کے میئر Mr. Cesar Sanchec کو جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے پروگرام کا علم ہوا تو موصوف نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ حضور انور کو اپنے شہر کی طرف سے خوش آمدید کہنا چاہتا ہے۔ حضور انور نے میئر کی اس درخواست کو منظور فرمایا۔

قریباً سوا بارہ بجے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی شہر میں داخل ہوئی تو پولیس کے دو موٹر سائیکلوں نے قافلہ کو Escort کیا اور راستہ کلیئر کیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ٹاؤن ہال میں لے آئے جہاں میئر اور اس کا سارا سٹاف حضور انور کی آمد کا منتظر تھا۔ میئر نے باہر آ کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور اپنے ساتھ عمارت کے اندر لے گئے۔

میئر نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا مَیں حضور انور کو اپنے علاقہ میں آنے پر دل کی گہرائی سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ آج خلیفۃ المسیح اس علاقہ میں تشریف لائے ہیں۔

حضور انور نے میئر کا شکریہ ادا کیا۔

میئر نے بتایا کہ یہاں ہمارے علاقہ میں کافی تعداد میں مسلم کمیونٹی ہے اور عربی زبان بولتی ہے۔ اس لئے مجھے بھی عربی زبان میں ذاتی دلچسپی ہے۔ یہاں اس علاقہ میں دنیا کے مختلف ممالک سے لوگ آتے ہیں۔ 107 ممالک کے لوگ اس علاقہ میں رجسٹرڈ ہیں اور سال کے مختلف حصوں میں آتے جاتے رہتے ہیں۔

علاقہ کی آبادی کے حوالہ سے حضور انور کے دریافت فرمانے پر میئر نے بتایا کہ آبادی تو 30 ہزار ہے، ایسٹر وغیرہ کی رخصتوں میں پچاس ہزار تک پہنچ جاتی ہے اور گرمیوں کی رخصتوں میں ایک لاکھ سے تجاوز کر جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے اس علاقہ میں سفر کے دوران دیکھا ہے۔ نئی تعمیر ہونے والی عمارات کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ آپ نے اپنا کام بڑھا لیا ہے اور ضرورت سے بہت زیادہ تعمیرات کر لی ہیں جس کی وجہ سے آپ کی اکانومی پر بھی اس کا اثر پڑا ہے۔ اس پر میئر نے اس بات کا اعتراف کیا کہ ہماری تعمیرات زیادہ ہوئی ہیں اور اس وقت دو ہزار مکان خالی پڑے ہوئے ہیں۔ بعض جگہ ہم سے غلطیاں ہوئی ہیں۔

حضور انور نے میئر سے دریافت فرمایا کہ آپ یہاں اس علاقہ کی ضروریات کو فنانس کس طرح کرتے ہیں؟ کیا ٹیکسز وغیرہ کی رقم آپ کو ملتی ہے یا حکومت لے جاتی ہے۔ اس پر میئر نے بتایا کہ پراپرٹیز پر جو ٹیکس ہے وہ تو یہاں میونسپلٹی کو ملتا ہے اور جو انکم ٹیکس ہے وہ حکومت کو جاتا ہے اور اس کا ایک حصہ یہاں میونسپلٹی کو بھی ملتا ہے۔

میئر کے دریافت کرنے پر حضور انور نے بتایا کہ یہ

علاقہ مجھے پسند آیا ہے۔ بہت خوبصورت علاقہ ہے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میئر کو قرآن کریم کا سپینش ترجمہ اور سپینش زبان میں ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' تحفہ دی۔ میئر نے قرآن کریم کو دیکھ کر کہا کہ یہ میرے لئے بہت معزز اور سپیشل گفٹ ہے۔ مَیں اس کو کونسل کے آفس میں نہیں بلکہ اپنے گھر میں رکھوں گا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ آپ کا ذاتی تحفہ ہے۔ کونسل کے لئے ہم اَور بھجوا دیں گے۔

میئر نے اس شہر کی تاریخ پر مشتمل ایک سوونیئر حضور انور کی خدمت میں پیش کیا۔

آخر پر حضور انور نے Honor Book پر لکھا:

''اس علاقہ کے میئر نے خوش آمدید کہتے ہوئے جس اعلیٰ رویّہ اور مہربانی اور خوشی کا اظہار کیا ہے، مَیں اس پر بیحد ممنون ہوں۔ میئر کا یہ رویّہ ظاہر کرتا ہے کہ اس علاقہ کے لوگ بہت ملنسار، پیار کرنے والے اور خوش آمدید کہنے والے ہیں۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ!''۔

یہ ملاقات قریباً دس منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں میئر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو باہر گاڑی تک چھوڑنے آئے۔

بارہ بج کر 40 منٹ پر یہاں سے روانگی ہوئی۔ پولیس نے Escort کیا۔ اور قافلہ ایک بلند پہاڑی Penyal De Ifach کے اُس مقام پر پہنچا جہاں تک کسی کو بھی گاڑی لے جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ تمام ٹورسٹ پیدل ہی اس جگہ پر پہنچتے ہیں۔ اس شہر کے مقامی حکام کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور قافلہ کی دیگر گاڑیوں کو ایک خصوصی انتظام کے تحت اوپر لانے کی اجازت دی گئی تھی۔ یہاں ایک پارکنگ ایریا بنایا گیا ہے۔

یہاں پہاڑی کے اس مقام سے مختلف اطراف میں سمندر کے خوبصورت مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اور اس ایریا کو ایک پارک کی طرح بنایا گیا ہے۔ اس پارک کے ڈائریکٹر نے اس علاقہ کا تعارف کروایا۔ یہاں ایک نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا ہے جس میں اس سارے علاقہ، ریجن کی تاریخ بیان کی گئی ہے اور اس کے علاوہ اس علاقہ میں پیدا ہونے والے مختلف پودے اور جڑی بوٹیاں بھی رکھی گئی ہیں اور ان پرندوں کی بھی نشاندہی کی گئی ہے جن کا بسیرا اس علاقہ میں ہے۔

اس علاقہ کی تاریخ بڑے بڑے چارٹس کی صورت میں ایک دیوار پر آویزاں ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پر نظر ڈالی اور فرمایا کہ مسلمانوں کے سات سوسالہ دورِ حکومت کی تاریخ تو آپ نے اس میں سے نکال دی ہے، وہ بھی شامل ہونی چاہئے۔

اس علاقہ کے وزٹ اور مختلف مناظر دیکھنے کے بعد آگے Javea کے علاقہ کی طرف روانگی ہوئی۔

JAVEA کا وِزٹ

Calpe سے Javea کا فاصلہ 35 کلومیٹر ہے۔ پولیس نے قافلہ کو Escort کیا اور شہر کے باہر آنے کے بعد الوداع کہا۔

Javea کا علاقہ اپنے ریتلی ساحل اور سارا سال رہنے والے اچھے موسم کے باعث ایک مشہور سیاحتی مقام ہے۔ اس مقام کے اردگرد پہاڑیاں ہیں جو رہائشی مکانات سے ڈھکی ہوئی ہیں۔ اس علاقہ میں ایک مشہور Cape بھی ہے جسے Cape La Nao کہا جاتا ہے۔

Calpe سے Javea تک کا سارا سفر پہاڑی علاقہ تھا۔ ایک لمبا پہاڑی سلسلہ ہے جو بہت آگے تک پھیلا ہوا ہے۔ راستہ کے دونوں اطراف خوبصورت وادیاں ہیں اور مالٹوں اور سنگتروں کے باغات کا ایک سلسلہ ہے۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد Javea آمد ہوئی۔

سمندر کے کنارے پر واقع ایک Parador نامی Resort میں دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔

جب حضور انور باہر تشریف لانے لگے تو یہاں اس Resort کی مینجر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ چنانچہ اس نے تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد پانچ بج کر دس منٹ پر یہاں سے واپس ویلنسیا کے لئے روانگی ہوئی۔ واپسی پر پہاڑی راستوں کی بجائے سفر کا بڑا حصہ موٹر وے کے ذریعہ طے ہوا۔ قریباً دو گھنٹہ کے سفر کے بعد سوا سات بجے واپس پہنچے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمان میں تشریف لے جا کر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

۞ ۞ ۞ ۞

3/اپریل بروز بدھ 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 45 منٹ پر مسجد بیت الرحمٰن تشریف لے جا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر واپس تشریف لے آئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لے جا کر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے آئے۔

ویلنسیا اور اس کے اردگرد کے علاقوں کی ممتاز شخصیات کی حضور انور سے ملاقات

آج پروگرام کے مطابق مسجد بیت الرحمٰن ویلنسیا (Valencia) کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب (Reception) کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس تقریب کا اہتمام مسجد بیت الرحمٰن سے ملحقہ ایک احاطہ میں مارکی لگا کر کیا گیا تھا۔

ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمٰن تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل سپینش مہمان بڑی تعداد میں مسجد بیت الرحمٰن پہنچ چکے تھے اور مسجد کا وزٹ کر رہے تھے۔

صوبہ ویلنسیا کی اسمبلی کے صدر، بعض نیشنل ممبرز پارلیمنٹ، میئرز اور بعض دیگر حکومتی مہمان ایک علیحدہ جگہ پر حضور انور کی آمد اور حضور انور سے ملاقات کے منتظر تھے۔

چھ بجکر 40 منٹ پر ان مہمان حضرات کا حضور انور کے ساتھ ملاقات کا پروگرام شروع ہوا۔

۞...... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبر پارلیمنٹ D. Jose Maria Alonso سے دریافت فرمایا کہ آپ یورپین پارلیمنٹ میں فنکشن کے موقعہ پر برسلز (بیلجئم) میں بھی آئے تھے۔ آپ کو وہ فنکشن کیسا لگا تھا۔ اس پر ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ آپ نے وہاں جو امن اور محبت کا پیغام دیا تھا اس نے بہت اچھا اثر چھوڑا ہے۔ سارا پروگرام بہت عمدہ تھا اور بہت شاندار تھا۔

حضور انور نے امیر صاحب سپین کو ہدایت فرمائی کہ حضور انور کے یورپین پارلیمنٹ میں خطاب کا سپینش زبان میں ترجمہ کرکے جلد شائع کیا جائے۔

۞...... ویلنسیا میں Unesco (UNO) کے ڈائریکٹر کے عہدہ پر مامور Jose Manuel Girones نے سوال کیا کہ کیا آپ امن ورواداری کے قیام کے لئے پوپ کے ساتھ ملاقات کر سکتے ہیں۔ کیا اس طرح پوپ سے ملنے اور کام کرنے سے دوسرے مسلمانوں فرقوں کی مخالفت کا خوف تو نہیں ہوگا؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیا میں امن وسلامتی کے قیام کے حوالہ سے ہمیں کسی کا کوئی خوف نہیں ہے۔ مسلمان پسند کریں یا نہ کریں ہم نہیں ڈرتے۔ اگر پوپ کے ساتھ مل کر دنیا میں عدل وانصاف اور امن وسلامتی کا قیام ہوسکتا ہے تو ہم اس کے لئے تیار ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے 1924ء میں اپنے دورۂ اٹلی کے دوران پوپ سے ملنے اور میٹنگ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ لیکن اس وقت پوپ نے یہ کہہ کر ملنے سے انکار کر دیا تھا کہ میرا محل مرمت ہو رہا ہے۔ مَیں نہیں مل سکتا۔ اس پر اُس وقت کے ایک جرنلسٹ نے اخبار میں لکھا تھا کہ یہ پوپ کبھی بھی نہیں مل سکے گا کیونکہ اس کا محل ہمیشہ زیرِ مرمّت رہے گا۔

حضور انور نے فرمایا: میں نے دو سال قبل سابقہ پوپ کو جو کہ اب فارغ ہو چکا ہے خط لکھا تھا کہ وہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے امن کے قیام کے حوالہ سے کوشش کریں۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں اور امن کے حوالہ سے ہاتھ میں ہاتھ ملا کر کام کریں گے۔ اگر امن کے لئے کوشش نہ کی گئی اور بڑی طاقتوں کو جنگ سے نہ روکا گیا تو پھر دنیا میں بڑی تباہی ہوگی۔ حضور انور نے فرمایا میرا یہ خط نیشنل صدر جماعت کبابیر نے ایک ملاقات کے دوران پوپ کے ہاتھ میں دیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: اب نئے پوپ کو میں نے مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے اور دوبارہ وہی پیغام دیا ہے کہ ہم اکٹھے مل کر امن کے قیام کے لئے کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم ہر وقت اکٹھے مل کر امن کے قیام کے لئے کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور ہر ایک کے ساتھ کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ امن کے قیام کی خاطر جو بھی بلائے، جو بھی کوشش کرے، بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے جو بھی بلائے اس کے لئے ہم ہر وقت تیار ہیں۔

۞...... مسجد بیت الرحمٰن کے ہمسایہ ٹاؤن Olocau کے میئر Antonio Ropero نے عرض کیا کہ میں مسجد کے لئے اس جگہ کا انتخاب کرنے پر خلیفۃ المسیح کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ کی کمیونٹی محبت کا پیغام پھیلا رہی ہے۔ اب ہم اسلام کو بہترین طریق سے سمجھیں گے۔ میئر نے مسجد کی تعمیر پر حضور انور کو مبارکباد دی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے اپنے جذبات کا اظہار بڑے اچھے رنگ میں کیا ہے۔

۞...... مسجد بیت الرحمٰن کے علاقہ Pobla de Vallbonna کی لیڈی میئر نے عرض کیا کہ ہم یہاں جماعت کے ساتھ کئی سال سے رہ رہے ہیں۔ آغاز میں ہمیں خوف تھا اور مخالفت بھی تھی۔ جب احمدیوں کا اچھا رویّہ ظاہر ہونا شروع ہوا، انہوں نے اپنی مسجد کا پلان دکھایا تو اس طرح ہمارا سب خوف دور ہو گیا۔ اب اس قصبہ کے سب لوگ اچھے ہیں۔ کوئی مسئلہ، پرابلم نہیں ہے۔ ہمسائے ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اور ہم مل جل کر رہتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی کوئی پرابلم نہیں ہوگی۔ حضور انور نے فرمایا کہ مَیں اس میئر کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے مسجد کی تعمیر کی اجازت دلانے میں بہت مدد کی اور بڑا رول ادا کیا۔

حضور انور نے فرمایا: مَیں یہاں کی کونسل اور ہمسایوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمیں اجازت دی کہ ہم یہاں مسجد تعمیر کریں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم سب کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہتے ہیں اور ہم معاشرہ میں، سوسائٹی میں مدغم ہو جاتے ہیں۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم پولیس کے لئے بھی مددگار ثابت ہوں گے۔ پولیس کے افسران بھی آئے ہوئے تھے۔ حضور انور نے فرمایا: ہم پولیس کے لئے بھی اس طرح مددگار ثابت ہو سکتے ہیں کہ اگر علاقہ کے لوگ پولیس کی مدد کریں، لوگ اچھے ہوں، ان کی طرف سے کوئی مسئلہ نہ ہو اور جرائم نہ ہوں تو پولیس کا کام بھی کم ہو جاتا ہے۔ اس پہلو سے پولیس کی مدد کی جاسکتی ہے۔

۞...... صوبہ ویلنسیا کی پارلیمنٹ کے صدر D.Juan Cotino نے کہا کہ مَیں آج کے اس پروگرام میں بہت خوشی کے ساتھ آنا چاہتا تھا۔ میری خواہش تھی کہ جو لوگ امن کے بارہ میں کام کرتے ہیں مَیں ان سے ملوں۔ میں خلیفۃ المسیح کو یہاں ویلنسیا آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں اور اس بات کی مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ نے ہمارے اس صوبہ میں اس جگہ کو مسجد بنانے کے لئے منتخب کیا ہے۔

حضور انور نے اس پر صدر پارلیمنٹ کا شکریہ ادا کیا۔

صدر پارلیمنٹ نے بتایا کہ وہ کٹّر قسم کے کیتھولک ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: مَیں اس آدمی کو پسند کرتا ہوں جو اپنے مذہب پر یقین اور ایمان رکھتا ہے۔ مذہب ہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف لے کر جاتا ہے اور خدا سے ملاتا ہے اور پھر مخلوق کی خدمت کی توفیق دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان کی وجہ سے مذہب کی وجہ سے آپ مخلوق کی خدمت کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم یہی پیغام دینا چاہتے ہیں کہ مختلف مذاہب کے ہونے کے باوجود ہم اکٹھے مل کر سوسائٹی کے امن کے لئے کام کرنا چاہتے ہیں تاکہ لوگوں کے یہ شکوک دور ہوں کہ دو مذاہب اکٹھے نہیں رہ سکتے، اکٹھے کام نہیں کر سکتے۔

اس پر صدر پارلیمنٹ نے کہا کہ ہم اسی مقصد کے لئے یہاں ہیں تاکہ مل کر کام کریں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ہمیں آپ کے یہاں آنے سے خوشی ہوئی ہے۔ ہماری مساجد سب کے لئے کھلی ہیں۔

۞...... ویلنسیا میں حکومت سپین کے نمائندہ Luis Santamaria نے عرض کیا کہ میں خلیفۃ المسیح کو ویلنسیا صوبہ کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ جو گفتگو یہاں ہوئی ہے مَیں اس سے بالکل متفق ہوں کہ مذاہب آپس میں مل کر امن کا قیام کریں اور جو سب مذاہب کا ایک کامن (Common) مقصد ہے کہ امن، سلامتی، محبت

اور بھائی چارہ اُس کو حاصل کریں۔

❁...... مسجد والے علاقہ سے ایک بزرگ آدمی آیا ہوا تھا۔ جس کو علاقہ والے اس کی شرافت کی وجہ سے ''جج آف پیس'' کہتے ہیں۔ انہوں نے بھی حضور انور کی آمد کا شکریہ ادا کیا۔

❁...... مسجد سے چھ کلومیٹر دور آباد قصبہ Liria کے میئر Manuel Izquierdo بھی آئے ہوئے تھے۔ موصوف نے بتایا کہ ان کے قصبہ کی آبادی 24 ہزار ہے جس میں سے سات ہزار مسلمان ہیں اور انہوں نے اپنے دو سینٹر بنائے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ مراکش وغیرہ سے ہیں۔ ایک تو یہ معاشرہ میں مدغم نہیں ہوتے۔ پھر ان کے مسائل ہیں یہ اپنی عورتوں اور بچوں کے حقوق نہیں دیتے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا معاشرہ میں، سوسائٹی میں مل جل کر رہنا چاہیے اور Integration ضروری ہے۔ ہم لوگ سوسائٹی میں مدغم ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ دوسرا ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ عورتوں اور بچوں کے حقوق دے۔ آپ ایسی چیز کسی احمدی میں نہیں دیکھیں گے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے عورتوں اور بچوں کو ان کے حقوق دیں۔

مسجد بیت الرحمٰن کے افتتاح کی مناسبت سے خصوصی استقبالیہ تقریب میں مہمانوں کی شرکت

ملاقات کا یہ پروگرام قریباً سوا سات بجے تک جاری رہا۔ دیگر بہت سارے مہمان پہلے سے ہی مارکی میں اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور ملاقات کے اس پروگرام میں شامل مہمان مارکی میں تشریف لے آئے۔ جہاں تقریب کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم ملک طارق محمود صاحب مبلغ سلسلہ سپین نے کی اور اس کا سپینش زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب نے اپنا استقبالیہ تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

مسجد بیت الرحمٰن کے علاقہ کی لیڈی میئر کا ایڈریس

اس کے بعد مسجد کے علاقہ Pobla de Vallbona کی لیڈی میئر Mrs. Maria Del Carmen Contelles نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا مسرور احمد، سپیکر صاحب پارلیمنٹ ویلنسیا، ممبران پارلیمنٹ، میئر صاحبان اور دیگر مہمان جو یہاں حاضر ہیں، مَیں اس علاقہ کی میئر ہونے کے ناطے آپ سب کو اپنے اس علاقہ میں آنے پر خوش آمدید کہتی ہوں۔ مَیں جماعت احمدیہ اور خصوصاً جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے آج ہمیں مدعو کیا ہے۔

جماعت احمدیہ جو آج ساری دنیا میں امن و سلامتی اور بین المذاہب بھائی چارہ قائم کرنے میں کوشاں ہے، کی بنیاد ایک چھوٹے سے گاؤں میں رکھی گئی تھی۔ آپ کی جماعت نے سپین میں 1946ء میں اپنے کام کا آغاز کیا اور 1979ء میں آپ ویلنسیا آئے۔ آپ کے بہت سے بچے ویلنسیا میں ہی پیدا ہوئے ہیں۔ ویلنسیا کے اس علاقہ میں بھی مختلف مذاہب اور مختلف عقائد رکھنے والے لوگ رہائش پذیر ہیں۔ یہاں کے ہر باسی کو عزّت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور مختلف نظریات اور تہذیبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا یہاں رہنا ہمیں مختلف جگہوں پر متعارف کروانے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

موصوفہ نے کہا: ہر ایک کے لئے ہمارے دروازے کھلے ہیں۔ بارہ سال سے جماعت احمدیہ کی ہمسائیگی ہمیں حاصل ہے۔ ہم پیار و محبت سے یہاں رہتے ہیں اور ایک دوسرے کے ہاں آتے جاتے رہتے ہیں۔ ہمارے بچے ایک ہی سکول میں جاتے ہیں اور ہم سب برابر کے شہری ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ ہمارا باہمی پیار و محبت آئندہ کے لئے ایک مثال بن جائے۔ مَیں آخر پر تمام مہمانوں کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتی ہوں۔

Cantabria کے نیشنل ممبر پارلیمنٹ کا ایڈریس

بعد ازاں علاقہ Cantabria سے تعلق رکھنے والے نیشنل ممبر پارلیمنٹ Hon. Jose Maria Alonso نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

سب سے پہلے میں جماعت احمدیہ کا اور خصوصاً جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے مسجد کے افتتاح کے اس مبارک موقع پر مدعو کیا جو کہ خدا کا گھر ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ میں یورپین پارلیمنٹ میں اسلام کی پُرامن تعلیمات کے بارہ میں لیکچر کے بعد خلیفۃ المسیح سے دوبارہ مل رہا ہوں۔ اس ملاقات سے ہمارے دوستانہ تعلقات ترقی پذیر ہوں گے اور ہم پہلے سے بڑھ کر ایک دوسرے کے بارہ میں جان سکیں گے۔ ہم سب برابر ہیں، ہم مسلمان اور عیسائی اسی خدا پر ایمان لاتے ہیں جو حضرت ابراہیمؑ، حضرت یعقوبؑ اور حضرت اسحاقؑ کا خدا ہے۔ ہمیں مل کر کام کرنا ہوگا اور جیسا کہ نئے پوپ صاحب نے بھی کہا ہے کہ ہم مذہبی بھائی ہیں اور ہمیں امن کی راہ میں مل کر کوششیں کرنا ہوں گی۔ مذہبی رہنماؤں کو امن اور پیار و محبت کے فروغ پر زور دینا چاہیے اور سیاستدانوں کو بھی یہ اعلیٰ مثال پیش نظر رکھنی چاہیے۔

حکومت سپین کی نمائندہ سول گورنر کا ایڈریس

اس کے بعد صوبہ ویلنسیا میں حکومت سپین کے نمائندہ سول گورنر D.Luis Santa Maria نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مَیں اس مسجد کی مبارکباد خلیفۃ المسیح کو پیش کرتی ہوں جس کا افتتاح گزشتہ جمعہ کے روز عمل میں آیا۔

ہم عیسائی ہیں اور ابھی ہم نے ایسٹر منایا ہے جس کی دعاؤں میں امن اور رحم و کرم کا بکثرت ذکر ملتا ہے جو کہ ہمارے مذہب کی بنیاد ہے۔ پوپ صاحب نے بھی یہی کہا ہے کہ غریب آدمی کی مدد کرنی چاہیے۔ اس سے ملتے جلتے الفاظ خلیفۃ المسیح نے اپنے گزشتہ خطبہ جمعہ میں بیان فرمائے جب خلیفۃ المسیح نے اسلام کی امن پسندی کی تعلیم بیان فرمائی اور یہی سوچ آئندہ بین المذاہب باہمی آہنگی اور امن اور بھائی چارہ، اخوت و محبت کے قیام میں مدد دے گی۔

قابل صد احترام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب!

سپین اور ویلنسیا ہر جگہ ایک ہی وقت میں عیسائی، یہودی اور مسلمان مل کر رہے ہیں۔ یہ تمام قومیں یہاں آباد ہیں۔ ہمارا قانون مرد اور عورت کی عزّت پر زور دیتا ہے اور یہ ہماری اعلیٰ اقدار ہیں۔ جن لوگوں کی ایسی سوچ اور ارادے ہیں ان کو ہم خوش آمدید کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ معاشرے میں امن و سلامتی قائم کرنے والے ہیں۔ اللہ ہمیں امن کے قیام میں کامیابی دے۔

ویلنسیا کی صوبائی پارلیمنٹ کے صدر کا ایڈریس

بعد ازاں صوبائی پارلیمنٹ ویلنسیا کے صدر D.Juan Cotino نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب! یہ مسجد جس کے بنانے میں آپ نے بے حد محنت کی ہے، بے حد خوبصورت ہے۔ مَیں یہاں موجود مختلف مذاہب کے نمائندوں کو سلام پیش کرتا ہوں۔ کیونکہ ہم یہاں رحیم و رحمان خدا کے نام پر اکٹھے ہوئے ہیں جو کہ عیسائیوں کے لئے باپ خدا ہے، بیٹا خدا ہے اور روح القدس ہے۔ لیکن ہے ایک خدا۔ سو اگر خدا نے ہم سب کو اکٹھا کیا ہے تو یہ ایک نیک شگون ہے اور اس معاشرہ میں خواہ خدا پر یقین رکھنے والے ہوں یا دہریہ ہوں سب کو امن کی ضرورت ہے اور میرا خیال ہے کہ ہم سب یہاں اسی طرح کا ماحول بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم سب گویا اللہ تعالیٰ کے بچے اور اہل و عیال ہیں۔ مجھے مدعو کرنے کا بہت بہت شکریہ! امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب! ہمارے درمیان خود بنفس نفیس تشریف لانے کا بہت بہت شکریہ! اور آپ سب شاملین کا بھی بہت شکریہ!

اس کے بعد 7 بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈائس پر تشریف لائے اور خطاب فرمایا:

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع استقبالیہ بمقام بیت الرحمٰن (ویلینسا سپین) مؤرخہ 3/اپریل 2013ء

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام مہمانان کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔

اس کے بعد فرمایا: قبل اس کے کہ میں اس مسجد کے افتتاح کے متعلق کچھ کہوں، مَیں آپ سب مہمانوں کا جن میں سے اکثر غیر مسلم ہیں اس تقریب میں شامل ہونے پر شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ آپ کی تشریف آوری ہمارے لئے خوشی کا باعث ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یورپ اور مغرب میں مسلمانوں اور مذہب 'اسلام' کو خدشات کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور اس مذہب کے پیروکاروں کو جنونی اور انتہا پسند سمجھا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود آپ لوگ اس تقریب میں شامل ہوئے۔ یہ بھی خیال پایا جاتا ہے کہ ایک مسلمان غیر مسلموں کو ناپسند کرتا ہے اور انہیں بات چیت کے قابل نہیں سمجھتا۔ چنانچہ اسلام اور مسلمانوں کے متعلق اس قسم کے نظریات ہونے کے باوجود آپ کا یہاں موجود ہونا، بالخصوص ایسی تقریب میں جو مسلمان کمیونٹی کی طرف سے ہو اور اس تقریب کا انعقاد ان کی مسجد میں ہو رہا ہو اور یہ ان کی مسجد کے افتتاح کی تقریب، ہو اس میں آپ کا موجود ہونا آپ کی کشادہ دلی کو ظاہر کرتا ہے۔ گو کہ لوگ مختلف اقوام اور مذاہب کی تقاریب میں شامل ہونے کیلئے جمع ہوتے رہتے ہیں لیکن اس کے باوجود آپ کا یہاں آنا قابلِ تعریف ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ممکن ہے آپ لوگ اس تقریب میں اس تجسّس کے ساتھ شامل ہوئے ہوں تا دیکھیں کہ مسلمان کیا کہتے ہیں یا پھر بالعموم مسلمان کس قسم کے لوگ ہیں۔ بہرحال آپ کی یہاں آنے کی جو بھی وجہ ہے، میں آپ کا اس مبارک تقریب کو رونق بخشنے اور اس کے لئے وقت نکالنے پر بہت مشکور ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مذہبی طور پر بھی میرا فرض بنتا ہے کہ میں ان سب لوگوں کا شکریہ ادا کروں جنہوں نے ہماری دعوت کو قبول کیا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو شخص دوسرے شخص شکریہ کا ادا نہیں کرسکتا وہ اپنے خالق کا بھی شکریہ ادا نہیں

کرسکتا۔ اسلام کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص دوسرے انسانوں کے سامنے عاجزی کا اظہار نہیں کرتا اور ان کا شکریہ ادا نہیں کرتا بلکہ صرف خدا کے سامنے ہی عاجزی کا اظہار کرتا ہے اور صرف خدا کا ہی شکر ادا کرتا ہے تو ایسا شخص خدا کے ساتھ بھی مخلص نہیں ہوتا۔ ان چند الفاظ کے ساتھ مَیں ایک مرتبہ پھر کہنا چاہوں گا کہ ہم سب احمدیہ کمیونٹی کے افراد آپ کی تشریف آوری کے لئے آپ کے مشکور ہیں۔ اب مَیں آپ کے سامنے مسجد اور ہمسایوں کے حقوق کے متعلق بعض اسلامی تعلیمات رکھوں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سب سے پہلے تو مَیں ہمسایوں، کونسلرز اور اس شہر کے میئر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں یہاں مسجد تعمیر کرنے کی اجازت دی۔ مَیں یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ یہ مسجد ہماری عبادتگاہ کے ساتھ ساتھ اس علاقہ کی خوبصورتی میں اضافہ کرنے کا ذریعہ بھی ہے کیونکہ دیکھنے والے کی نظر اس عمارت پر آکر ٹھہر جاتی ہے۔ موٹروے پر کار چلاتے ہوئے لوگ بھی اس مسجد کی خوبصورتی کو دیکھ سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک اَور چیز مَیں بتانا چاہتا ہوں کہ کچھ ہمسایوں کو مسجد کی تعمیر کے متعلق خدشات تھے۔ ان کا خیال تھا کہ مسجد کی تعمیر سے علاقہ کا امن اور سکون متاثر ہوگا، سڑکوں پر ٹریفک میں اضافہ ہو جائے گا، لوگ کوڑا کرکٹ پھینکیں گے اور ماحول خراب کریں گے۔ مجھے امید ہے اور یقین ہے کہ ان کے خدشات درست ثابت نہ ہوں گے۔ آپ سب نے دیکھا ہوگا کہ پچھلے کچھ ہفتوں میں اس مسجد میں بہت زیادہ کام ہوا ہے۔ بہت سے لوگ یہاں اکٹھے ہوتے رہے۔ کافی مقدار میں کھانا پکایا جاتا رہا اور کافی لوگ یہاں کھانا کھاتے رہے۔ لیکن میرا خیال ہے یہ ہمسایوں کیلئے باعثِ تکلیف نہیں ہوا ہوگا۔ کم از کم مَیں نے تو اس علاقہ میں کسی قسم کا کوئی گند نہیں دیکھا۔ سوائے اس کے کہ ان دنوں کونسل کی طرف سے کوڑا اکٹھے کرنے والے ٹرکوں کو کچھ زیادہ کام کرنا پڑا ہوگا کیونکہ انہیں معمول سے زیادہ کوڑے کے بیگز اُٹھانے پڑے ہوں گے۔ اس پر بھی مَیں ان سے معذرت چاہتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سچے مسلمان کو اس کا مذہب واضح طور پر بتاتا ہے کہ صفائی اس کے مذہب کا ایک حصہ ہے۔ نہ صرف ظاہری صفائی کا حکم دیا گیا ہے بلکہ اندرونی طور پر بھی مکمل صفائی کی نصیحت کی گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نئے سال کے آغاز میں جب زیادہ تر لوگ نیا سال رات بھر پارٹیاں کر کے مناتے ہیں، ہم لوگ مقامی انتظامیہ کی سڑکیں صاف کرنے میں مدد کرتے ہیں اور انتظامیہ کو افرادی قوت مہیا کرتے ہیں تا کہ وہ ان پارٹیوں کے بعد صفائی کرسکیں۔ ہم یہ اس لئے کرتے ہیں کہ ہمارے مذہب نے ہمیں اس طرح کرنے کا حکم دیا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے ہمسایوں کی مدد کریں اور یہ بات یقینی بنائیں کہ ان کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہمسایوں کے ساتھ تعاون کرنے اور ان کی مدد کرنے کی مسلسل تاکید کی ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تاکید اس قدر کی گئی کہ بسا اوقات مجھے گمان ہوتا کہ اللہ تعالیٰ ہمسایوں کو وراثت میں حصہ دار بنادے گا۔ تو ہمسایوں کا خیال رکھنے کو اس حد تک اہمیت دی گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سپینش لوگوں کی ایک اور بات کی مَیں بہت تعریف کرتا ہوں کہ وہ صفائی پر بہت زور دیتے ہیں۔ سپینش عورتیں نہ صرف گھروں کی صفائیاں کرتی ہیں بلکہ اپنے گھروں کے باہر بھی سڑکوں کی صفائی کرتی ہیں۔ یہاں گزرتے ہوئے مَیں نے خود عورتوں کو گھروں کے سامنے والے حصوں کی صفائی کرتے دیکھا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں کہ اس مسجد کے ہمسایوں کو مسجد کی تعمیر کے بعد صفائی کے معیار اور اس علاقہ میں لوگوں کی تعداد میں اضافہ کے متعلق شاید کچھ تحفظات ہوں لیکن مَیں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم آپ کو شکایت کا موقع نہیں دیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمسایوں کی بات ہو رہی ہے اس لئے مَیں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ہمسایہ کی کیا تعریف ہے؟ صرف آپ کے ساتھ والا گھر ہی آپ کا ہمسایہ نہیں ہے بلکہ دونوں اطراف میں سو سو گھروں کے فاصلہ تک کے رہائشی آپ کے ہمسائے ہیں۔ ٹرین، کار یا بس میں آپ کے ساتھ سفر کرنے والا بھی آپ کا ہمسایہ ہے۔ یہاں تک کہ آپ کے ساتھ کام کرنے والا شخص بھی آپ کا ہمسایہ ہے۔ اس لحاظ سے ہمسایہ کی تعریف بہت وسیع ہے۔ ہمیں یہ بات سکھائی گئی ہے کہ ہم کوئی ایسا کام نہ کریں جس کی وجہ سے ہمسایہ کو تکلیف ہو۔ اس لئے ہم یہاں آپ لوگوں کو تکلیف دینے کے لئے نہیں آئے بلکہ آپ کی خدمت کرنے کے لئے آئے ہیں۔ ہم اپنی کمیونٹی کو آپ لوگوں کا حصہ بنانے آئے ہیں۔ آپ لوگوں کی سرگرمیوں میں ہاتھ بٹانے آئے ہیں اور آپ لوگوں کے ساتھ ہنسی خوشی رہنے کے لئے آئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج جماعتِ احمدیہ کا دو سو سے زیادہ ممالک میں قیام ہو چکا ہے۔ ہم جہاں بھی جاتے ہیں وہاں 'محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں' کا پیغام پھیلاتے ہیں۔ ہم ہر ایک کو یہی تبلیغ کرتے ہیں کہ لوگوں کے ساتھ پیار اور محبت کے ساتھ پیش آئیں۔ ہمارے کسی بھی فعل سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچنی چاہئے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں سے ایک حدیث ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حقیقی مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے ہر امن پسند شخص محفوظ رہے۔ اس لئے ہم سب احمدی ان تعلیمات کے مطابق چلنے کی کوشش کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ساری دنیا ان تعلیمات کے مطابق چلے۔ یعنی رنگ و نسل اور عقیدہ سے بالا ہو کر دوسرے انسانوں کے ساتھ مل کر امن و آشتی کے ساتھ رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآنِ کریم نے ہمیں سکھایا ہے کہ ہمیں صرف خدا تعالیٰ کے حقوق ہی ادا نہیں کرنے بلکہ انسانوں کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں۔ ہمیں تمام معاملات میں حقیقی انصاف پسندی کا مظاہرہ کرنا ہے کیونکہ ناانصافی کر کے آپ اپنے آپ کو خدا سے دور کر لیتے ہیں۔ مثلاً قرآن کریم ہمیں سکھاتا ہے کہ اگر ہمیں اپنے خلاف، اپنے والدین، اپنے قریبی عزیزوں یا اپنے پیاروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دینی چاہئے۔ ہم تب ہی حقیقی مسلمان کہلاسکیں گے جب ان تعلیمات کے مطابق زندگیاں گزارنے والے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآنِ کریم اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو تفصیل کے ساتھ بتانے کا وقت نہیں ہے۔ تاہم مختصر طور پر یہ ذکر کر دیتا ہوں کہ آج کل اسلام کو غلط رنگ میں پیش کیا جارہا ہے اور اسلام کو ایک جارحیت پسند مذہب سمجھا جارہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کا یہ غلط تصور چند شدت پسند مسلمانوں نے پیش کیا ہے۔ لیکن رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور میں اور آپ کے بعد آپ کے چار سچے خلفاء کے دَور میں کبھی کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا جب مسلمانوں نے جنگ میں ابتدا کی ہو یا پھر کسی قسم کی جارحیت کا مظاہرہ کیا ہو۔ بلکہ انہوں نے اپنا وقت انسانیت کی خدمت کے لئے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ کے پُرامن پیغام کو پھیلایا۔ مسلمانوں کو جنگ کی اجازت صرف اس وقت دی گئی جب مسلمانوں پر ظلم کئے گئے اور مکّہ میں انہیں ان کے گھروں سے نکالا گیا اور انہیں مدینہ کی طرف ہجرت کرنا پڑی اور مدینہ تک ان کا پیچھا کیا گیا اور وہاں بھی ان پر حملہ کیا گیا تو تب مسلمانوں کو حق دیا گیا کہ وہ اپنا دفاع کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآنِ کریم فرماتا ہے کہ ہم نے آپ کو جنگ کرنے کی اجازت صرف اس لئے دی ہے کہ اگر آپ ان کا مقابلہ نہ کریں گے تو کوئی بھی عبادتگاہ خواہ وہ کلیسا ہو یا یہودیوں کا معبد خانہ ہو، یا مسجد ہو یا کوئی مندر ہو وہ ظالموں سے نہیں بچ پائے گی۔ تو اس اجازت سے صرف اسلام اور مسجد کی حفاظت نہیں کی گئی بلکہ اس حکم کے ذریعہ سے دیگر مذاہب اور دیگر عبادتگاہوں کو بھی حفاظت مہیا کی گئی ہے۔ اس لئے سچے مسلمانوں نے جنگ کے دوران کبھی بھی دوسرے مذاہب کی عبادتگاہوں کو نقصان نہیں پہنچایا۔ دفاع کرنے کے لئے جنگ کی اجازت صرف اس صورت میں دی گئی جب لوگوں نے حکومت کے خلاف سازشیں کیں اور ملک کے لئے ایک خطرہ بن گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں نے آج جو بھی آپ کے سامنے رکھا وہ اسلام کی حقیقی تعلیم ہے۔ جس طور پر تاریخ کا ذکر کیا گیا ہے اس میں سے کچھ باتوں کے متعلق آپ میں سے بعض لوگ شاید میرے ساتھ اتفاق نہ کریں لیکن اس کی وجہ یہی ہے کہ بعض تاریخ دانوں اور مستشرقین نے تاریخ کو غلط رنگ میں ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ اور ایسے لوگوں نے تاریخ اور سچائی کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مسلمان حکومتیں کبھی بھی غلط نہیں ہوئیں اور انہوں نے اپنے ممالک میں یا ہمسایوں کے ساتھ کبھی کوئی لڑائی نہیں کی۔ لیکن ہمیں ایسے مواقع بھی دیکھنے کو ملتے ہیں جب غیر مسلم حکومتوں نے مسلمانوں سے ایسا ہی (ظالمانہ) سلوک رکھا اور تاریخ اس پر گواہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہر حال قطع نظر اس بحث کے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ مسجد بھائی چارہ اور ہم آہنگی کی جگہ کے طور پر تعمیر کی گئی ہے۔ جو کوئی بھی یہاں نیک نیتی کے ساتھ آئے گا اس کے لئے اس مسجد کے دروازے ہمیشہ کھلے ہوں گے۔ اس مسجد کا نام 'مسجد بیت الرحمان' رکھا گیا ہے جس کا مطلب ہے کہ یہ ایسے خدا کا گھر ہے جو رحمان ہے۔ یعنی جو اپنی مخلوق کیلئے بغیر کسی شرط کے مہربان ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری کمیونٹی جنہوں نے یہ مسجد تعمیر کروائی ہے آپ کو یقین لاتی ہے کہ ہم ہمیشہ ان لوگوں کی خدمت اور مدد کریں گے جن کے ساتھ ہم رہتے ہیں۔ اور ہماری کمیونٹی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرے گی تا کہ ہم رحمان خدا کے ہر ممکن فضل کو جذب کرنے والے بن سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آخر پر ایک مرتبہ پھر میں آپ سب کا اس تقریب کو رونق بخشنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میری دعا ہے کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان اتحاد اور تعلق بڑھتا چلا جائے۔

آپ سب کا شکریہ۔

تقریب کے شرکاء

خطاب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد جملہ مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

آج کی اس تقریب میں ایک سو بیس کے قریب سپینش مہمان شامل ہوئے۔ ان مہمانوں میں صوبہ ویلنسیا (Valencia) کی صوبائی پارلیمنٹ کے صدر Juan Cotino صاحب، صوبہ ویلنسیا میں حکومت سپین کی نمائندہ Luis Santamaria صاحب، تین نیشنل ممبران پالیمنٹ، جنرل ڈائریکٹر فارسٹیزن شپ Sar. Herminia Palomar ویلنسیا میں پولیس کے چیف ہیڈ، پانچ علاقوں کے میئر (Mayor) ایک علاقہ کے ڈپٹی میئر، مسجد کے علاقہ Vallbona سے تعلق رکھنے والے گیارہ کونسلرز، صوبہ ویلنسیا میں سپینش گورنمنٹ کے سابق نمائندہ، سابق سیٹزن شپ ڈاریکٹر، ویلنسیا ریجن کے کلچر سیکرٹری، ویلنسیا میں مسلمان کمیونٹیز کے ڈائریکٹر، مسلمان کمیونٹیز کے نمائندے، اسلامک مسلم سینٹر ویلنسیا کے ہیڈ، رشین آرتھوڈوکس سینٹر کے ہیڈ، چھ ڈاکٹرز حضرات، دو پروفیسرز، اس کے علاوہ وکلاء، ریفیوجی سینٹر کے ایک افسر، حکومتی پارٹی (Popular Party) کے بعض افراد، Catholic Priests، اس کے علاوہ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے احباب اور مسجد کے اردگرد کے علاقہ میں آباد بعض ہمسائے بھی شامل تھے۔

کھانے کے پروگرام کے بعد یہ تمام مہمان حضرات باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاس آتے، حضور انور ان سے گفتگو کرتے اور یہ شرف مصافحہ حاصل کرتے اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پاتے۔ سبھی بے حد خوش تھے۔ اور حضور انور سے مل کر ان کے چہرے خوشی سے کھل اٹھتے تھے۔ آخر پر ممبران پارلیمنٹ اور بعض سرکردہ مہمانوں کے ایک گروپ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک گروپ فوٹو بھی بنوائی۔

جماعت احمدیہ سپین نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی مرتبہ اتنے بڑے پیمانے پر اس تقریب کا انتظام کیا تھا جس میں حکومت کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان بڑی تعداد میں شامل ہوئے اور ان سب تک اسلام کا حسین پیغام پہنچا اور پھر سبھی نے بہت اچھے رنگ میں اپنے دلی جذبات اور تأثرات کا اظہار کیا۔

اس پروگرام کے بعد 9 بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''مسجد بیت الرحمٰن'' میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد 9 بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

مہمانوں کے تأثرات

بعض مہمانوں نے اپنے جن تأثرات کا اظہار کیا ہے وہ ذیل میں درج ہیں۔

❁...... **صوبہ والنسیا کی صوبائی اسمبلی کے سپیکر جن کو یہاں پریذیڈنٹ کہا جاتا ہے۔** ان کی طرف سے پہلے یہ پیغام ملا کہ وہ مصروف ہیں اور ان کا آنا مشکل ہے۔ وہ اپنی کسی حکومتی میٹنگ میں یہاں ویلنسیا سے 360 کلومیٹر دُور میڈرڈ میں تھے لیکن پھر وہ کوشش کر کے پہنچ گئے اور آتے ہی کہا کہ میں کم وقت لے کر آیا ہوں۔ جلدی چلا جاؤں گا۔

چنانچہ جب وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملے اور باتیں ہوئیں تو ان کی کایا پلٹ گئی۔ پھر وہ آخر تک پروگرام میں شامل رہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ جب کھانا پیش کیا جارہا تھا تو کھانا پیش کرنے والا جب ان سے پوچھتا کہ آپ کیا لیں گے؟ تو وہ جواب دیتے کہ جو چیز خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کھائیں گے میں نے وہی کھانا ہے اور ڈرنک بھی وہی پینا ہے جو خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پئیں گے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شخصیت سے بہت متاثر ہوئے۔ اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

❁......**محترم خوسے ماریا آلونسو صاحب (Jose Maria Alonso) جو کہ کاتابریا سے ممبر آف پارلیمنٹ ہیں، نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا:** آج کی ملاقات نے مجھ پر وہی روحانی اثر چھوڑا ہے جو یورپین پارلیمنٹ میں ہونے والی ملاقات کے بعد میرے دل نے محسوس کیا تھا۔ میں جب بھی کسی احمدی سے ملتا ہوں یہی میرا تاثر ہوتا ہے کہ ایک امن پسند اور امن کا پرچار کرنے والے آدمی سے مل رہا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ یہ مسجد بہت سی غلط فہمیوں کے تدارک کا ذریعہ ثابت ہوگی۔

[redacted]

❁......**موریسا شہر کی ممبر آف پارلیمنٹ آنزیبل ماریا دولوریس (Maria Dolores) نے اپنے جذبات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:** آپ کے خلیفہ (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی بارعب اور پرکشش شخصیت نے مجھے اپنا گرویدہ کر لیا ہے۔ آپ کے افکار جو امن پسندی کی ترویج سے متعلق ہیں مجھے بہت پسند آئے ہیں نیز آپ کا خطاب بہت پُرمغز تھا۔

❁......**محترم پپ بوادیس صاحب (Pep Boades) جو کہ پادری ہیں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** میرے خیال میں آج کا خطاب انتہائی بامعنی اور پرمعارف تھا۔ اس خطاب میں آپ کی جماعت کے امام (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے ہمسایوں کے حقوق کا بڑے خوبصورت اور دلکش انداز میں ذکر کیا ہے۔

❁......**بالنسیا میں رشین آرتھوڈکس چرچ کے پادری سیرخیو سورانڈیو (Sergio Sorandeev) صاحب نے حضور انور کے خطاب کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** خدا پر یقین رکھنے والے اور امن پسند ہر انسان کو امن کا پیامبر ہونا چاہئے اور آپ کے امام میں مَیں نے یہی خوبی دیکھی ہے جو آپ کے خطاب سے عیاں ہوتی ہے۔

❁......**جناب (Antonio Resello) آنتونیو رے سے یو صاحب** جو کہ ایک سابق پادری ہیں اور جماعت سے ان کا کافی پرانا تعارف ہے۔ مسجد بننے سے پہلے یہاں کئی بار آچکے ہیں۔ بلکہ پیدرو آباد میں بھی جاکر ہمارے ایک جلسہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ دو سال بعد اب جب آئے تو مسجد کو دیکھ کر کافی حیران اور متاثر ہوئے اور کہا کہ میرے خیال میں مسجد کا جو نقشہ تھا یہ مسجد تو اس سے بھی بڑھ کر خوبصورت اور حیران کن ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ہمارے اور پروگراموں میں بھی شامل ہو چکے ہیں لیکن اس پروگرام میں شامل ہونا ان کیلئے بہت اعزاز کی بات تھی کیونکہ اتنی زیادہ اتھارٹیز کی موجودگی بتا رہی ہے کہ آپ لوگوں نے بہت محنت کی ہے اور اتنے زیادہ مختلف مذاہب کی موجودگی بھی ان کیلئے حیران کن تھی۔ انہوں نے ہماری جماعت کے عہدیداران کو بہت مبارکباد دی اور آئندہ بھی جماعت سے تعلق رکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

❁......**محترمہ Rocio Lopez صاحبہ، ممبر آف پارلیمنٹ Toledo نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** برسلز میں حضور انور سے ملاقات انتہائی خوشگوار اور روحانیت سے بھرپور رہی۔ اب ایک مرتبہ پھر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب سے ملنے کا موقع ملا اور حضور انور کو میں نے امن کا پیامبر پایا۔ عزت مآب سے پھر سے مل کر میں بہت متاثر ہوئی اور ہمارا بالنسیا آنا انتہائی مفید رہا۔ حضور انور نے جو اپنی تقریر میں فرمایا میں اس سے بلکل متفق ہوں کیونکہ میں دیکھتی ہوں کہ آپ ہمیشہ سماجی امن کے قیام اور انسانی حقوق کو دوبارہ سے قائم کرنے کے لئے موقعوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اور یہ وہ چیز ہے جس کی ہمارے معاشرے کو اشد ضرورت ہے۔ میں پھر آپ کو اس بات کا یقین دلانا چاہتی ہوں کہ میں آپ کے ان ساتھیوں کے ساتھ ہوں جن پر محض ان کے دین کی وجہ سے ظلم کیا جاتا ہے۔

میری خواہش ہے کہ آپ کی اس مسجد سے امن و محبت کی شعاعیں نکلیں جس کی ہمیں اشد ضرورت ہے۔ میں یہ دیکھ کر بھی حیران ہوئی ہوں کہ کس طرح یہ کمیونٹی نہ صرف مذہبی پروگرامز میں مصروف عمل ہے بلکہ ذہنی نشوونما جیسے امور میں بھی پیش پیش ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس مسجد میں ایک لائبریری بھی قائم کی گئی ہے جس سے مجھے اس بات کا اندازہ ہوا ہے کہ آپ اپنے ممبران میں علمی رجحان قائم رکھنے کے خواہاں ہیں۔

مَیں اس بات کی بھی گواہی دیتی ہوں کہ آپ کے ممبران جماعت میں وفا کے اعلیٰ نمونے دیکھنے کو ملتے ہیں۔ خاص طور پر منصور اور قمر صاحب کا تبلیغی انداز ہی ایسا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ آپ کی جماعت میں ہر چیز خدا کے گرد گھومتی ہے اور خدا ہی سے آپ طاقت و ہمت حاصل کرتے ہیں۔ آپ ہمارے لئے ایک اعلیٰ نمونہ ہیں۔ آپ کی مہمان نوازی کا شکریہ۔

❁......**علاقہ لا پوبلا دے بائی بونا کی میئر خاتون کارمین کونتے لیس (Carmen Contelles) صاحبہ** (جو کہ لا پوبلا دے بائی بونا کی میئر ہیں) نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: آج کے اس پروگرام اور خلیفۃ المسیح کے خطاب کے بعد میں سمجھتی ہوں کہ ہم تمام لوگوں کا مقصد یہی ہونا چاہئے کہ کسی طرح پرامن ماحول قائم کر سکیں، خواہ ہمارا مذہب کچھ بھی ہو۔ ہمیں دوسرے مذاہب اور عقائد کے لوگوں کے ساتھ باہمی محبت و الفت کا تعلق رکھنا چاہئے۔

❁......**محترم خوسے ماریا صاحب (Jose Maria) جو کہ علاقہ لا پوبلا دے بائی بونا کے ایک کونسلر ہیں اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** حضور کا خطاب انتہائی اطمینان بخش اور مختلف خیالات کے لوگوں کو باہم متحد کرنے والا تھا۔ اور بات بات سے امن و شانتی چھلکتی محسوس ہوتی تھی۔

❁......**محترم جاؤمے دورا صاحب (Jaume Dura) جو کہ اسائلم سیکرز کی مدد کرنے والی سیارنامی ایک ایسوسی ایشن کے وکیل ہیں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا:** آپ کے امام صاحب کو دیکھنے سے یہ تاثر ملتا ہے کہ یہ ایک عظیم جماعت کے رہنما ہیں۔ خلیفہ کی جماعت کے ساتھ اور جماعت کی خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ وابستگی اور محبت بڑی واضح طور پر نظر آتی ہے۔ خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر بھی بڑی بار بط تھی کہ پہلے مسجد کے ارد گرد کے لوگوں کی بات کی، ان کو تسلی دی پھر بڑے لوگوں کو مخاطب کیا۔ آپ ایک انتہائی پرکشش اور پیاری شخصیت ہیں۔ نیز انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی خواہش بھی ظاہر کی اور پروگرام کے آخر پر حضور انور سے ملاقات بھی کی اور تصویر بنوائی۔

❁......**ماریہ خوسے آگواس Maria Jose Aguas صاحبہ صدر Asociacion Islamica Llum De Llar (اسلامک ایسوسی ایشن Llium De Llar (شعلہ جو موم بتی سے نکلتا ہے)) نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا:**

مسجد دیکھ کر میری روح وجد میں ہے اور ایک نا قابل بیان خوشی ہے جو دل میں موجیں مار رہی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ مسجد بہت سارے مسلمانوں کی تربیت کا ذریعہ بنے گی۔

❁......**کارمین صاحبہ (Carmen) جو مسجد کے قریب ہی رہتی ہیں آج اس پروگرام میں شامل ہوئیں۔ حضور انور کی شخصیت سے بہت متاثر ہوئیں اور اپنے تاثرات کا ذکر کرتے ہوئے کہا:** آپ کے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو پیغام دیا ہے اس نے میرے دل کو موہ لیا ہے۔ خاص طور پر یہ کہ ہم سب کو باہمی ہم آہنگی کی فضا قائم کرنا ہے۔ ہم سب کو اس پیغام کی قدر کرنی چاہئے۔

❁......**لوئیس سانتا ماریا صاحب (Luis Santa Maria) جو النسیا کے رہنے والے ہیں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** میرا یہ تاثر ہے کہ آج میں ایک خدا کے بندے سے ملا ہوں۔ ایک ایسی شخصیت سے جس کی موجودگی سے ہی امن کی تعلیم چھلکتی ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ اس مسجد سے بھی ہر شہری کو یہی پیغام ملتا رہے گا۔

❁......**پیپے مونیوس صاحب (Pepe Munoz) جو کہ یہاں جماعت کے پرانے دوست ہیں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** جب ہم آپ کے ابتدائی مبلغین کے واقعات دیکھتے ہیں کہ انہوں نے نا مساعد حالات میں اور جیل کی صعوبتیں برداشت کر کے بھی امن کا پیغام پھیلایا تو ہمیں اس جماعت کی اہمیت کے بارہ میں معلوم ہوتا ہے اور ہمارے دل میں اس جماعت کی عزت اور قدر بڑھ جاتی ہے۔

❁......**جناب Mr. Leandro (لے آندرو) صاحب:** یہ مسجد والے محلے کی ایسوسی ایشن کا سابق صدر ہے۔ اس نے کبھی مسجد کی مخالفت نہیں کی۔ بلکہ مسجد کی مخالفت کرنے والوں کو بے وقوف کہا کرتا تھا۔ اب Reception پر آئے تو مسجد کی خوبصورتی دیکھ کر کہا کہ میری رائے پہلے ہی آپ لوگوں کے بارہ میں مثبت تھی اور اب تو اسے مزید تقویت ملی ہے اور حضور انور سے ملاقات کے بعد کہا کہ آپ ایک بہت معزز شخصیت ہیں۔ مجھے حضور سے مل کر ایک الگ سی خوشی محسوس ہو رہی ہے۔

❁......**Mr. Vicente Roca جو کہ مسجد کے ساتھ والے پلاٹ میں رہائش پذیر ہیں، نے حضور انور سے ملاقات کے بعد کہا کہ** حضور سے ملنا میرے لئے بہت عزت کا باعث ہے۔

❁......**جناب Javier Palomar (خابییر پالومار)** یہ ہمارا وہ ہمسایہ ہے جو مسجد کی مخالفت والے گروپ کا سیکرٹری تھا۔ لیکن ہمارے مبلغ انچارج کا اس سے مسلسل رابطہ رہا ہے۔ اب جب وہ Reception والے پروگرام میں آیا تو حضور انور کے خطاب میں ہمسایوں کے بارہ میں اسلامی تعلیمات سن کر بہت متاثر ہوا اور اس کا مخالفانہ رویہ ختم ہو گیا۔ حضور انور سے ملاقات اور دعوت دینے کا شکریہ ادا کرتا رہا۔

❁......**گرونانک ایسوسی ایشن کے ایک سکھ لیڈر جناب ہردیو سنگھ صاحب تشریف لائے اور اپنے تاثرات درج ذیل الفاظ میں بیان کئے:** مسجد بہت خوبصورت ہے۔ آپ کے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کی تقریر ہمارے لئے ہی نہیں بلکہ یہ ساری دنیا کو دینے والا پیغام ہے۔ آج ہمیں باہمی ہم آہنگی اور اخوت و بھائی چارے کی پہلے سے زیادہ ضرورت ہے۔

❁......**زہرہ صاحبہ جنہوں نے خوسے ماریا فیلیپ ای سارداکی ہدایت پر جو کہ سابق ڈائریکٹر آف کوآپریشن اینڈ سٹیزن شپ ہیں مسجد کے لئے کام کیا تھا اپنے جذبات کا یوں اظہار کیا:** میں نے صرف آج یہ مسجد نہیں دیکھی بلکہ مجھے یہ بھی فخر حاصل ہے کہ مسجد سے پہلے جو ایک چھوٹا سا ہال تھا میں نے تو اس میں بھی نماز ادا کی۔

❁......**خدیجہ خائلہ صاحبہ نے بھی جنہوں نے خوسے ماریا فیلیپ ای سارداسابق ڈائریکٹر آف کوآپریشن اینڈ سٹیزن شپ کی نمائندگی میں کئی دفعہ مسجد کی تعمیر کے تعلق میں میونسپل کمیٹی کی میٹنگز میں شرکت کی، آپ نے کہا:** مجھے فخر ہے کہ اس عظیم مسجد کی تعمیر کیلئے کام کرنے کا مجھے بھی موقع ملا اور یہ نسل بعد نسل میرے لئے ثواب کا باعث ہوگا۔ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔ (باقی آئندہ)

❁......❁......❁......❁......

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرِ انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت عبدالرحمٰن صاحبؓ پٹواری

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 3 مارچ 2010ء میں حضرت عبدالرحمٰن صاحبؓ پٹواری (یکے از 313 صحابہ) کا مختصر ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن صاحبؓ ولد دیدار بخش صاحب ساکن سنور علاقہ پٹیالہ سے تھے۔ آپ زمینداری کرنے کے علاوہ بطور پٹواری بھی ملازم تھے۔ رجسٹر بیعت میں آپ کی بیعت 176ویں نمبر پر درج ہے۔ آپؓ نے 3 مارچ 1890ء کو بیعت کی۔ آپ حضرت میاں عبداللہ سنوری صاحبؓ کے ماموں زاد بھائی تھے۔

حضرت عبدالرحمٰن صاحبؓ نے جلسہ سالانہ 1892ء میں شمولیت کی توفیق پائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ’’ازالہ اوہام‘‘ میں مخلص چندہ دہندگان میں اور ’’آئینہ کمالات اسلام‘‘ میں آپؓ کا نام 82 نمبر پر لکھا ہے۔ ’’کتاب البریہ‘‘ میں بھی پُرامن جماعت کے ضمن میں آپؓ کا ذکر کیا ہے۔

حضرت میاں نور محمد صاحب۔ غوث گڑھ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 4 مارچ 2010ء میں حضرت میاں نور محمد صاحبؓ آف غوث گڑھ (یکے از 313 صحابہ) کا مختصر ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت میاں نور محمد صاحبؓ آف غوث گڑھ (ریاست پٹیالہ) کے زمیندار اور نمبردار تھے۔ والد کا نام ’’رکھا‘‘ تھا حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحبؓ کے ذریعہ احمدیت کا تعارف ہوا۔ رجسٹر بیعت اولیٰ میں 178 نمبر پر آپ کی بیعت کا اندراج ہے۔ 4 مارچ 1890ء کو بیعت کی سعادت پائی۔

حضرت میاں نور محمد صاحبؓ جلسہ سالانہ 1892ء میں شامل ہوئے۔ ’’آئینہ کمالات اسلام‘‘ میں 93 نمبر پر حضور علیہ السلام نے آپؓ کا نام لکھا ہے۔ حضرت اقدس نے ’’تحفہ قیصریہ‘‘ میں ڈائمنڈ جوبلی اور ’’کتاب البریہ‘‘ میں پُرامن جماعت کے ضمن میں بھی آپ کا ذکر فرمایا ہے۔

تاریخ احمدیت میں غوث گڑھ کے ایک اور صحابی کا نام بھی محفوظ ہے یعنی حضرت نور محمد صاحبؓ ولد ہوشناک (بیعت 25 جولائی 1889ء)۔ آپ بھی نمبردار اور زمیندار تھے۔

محترم چودھری محمود احمد چیمہ صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 4 مارچ 2010ء میں محترم چودھری محمود احمد چیمہ صاحب کا ذکر خیر مکرم انور ندیم علوی صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔ قبل ازیں 8 جون 2012ء کے اخبار کے اسی کالم میں آپ کا ذکر خیر کیا جاچکا ہے۔

مضمون نگار لکھتے ہیں کہ مکرم چودھری محمود احمد صاحب چیمہ مربی سلسلہ خاکسار کی بیگم محترمہ کوثر جبیں چیمہ صاحبہ کے سگے ماموں تھے۔ آپ کے والد محترم چودھری عطاء اللہ چیمہ صاحب ایک جہاں دیدہ، علم سے محبت کرنے والے اور پُرجوش داعی الی اللہ تھے۔ انہوں نے بیٹیوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کیا اور اپنی اکلوتی نرینہ اولاد چودھری محمود احمد چیمہ کو خدمت سلسلہ کے لئے وقف کردیا۔ آپ کا ضلع سرگودھا کے علاوہ لیّہ میں بھی زرعی رقبہ تھا مگر اپنے اکلوتے بیٹے کو زمینداری کے کاموں میں اپنا معاون و مددگار بنانے کی بجائے خدمت دین کے لئے وقف کیا۔ چودھری عطاء اللہ چیمہ صاحب اپنے زمینداری امور سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ دعوت الی اللہ میں بھی سرگرم رہتے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر لیّہ سے غیراز جماعت دوستوں کو کافی تعداد میں ساتھ لاتے۔ نئے احمدی ہونے والے احباب کا بہت خیال رکھتے اور ان کی مشکلات کم کرنے کے لئے ہمہ وقت کمربستہ رہتے۔

محترم چودھری محمود احمد چیمہ صاحب 1926ء میں پیدا ہوئے۔ 1945ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوئے۔ 1949ء میں آپ نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کرلیا۔ 1952ء میں ربوہ جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ کی پہلی تقرری وکالت تبشیر میں ہوئی۔ 1955ء میں آپ کو سیرالیون میں مربی سلسلہ کی حیثیت سے بھجوایا گیا۔ قریباً چار سال تک آپ مغربی جرمنی میں بھی خدمت سلسلہ بجالاتے رہے۔ 1977ء سے 1991ء تک انڈونیشیا کے مشنری انچارج کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ جامعہ احمدیہ انڈونیشیا کے پرنسپل بھی رہے۔

جس وقت آپ خدمت سلسلہ کے لئے بیرون ملک تشریف لے گئے۔ اس وقت مالی اور قانونی مشکلات کی وجہ سے مربیان کرام کی جلد جلد آمدورفت ممکن نہ تھی۔ سالہا سال بیوی بچوں سے دور دیار غیر میں گزارنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ آپ بحیثیت واقف زندگی ہمہ تن خدمت سلسلہ میں مصروف رہتے۔ سرگودھا اور لیّہ میں زرعی رقبہ تھا۔ دیکھ بھال کے لئے آپ کی نرینہ اولاد بھی نہ تھی مگر خود کو ان دنیاوی جھمیلوں سے دور رکھا۔ آپ کی چار بیٹیاں ہیں۔ چاروں میں سے کسی ایک کی شادی پر بھی آپ پاکستان نہیں آسکے۔ بچیوں کی شادی کا موقع اور ان کا کوئی سگا بھائی بھی نہ ہو۔ والد خود وطن سے ہزاروں میل دور۔ مگر کمال ہمت اور صبر سے عہد وفا نبھایا۔ اپنے رب پر انتہائی درجے کا توکل اور یقین تھا۔ آپ کی ساری زندگی ’’دین کو دنیا پر مقدم رکھنے‘‘ کی عملی تصویر نظر آتی ہے۔

ہر نماز پر مسجد میں جلد پہنچنا آپ کی عادت تھی۔ وقت کی پابندی کے بارہ میں آپ بہت ہی بااصول تھے۔ بیداری، عبادت، آرام، مطالعہ غرض کھانے اور سونے کے اوقات بھی مقرر تھے۔

آپ نے انڈونیشیا میں خدمت سلسلہ کے دوران تربیتی موضوعات پر ایک درجن سے زائد کتب تصنیف کیں۔ اپنی ذاتی لائبریری میں جماعتی کتب کے علاوہ دوسری بھی کافی کتابیں جمع کر رکھی تھیں۔ بہت ہی کم گو تھے۔ زبانی ڈانٹ ڈپٹ کبھی نہیں کی۔ اگر کسی ضروری امر میں توجہ دلانا مقصود ہوتی تو بعض اوقات گھر میں موجود افراد کو بھی تحریراً آگاہ کرتے۔

2002ء میں آپ انڈونیشیا سے مستقلاً پاکستان آگئے۔ آپ بفضل خدا موصی تھے۔ بیٹیوں کی شادی کے اخراجات اور حصہ جائیداد کی ادائیگی کے بعد قریباً چار لاکھ روپیہ نقد آپ کے پاس تھا جو آپ نے ایک بیٹی کے حوالے کیا۔ رات بھر سوچتے رہے کہ جب زندگی وقف کردی ہے اور اپنی ذات کو گویا بیچ دیا ہوا ہے تو پھر باقی بچا ہوا مال بھی ذاتی استعمال کے لئے نہیں۔ صبح ہوتے ہی اس ساری رقم کا بندوبست کیا اور جب تک خزانہ صدرانجمن میں جمع نہیں کرادیا، طبیعت کو چین نہیں آیا۔ آخری وقت تک صحت بہت اچھی تھی، ہمیشہ سیدھا چلتے نظر آتے۔ پیرانہ سالی کے باوجود چہرہ جھریوں کے بغیر اور کمر خمیدہ نہ ہوئی۔

14 جولائی 2009ء کو آپ کی وفات ہوئی اور اگلے روز بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جولائی 2009ء میں آپ کی خدمات دینیہ کا ذکر فرمایا۔

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 4 مارچ 2010ء میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کا ذکر خیر مکرم فضل احمد شاہد صاحب سابق رکن شعبہ تاریخ احمدیت کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ابتدا سے 30 مئی 1983ء تک اکیلے شعبہ تاریخ میں خدمات بجا لاتے رہے۔ ان کے ساتھ کوئی معاون، کلرک یا مددگار کارکن نہیں تھا۔ مئی 1983ء میں خاکسار کی باقاعدہ تقرری شعبہ تاریخ میں ہوئی۔ اور پھر 17 اگست 1988ء تک مجھے اُن کے ساتھ کام کرنے اور اُن کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ جو کام سپرد کرتے اُس بارہ میں ہر طرح سے رہنمائی بھی فرماتے۔

محترم مولانا صاحب نے جماعتی کاموں کے لئے بیحد محنت کی اور اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر محنت کی۔ نہایت مشکل دَور میں تاریخ احمدیت کی بیس جلدیں شائع کروائیں اور مزید کئی غیرمطبوعہ جلدوں کا مواد جمع کیا۔ کئی دیگر کتب کے مصنف بھی تھے۔ قریباً تمام جماعتی اخبارات و رسائل میں آپ کے مضامین باقاعدگی سے شائع ہوتے۔ عام لوگوں سے لے کر خلیفۂ وقت تک کے لئے ریسرچ کے بے شمار مختلف کام سرانجام دیئے۔ عام اجلاسات سے لے کر مرکزی جلسوں اور اجتماعات تک میں بے شمار تقاریر کیں۔ تبلیغ کا جنون تو تھا ہی لیکن حضرت خلیفة المسیح الرابع کی تحریک دعوت الی اللہ کے بعد آپ نے جمعرات کا دن دعوت الی اللہ کے لئے وقف کردیا تھا۔ کسی بھی وقت آنے والے مہمانوں کا سوال سن کر جواب دینے کے لئے ہمیشہ مستعد رہتے۔ اور ان سب چیزوں کے ساتھ ساتھ پانچوں نمازیں مسجد مبارک میں ادا کرنا بھی روزمرّہ امور میں شامل تھا۔ باقاعدگی سے درس دینا، کبھی نکاح پڑھانا اور کبھی جنازوں کے ساتھ جانا اور تدفین تک ساتھ رہنا۔ ابتلاؤں میں لوگوں کی تسلّی کے سامان کرنا۔ پھر اپنے بیوی بچوں کے حقوق بھی ادا کرنا۔ گویا ایک جہان تھا جو جاری تھا۔

محترم مولانا صاحب خداتعالیٰ کے شکرگزار تھے اور اس کے بندوں کے بھی۔ جب اسیر راہ مولیٰ رہ کر واپس آئے تو کچھ عرصہ بعد آپ کی اہلیہ کا انتقال ہوگیا۔ اس وقت تعزیت کرنے والوں سے کہنے لگے کہ اگر یہ حادثہ اس وقت پیش آتا جب میں جیل میں تھا تو مجھ پر کس قدر قیامت ٹوٹتی اور کیا حال ہوتا۔ گویا خدا کے اس پہلو سے شکرگزار ہیں کہ اس نے ان کی وفات سے قبل جیل سے رہائی عطا کی اور بوقت وفات اپنی رفیقہ حیات کے ساتھ تھے۔ جیل سے واپس آکر آپ خدا کے اُن فضلوں کا ذکر بھی کرتے جو جیل میں انہوں نے دیکھے۔ بندوں کی شکرگزاری والا پہلو بھی بہت نمایاں تھا۔ دوسروں کی بہت حوصلہ افزائی کرتے۔

آپ کی زندگی سادہ تھی اور واقف زندگی ہونے کی وجہ سے قناعت پسند بھی تھے۔ جماعت سے کوئی زائد مطالبہ نہ تھا۔ میرے ذاتی علم کے مطابق دفتر کی سٹیشنری کا بھاری خرچ اپنی جیب سے ادا کرتے۔ اسی طرح خود کئی مرتبہ اظہار فرمایا کہ انہوں نے ذاتی جیب سے ہزارہا روپیہ خرچ کرکے ذاتی کتب خریدیں جنہیں لائبریری کی زینت بنادیا۔

آپ خلافت کے فدائی تو تھے ہی لیکن مربیان اور سلسلہ کے بزرگان کو بھی بہت احترام کی نظر سے دیکھتے اور اس کا اظہار زبانی اور تحریری ہردو طریق سے ہوتا۔ خدام سلسلہ کو ’’اللہ کے شیر‘‘ کہہ کر پکارتے۔

مٹی کے پیالہ میں شکر کا شربت

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 4 مارچ 2010ء میں مکرم ناصر احمد خالد صاحب کے قلم سے ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

کچھ عرصہ قبل پاکستان کے مشہور وکیل، ادیب اور نقاد اعجاز بٹالوی وفات پاگئے جو مشہور مؤرخ اور ادیب ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی کے چھوٹے بھائی تھے۔ ڈاکٹر صاحب 1931ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری تھے جبکہ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ صدر تھے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم، حضرت چوہدری صاحبؓ اور ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب بے تکلف دوست تھے۔ چنانچہ چوہدری صاحب کی وفات پر BBC سے ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی نے ہی پروگرام پیش کیا تھا۔ 1928ء سے 1933ء تک میرے دادا حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب، امام مسجد فضل لندن تھے اور اسی عرصہ میں تینوں راؤنڈ ٹیبل

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 23 جنوری 2010ء میں شامل اشاعت مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب کے کلام سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

وادیٔ بطحا سے نکلا اک کریم ابن کریم
شاہکار دستِ قدرت نعمت رب رحیم
ہیں زمین و آسماں شاہد کہ ہے اس کا وجود
ہر دو عالم پر خدا کا ایک احسانِ عظیم
حُسن و احساں میں ہے جس کی ذات بحرِ بیکنار
جاری و ساری ہے اس کا تا ابد فیضِ عمیم
اس کی ہو کامل ثناء شبّیر یہ ممکن نہیں
’’شانِ احمد راکہ داند جز خداوند کریم‘‘

کانفرنس لندن میں ہوئیں۔ ڈاکٹر صاحب اس وقت لندن میں طالب علم تھے اور وہ بھی اکثر مسجد آتے تھے۔

اعجاز بٹالوی کی وفات پر میں ان کے گھر تعزیت کے لئے گیا تو اُن کے بیٹے سلمان بٹالوی سے تعارف کے بعد میں نے انہیں بتایا کہ میں بٹالہ کے قریب واقع قادیان کا رہنے والا ہوں۔ وہ کہنے لگے کہ ان کے دادا جان بٹالہ سے قادیان بڑے مرزا صاحب سے ملنے گئے تھے۔ میں نے جواب دیا کہ میں نے اس سفر اور ملاقات کی روداد آپ کے چچا آغا بابر کی خودنوشت سوانح عمری میں پڑھی ہوئی ہے اور اس وقت آپ کے دادا کی عمر تقریباً 16 سال تھی۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جب حضرت اقدسؑ نے ابھی مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ اور معرکۃ الآرا کتاب ''براہین احمدیہ'' کی اشاعت کی وجہ سے سارے ہندوستان میں آپؑ کی دھوم مچی ہوئی تھی۔ مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب نے تحریر کیا تھا کہ گزشتہ تیرہ سو سالوں میں اسلام کی تائید اور حقّانیت پر ایسی زبردست کتاب پہلے نہیں لکھی گئی۔ ایک دفعہ مشہور مصنف ادیب اور نقاد علامہ نیاز فتح پوری نے تحریر کیا تھا کہ (حضرت) مرزا صاحب کی بعض تحریرات پڑھ کر وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

کچھ عرصہ قبل اعجاز بٹالوی کے بھائی آغا بابر کی خودنوشت رسالہ ''نقوش'' میں قسط وار شائع ہوئی اور پھر کتابی شکل میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ اس میں تحریر ہے کہ ان کے والد صاحب (حضرت) مرزا صاحب سے ملنے قادیان گئے۔ وہ براہین احمدیہ کے مصنف کا شہرہ سن کر ان کو دیکھنے اور ملنے گئے تھے۔

اعجاز بٹالوی کے والد صاحب کا بیان ہے کہ میں قادیان پہنچ کر حضرت مرزا صاحب کے مکان پر پہنچا اور دروازہ پر دستک دی۔ اس وقت حضرت مرزا صاحب اکیلے ہی اپنے کمرہ میں اندر سے کنڈی لگا کر تحریر کا کام کر رہے تھے۔ علیک سلیک کے بعد انہوں نے دریافت کیا۔ ''نوجوان! کہاں سے آئے ہو؟ اور کس غرض کے لئے آئے ہو؟'' میں نے جواب دیا۔ کہ بٹالہ سے آپ کی کتاب ''براہین احمدیہ'' کا شہرہ سن کر آپ کی زیارت اور ملاقات کے لئے قادیان آیا ہوں۔ آپؑ نے مٹی کے پیالہ میں پاس پڑے ہوئے پانی کے مٹکے سے پانی انڈیلا اور اس میں شکر ملائی اور جس قلم سے تحریر کا کام کر رہے تھے۔ اس کی پشت سے شکر کو پانی میں گھولا اور اپنے ہاتھ سے یہ پیالہ مجھے پینے کو دیا۔ اس مضمون میں یہ تو ذکر نہیں ہے کہ اس موقعہ پر کیا گفتگو ہوئی۔ لیکن جب اعجاز بٹالوی کے والد صاحب اجازت لے کر واپس جانے لگے تو حضرت اقدس نے ان سے فرمایا ''میاں! آتے جاتے رہا کرو''۔ انہوں نے دل میں کہا کہ جس کسمپرسی کے عالم میں یہ قادیان کی گمنام بستی میں رہ رہے ہیں، میرا ان کے ساتھ کیا مستقبل ہو سکتا ہے؟

...... ✽ ...... ✽ ...... ✽ ......

ڈاکٹر عبدالسلام کی یاد میں تقریب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 6/مارچ 2010ء میں مکرم پروفیسر راجا نصراللہ خانصاحب نے مختلف اخبارات سے اخذ کردہ رپورٹس سے اُس اجلاس کی روداد مرتب کی ہے جو 21/نومبر 2009ء کو عظیم سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کو اُن کی شاندار خدمات، اعلیٰ اوصاف اور عظیم الشان کامیابیوں پر خراج تحسین پیش کرنے کے لئے منعقد کیا گیا۔

✽...... ''نوبیل انعام حاصل کرنے والے پہلے پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کو ہم سے بچھڑے ہفتہ کو 13 برس بیت گئے۔ پاکستان اور سائنس کی خدمت کے لئے زندگی وقف کرنے والے عبدالسلام 29 جنوری، 1926ء کو پنجاب کے علاقے جھنگ میں پیدا ہوئے۔ ابتداء ہی سے ریاضی اور طبیعات سے گہرا لگاؤ تھا''۔

(روزنامہ پاکستان لاہور۔ 22 نومبر 2002ء ص 2)

✽...... ''نوبیل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام بیسویں صدی کے طبیعات کے نمایاں سائنسدانوں میں سے ایک تھے۔ ان خیالات کا اظہار وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر مجاہد کامران نے ڈاکٹر عبدالسلام کی 13ویں برسی کے موقع پر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام ایک بلند پایہ سائنسدان ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین انسان بھی تھے جو دوسروں کی مدد کرنے کے جذبے سے سرشار تھے۔ وہ عالمی حلقوں میں سائنس کے ذریعے پسماندہ انسانیت کی فلاح کے علمبردار تھے۔ ...... آج کی مشکل گھڑی میں ڈاکٹر عبدالسلام کی کمی بہت شدت سے محسوس کی جا رہی ہے۔ ......''۔ (روزنامہ وقت مورخہ 22 نومبر 2009ء)

✽...... صحافی حسین کاشف اپنی تحریر کا آغاز ان الفاظ سے کرتے ہیں (ترجمہ): ''نوبیل لارئیٹ (ڈاکٹر عبدالسلام) کی ہفتہ کے روز تیرھویں برسی کے موقع پر خراج تحسین پیش کرنے والے سائنسدانوں نے کہا کہ پاکستان نے اب تک جو سب سے اعلیٰ اور عظیم دماغ پیدا کیا ہے وہ ڈاکٹر عبدالسلام ہے۔

پاکستان فزیکل سوسائٹی کے اشتراک سے گورنمنٹ کالج یونیورسٹی میں سلام چیئر اور شعبہ طبیعات کے زیراہتمام ایک میموریل اجلاس کے موقع پر پروفیسر صاحبان اور دانشوروں نے ڈاکٹر عبدالسلام کو خراج تحسین پیش کیا۔ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر خالد آفتاب نے اجلاس کی صدارت کی اور کہا کہ ڈاکٹر سلام پاکستان میں سائنس کے زوال پذیر ہونے کے متعلق بہت فکر مند تھے۔ تیسری دنیا کے ممالک میں سائنس کے فروغ کے لئے ڈاکٹر سلام کی خدمات کو اجاگر کرتے ہوئے ڈاکٹر آفتاب نے کہا کہ نوبیل لارئیٹ ڈاکٹر عبدالسلام نے تاریخ میں سائنسی میدان کو اس کا جائز مقام دلانے کی جستجو میں سخت جدوجہد کی۔ وائس چانسلر (ڈاکٹر آفتاب) نے گورڈن فریزر (Gordon Fraser) کے قلم سے ڈاکٹر سلام کی سوانح عمری Cosmic Anger سے کئی اقتباسات پڑھ کر سنائے جو ایک چھوٹے سے قصبے سے آغاز کرنے والے ایک لڑکے سے ایک عالی مرتبہ سائنسدان بن جانے کے سفر کی نشاندہی کرتی ہے۔

اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے گورنمنٹ کالج یونیورسٹی سلام چیئر کے ہیڈ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ جو ڈاکٹر سلام کے شاگرد رہ چکے ہیں نے اس عظیم سائنسدان کی سادہ اٹھان اور تعلیم و تربیت، امنگوں، کامرانیوں، شہرت اور اعلیٰ اوصاف وحسنات کا ذکر کیا۔......

لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز (LUMS) کے پروفیسر ڈاکٹر عامر اقبال نے ڈاکٹر سلام کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے پروفیسر صاحبان اور پی ایچ ڈی حضرات کو ڈاکٹر سلام کے الیکٹرو ویک (Electro Weak) نظریے اور موجودہ دور میں اس کے مضمرات سے آگاہ کیا۔ تقریب کے آخر پر گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کے شعبہ اردو کے پروفیسر طارق زیدی نے شاعری اور اردو ادب میں ڈاکٹر عبدالسلام کی دلچسپی کو واضح کرتے ہوئے ان کے کچھ خطوط پڑھ کر سنائے جو انہوں نے اپنے اساتذہ اور قریبی دوستوں کو تحریر کئے تھے۔......اس تقریب میں شریک طلباء نے اپنی تشویش کا اظہار کیا کہ کیوں ایک عظیم ہیرو اور قوم کے محبّ کو فراموش کر دیا گیا ہے؟'' (ڈیلی ٹائمز، 22 نومبر 2009ء)

✽...... گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہاں ڈاکٹر عبدالسلام کے نوبیل پرائز کا اصل سرٹیفکیٹ محفوظ کیا گیا ہے۔ یہ سرٹیفکیٹ عبدالسلام بین الاقوامی مرکز برائے نظریاتی طبیعات (ICTP) اٹلی کے ڈائریکٹر Prof. Dr. Katepalli R Sreenivasan نے ڈاکٹر عبدالسلام کی مادر علمی (گورنمنٹ کالج لاہور) کو بطور تحفہ عنایت کیا تھا۔ ڈاکٹر سلام نے یہ نوبیل پرائز سرٹیفکیٹ سویڈن کے بادشاہ King Carl XVI Gustaf سے 10 دسمبر 1979ء کو وصول کیا تھا۔

پاکستان میں سائنس اور ثقافت کے فروغ کے لئے ڈاکٹر عبدالسلام کا کردار خوب معروف ہے اور وطن عزیز کے لئے ان کی خدمت دُور رَس اور بااثر ہے۔ بیرون وطن قیام کے دوران وہ سائنسی پروگرام کے مشیر کے طور پر وقتاً فوقتاً پاکستان آتے رہتے تھے۔ وہ 1961ء سے لے کر 1974ء تک صدر پاکستان کے سائنسی مشیر بھی رہے۔ ترقی پذیر ممالک میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے لئے اقوام متحدہ کی متعدد کمیشنوں میں بھی خدمات انجام دیتے رہے۔ سلام 1961ء میں ایوب خان کے دور میں قائم ہونے والے ریسرچ کمیشن سپارکو کے پہلے چیئرمین تھے۔ حکومت پاکستان نے سائنس کے میدان میں ان کی قدردانی کرتے ہوئے پاکستان میں سائنسی منصوبوں پر ان کی نمایاں اور غیرمعمولی کارکردگی پر 1979ء میں انہیں ''نشان امتیاز'' اور ملک میں سائنس کے فروغ کے لئے ان کی خدمات پر 1959ء میں انہیں ''ستارہ پاکستان'' کے اعزازات سے نوازا۔

وہ 1961ء میں میکسول میڈل اور فزیکل سوسائٹی کا ایوارڈ حاصل کرنے والے پہلے سائنسدان تھے۔ انہوں نے 1964ء میں رائل سوسائٹی کا ھیوز ایوارڈ حاصل کیا۔ انہیں 1968ء میں ایٹم برائے امن فاؤنڈیشن نے ایٹم برائے امن ایوارڈ دیا۔ 1979ء میں ڈاکٹر عبدالسلام کو دنیا کے تین سب سے زیادہ شان وشوکت کے حامل انعامات سے نوازا گیا یعنی فزکس کا ''نوبیل پرائز''۔ یونیسکو کا ''آئن سٹائن میڈل'' اور انڈین فزکس ایسوسی ایشن کا ''شری آر ڈی برلا ایوارڈ''۔

اگرچہ ڈاکٹر سلام کو احمدی ہونے کی وجہ سے اپنے ملک میں مذہبی امتیاز کا سامنا کرنا پڑا لیکن نوبیل پرائز حاصل کرتے ہوئے وہ سراپا پاکستانی دکھائی دے رہے ہیں۔ انہوں نے روایتی پاکستانی شیروانی زیب تن کر رکھی تھی۔ ICTP ٹریسٹے سے متعلق Miriam Lewis کی تحریر کردہ ڈاکٹر سلام کی سوانح عمری کے مطابق ڈاکٹر سلام ایک سچے اور پکے مسلمان تھے۔ ان کے نزدیک مذہب ان کی روزمرہ کی زندگی سے الگ نہیں تھا۔ ایک بار ڈاکٹر سلام نے لکھا 'قرآن کریم ہمیں اللہ تعالیٰ کے تخلیق کردہ قوانین فطرت کی سچائیوں پر غور و فکر کرنے کا حکم دیتا ہے'۔......''

(ڈیلی ٹائمز مورخہ 22 نومبر 2009ء)

✽...... اس تقریب کے حوالہ سے دیگر متعدد اخبارات نے بھی رپورٹس شائع کی ہیں جن میں ''فرنٹیئر'' 22 نومبر 2009ء، ''دی نیوز'' 22 نومبر 2009ء،

✽...... وطن عزیز کے ایک قابل سائنسدان اور استاد ڈاکٹر محمد اختر بیان کرتے ہیں: ''ڈاکٹر عبدالسلام غیرمعمولی سائنسدان اور کرشماتی شخصیت تھے۔ وہ ملک کے لئے بہت کچھ کرنا چاہتے تھے۔ نوبیل انعام حاصل کرنے والے سائنسدانوں میں ان کی حیثیت شہزادے کی سی تھی''۔

(روزنامہ ایکسپریس کراچی 25 نومبر 2009ء ص 16)

✽...... علمی وادبی شخصیت ڈاکٹر صفدر محمود اپنے کالم صبح بخیر میں ڈاکٹر عبدالسلام کے ذکر میں تحریر کرتے ہیں:

''عالم اسلام میں نوبیل پرائز حاصل کرنے والوں میں پاکستان کے ممتاز سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام بھی شامل ہیں جن کا تعلق ضلع جھنگ پنجاب سے تھا۔ مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ میں گورنمنٹ کالج لاہور کے نیو ہوسٹل میں اسی کمرے میں ایک سال قیام پذیر رہا جو طالبعلمی کے زمانے میں ڈاکٹر عبدالسلام کا کمرہ ہوا کرتا تھا۔ مجھے ڈاکٹر صاحب سے دو دفعہ ملنے اور طویل نشست کرنے کا اتفاق ہوا اور میں یہ بات وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ڈاکٹر عبدالسلام نہ صرف نہایت اچھے انسان تھے اور ان میں پاکستانیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی بلکہ وہ ایک مذہبی شخصیت بھی تھے۔ قادیانی ہونا اپنی جگہ لیکن ڈاکٹر صاحب اس بات کے قائل تھے کہ سائنسی ایجادات قرآنی تعلیمات اور معجزات کی تصدیق کر رہی ہیں''۔ (روزنامہ جنگ 7 دسمبر 2009ء)

...... ✽ ...... ✽ ...... ✽ ......

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 26/جنوری 2010ء میں مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کی ایک نظم شامل اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

جب دن کی ضیاء ہو شبِ دیجور میں تبدیل
اَفلاک سے ہوتی ہے پھر انوار کی تنزیل
کچھ ایسے بدلتے ہیں خدوخال زمانہ
جیسے کوئی اِک تازہ جہاں کرتا ہو تشکیل
آتا ہے کوئی بندۂ حق کیش فلک سے
کرتا ہے جو احکام خداوند کی تفصیل
وہ مصدرِ الہام سے پاتا ہے تجلّی
ہوتی ہے نوا اس کی پیام لبِ جبریل

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ یکم فروری 2010ء میں شامل اشاعت مکرم راجہ غالب احمد صاحب کی ایک خوبصورت غزل سے انتخاب ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:

دل کے کونے میں کہیں دُور مکاں اُس کا تھا
یاد کے آخری گوشے میں نشاں اُس کا تھا
اب تو آباد ہیں ہم شہر کی ویرانی میں
شہر کی زندگی میں لمحہء جاں اُس کا تھا
اُس کے ہوتے ہوئے ہر یاد سے آزاد تھے ہم
یوں تو ہر سلسلۂ سُود و زیاں اُس کا تھا
بات بھی ختم ہوئی رات کی رُت بھی بیتی
شہر کی دُھند میں یادوں کا دھواں اُس کا تھا
اُس کی گفتار کے سائے سے لگے بیٹھے ہیں
ساز و آواز کا یہ سارا سماں اُس کا تھا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
10th May 2013 – 16th May 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 10th May 2013

00:10	MTA World News
00:30	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:05	Yassarnal Qur'an
01:25	Huzoor's Tour Of West Africa: Rec. 5th April 2004
02:40	Japanese Service
03:00	Tarjamatul Qur'an Class: Rec. 19th August 1996.
04:10	Aaina
04:55	Liqa Ma'al Arab: Recorded on 8th May 1996.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Qur'an
07:00	Huzoor's Tours Of West Africa: Recorded on 8th and 9th April 2004.
08:05	Siraiki Service
08:25	Rah-e-Huda
09:55	Indonesian Service
11:55	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:35	Dars-e-Hadith
12:00	Live Friday Sermon
13:15	Seerat-un-Nabi (saw)
14:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
14:15	Yassarnal Qur'an
14:40	Bengali Reply to Allegations
15:45	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
16:20	Friday Sermon [R]
17:30	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:20	Huzoor's Tours Of West Africa [R]
19:25	Real Talk
19:25	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
21:05	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday 11th May 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:40	Yassarnal Qur'an
01:05	Huzoor's Tours Of West Africa
02:15	Friday Sermon: recorded on 10th May 2013.
03:25	Rah-e-Huda
04:50	Liqa Ma'al Arab: recorded on 9th May 1996
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al Tarteel
07:00	Atfal-ul-Ahmadiyya Germany Ijtema: Recorded on 17th September 2011.
07:30	Innocence Of The Holy Prophet
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time
09:00	Question And Answer Session: Part 1, recorded on 15th June 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on 11th May 2013.
12:15	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:30	Al Tarteel
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Chali Hai Rasm: Discussion programme about persecution of Ahmadi Muslims.
16:00	Live Rah-e-Huda
17:35	Al-Tarteel [R]
18:05	MTA World News
18:25	Atfal-ul-Ahmadiyya Germany Ijtema
18:55	Innocence Of The Holy Prophet
19:30	Faith Matters
20:30	International Jama'at News [R]
21:00	Rah-e-Huda [R]
22:35	Story Time [R]
22:55	Friday Sermon [R]

Sunday 12th May 2013

00:05	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50	Al Tarteel
01:20	Atfal-ul-Ahmadiyya Germany Ijtema
01:50	Innocence Of The Holy Prophet
02:30	Story Time
02:50	Friday Sermon: recorded on 10th May 2013
04:00	Chali Hai Rasm
04:55	Liqa Maal Arab: recorded on 14th May 1996.
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:15	Yassarnal Qur'an
06:45	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded 13th February 2011.
08:00	Faith Matters
09:00	Question and Answer Session: Rec. 14/06/1998
10:05	Indonesian Service
11:05	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 15th June 2012.
12:00	Tilawat & Dars-e-hadith
12:35	Yassarnal Qur'an
13:00	Friday Sermon: Recorded on 10th May 2013.
14:00	Bengali Reply To Allegation
16:20	Kids Time
16:00	Live Press Point
17:20	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
19:35	Real Talk
20:40	Attractions Of Canada: : A documentary about Cabot Trail located in Nova Scotia, Canada.
21:05	Press Point [R]
22:10	Friday Sermon [R]
23:20	Question and Answer Session [R]

Monday 13th May 2013

00:20	MTA World News
00:40	Tilawat& Dars-e-Hadith
01:05	Yassarnal Qur'an
01:35	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
03:00	Attractions Of Canada
03:35	Friday Sermon: recorded on 10th May 2013.
04:55	Liqa Ma'al Arab: Rec. 15th May 1996.
06:00	Tilawat & Dars
06:35	Al-Tarteel
07:05	Huzoor's Tours Of West Africa: Rec. 09/04/2004
07:55	International Jama'at News
08:30	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: French Mulaqat, Recorded on 9th March 1998.
10:00	Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon recorded on 22nd February 2013.
11:15	Tamil Service
12:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:15	Insight: recent news in the field of science
12:40	Al-Tarteel
13:10	Friday Sermon: Recorded on 20th July 2007
14:05	Bangla Shomprochar
15:15	Tamil Service
16:00	Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel
18:00	MTA World News
18:20	Huzoor's Tour Of West Africa [R]
19:15	Real Talk
20:25	Rah-e-Huda [R]
22:00	Friday Sermon [R]
22:55	Tamil Service
23:30	Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood

Tuesday 14th May 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:30	Insight: recent news in the field of science
00:55	Al Tarteel
01:30	Huzoor's Tour Of West Africa
02:15	Kids Time
02:50	Friday Sermon
03:45	Tamil Sevice
04:20	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
04:50	Liqa Ma'al Arab: recorded on 16th May 1996.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:15	Atfal-ul-Ahmadiyya Germany Ijtema: Recorded on 17th September 2011.
08:00	Insight: recent news in the field of science
08:30	Fraser Island: Part 1 of a guided tour to Fraser Island including a ferry ride, a trip to rain forest and fresh water lake.
09:00	Question and Answer Session: Recorded on 14th June 1998.
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service: Translation of Friday Sermon recorded on 10th May 2013.
12:15	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:30	Yassarnal Qur'an
13:00	Real Talk
14:00	Bangla Shomprochar
15:10	Spanish Service
16:00	Press Point
17:00	Ilmul Abdaan
17:30	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:30	Atfal-ul-Ahmadiyya Germany Ijtema [R]
19:15	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 10th May 2013.
20:25	Insight: recent news in the field of science
21:00	Press Point
22:00	Fraser Island
22:25	Seerat-un-Nabi (saw)
23:15	Question and Answer Session [R]

Wednesday 15th May 2013

00:15	MTA World News
00:30	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Atfal-ul-Ahmadiyya Germany Ijtema
02:20	Fraser Island
03:00	Press Point
04:00	Seerat-un-Nabi
04:55	Liqa Ma'al Arab: Recorded on 4th June 1996.
06:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
06:15	Al-Tarteel
06:45	Lajna Imaillah Germany Ijtema: Rec. 17/09/2011
08:00	Real Talk
09:00	Question and Answer Session: Part 1, recorded on 15th June 1996.
09:55	Indonesian Service
11:05	Swahili Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:25	Al-Tarteel
12:55	Friday Sermon: Recorded on 3rd August 2007.
13:50	Bangla Shomprochar
14:55	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
15:30	Kids Time
16:05	Faith Matters
16:50	Maidane Amal Ki Kahani
17:30	Al Tarteel
18:00	MTA World News
18:20	Lajna Imaillah Germany Ijtema [R]
19:30	Real Talk
20:35	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
21:10	Kids Time
21:45	Maidane Amal Ki Kahani
22:20	Friday Sermon [R]
23:15	Intikhab-e-Sukhan

Thursday 16th May 2013

00:15	MTA World News
00:35	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:50	Al-Tarteel
01:20	Lajna Imaillah Germany Ijtema
02:40	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
03:25	Persecution Of Ahmadis
04:00	Faith Matters
04:50	Liqa Ma'al Arab: recorded on 5th June 1996.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
06:55	Huzoor's Tours Of West Africa: Documenting Huzoor's tour to Nigeria in 2004.
07:50	Beacon of Truth
08:55	Tarjamatul Qur'an class: rec. 09/09/1996
10:00	Indonesian Service
11:15	Pushto Service
12:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:20	Yassarnal Qur'an
12:55	Beacon Of Truth
14:00	Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on 11th May 2013.
15:05	Kasre Saleeb
15:45	Maseer-e-Shahindgan: A Persian programme
16:20	Tarjamatul Qur'an class [R]
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:25	Huzoor's Tours Of West Africa [R]
19:15	Faith Matters
20:05	Reply To Allegations: A discussion in Urdu replying to various allegations made against the book 'Chasma-e-Marfat', written by the Promised Messiah (as).
21:00	Tarjamatul Qur'an class [R]
22:05	Kasre Saleeb R]
22:50	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 20 | Friday 03 May, 2013 | Issue No. 18

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(طارق حیات۔ مربی سلسلہ احمدیہ)

(قسط نمبر83)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ نرمی اور رفق سے معاملہ کرو۔ اپنی ساری مصیبتیں اور بلائیں خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ یقیناً سمجھو اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ ہر شخص کی شرارت پر صبر کرتا ہے اور خدا پر اسے چھوڑتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرے گا۔ اگرچہ دنیا میں ایسے آدمی موجود ہیں جو ہنسی کریں گے اور ان باتوں کو سن کر ٹھٹھا کریں گے مگر تم اس کی پروا نہ کرو۔ خدا تعالیٰ خود اس کے لیے موجود ہے۔ وہ خدا پرانا نہیں ہو گیا جیسے انسان بڈھا ہو کر پیر فرتوت ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ وہی ہے جو موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے وقت تھا اور وہی خدا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تھا۔ اس کی وہی طاقتیں اب بھی ہیں جو پہلے تھیں۔ لیکن جو کچھ میں کہتا ہوں تم اس پر عمل نہ کرو تو میری جماعت میں نہ رہے۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 131 ایڈیشن 2003 مطبوعہ ربوہ)

....

قارئین الفضل کے لئے Persecution Report بابت ماہ اکتوبر 2012ء سے چند واقعات اختصار سے پیش ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے کونے کونے میں آباد احمدیوں کو اپنے آقا و مولا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر اپنے مظلوم بہن بھائیوں کے لئے بکثرت دعائیں کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

....

❁...... **کراچی، 17 ستمبر:** ایک مولوی رانا انور نے سیشن جج کراچی ایسٹ کو درخواست جمع کروائی ہے کہ ایس ایچ او تھانہ بریگیڈ کو حکم دیا جائے کہ وہ مرزا مسرور احمد (امام جماعت احمدیہ عالمگیر) اور روزنامہ جنگ کے ایڈیٹر، چیف ایڈیٹر، پرنٹر کے خلاف امتناع قادیانیت آرڈیننس کی دفعات نیز PPC 298-B اور 298-C کے تحت مقدمہ درج کرے۔ یاد رہے کہ یہ مولوی عالمی مجلس ختم نبوت کے دفتر کا کارکن ہے۔

اس مولوی نے اپنی درخواست میں موقف اختیار کیا ہے کہ روزنامہ جنگ کے 13 ستمبر 2012ء کے شمارہ میں مرزا مسرور احمد کا بیان شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے اپنے آپ کو بطور مسلمان ظاہر کیا ہے اور اپنے عقائد کی تبلیغ کی ہے جبکہ پاکستانی قوانین کے مطابق ایسا کرنا ممنوع ہے۔

یہ مولوی اپنی درخواست لے کر اولاً تھانہ میں گیا تھا لیکن SHO نے کوئی تعاون نہ کیا تب عدالت کا رخ کیا۔

اس مضحکہ خیز درخواست پر محترم جج صاحب کے جاری کردہ فرمان کے چند امور درج کرتا ہوں۔

جج نے لکھا کہ درخواست گزار کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنی استدعا لے کر متعلقہ تھانہ پہنچے اور اپنا بیان ریکارڈ کروائے جبکہ تھانہ بریگیڈ کا ایس ایچ او درخواست ملتے ہی کریمنل پینل کوڈ کی دفعہ 154 کے تحت درخواست گزار کا بیان ریکارڈ کرے اور اگر بیان کے مندرجات قابل سماعت سمجھے تو فوری طور پر ایف آئی آر میں اندراج کرے۔ بصورت دیگر قانون کے مطابق کارروائی مکمل کرے۔

ناطقہ سر بہ گریباں ہے اسے کیا کہیے

❁...... **لاڑکانہ، 18 اکتوبر:** مولویوں نے یہاں نظر محلّہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جس کی خوب تشہیر کی گئی۔ اس محلّہ میں احمدیوں کی خاصی تعداد آباد ہے شائد اسی لئے مولویوں نے کانفرنس کے لئے احمدیہ بیت الذکر کے قریب ترین مقام چنا۔ 17 اکتوبر کی شام کی نماز تک تشہیر کے لئے مخصوص ویگن شہر کے چکر لگاتی رہی۔ 18 تاریخ کو شام کی نماز کے بعد کانفرنس شروع ہوئی۔ جمیعت علمائے اسلام فضل الرحمٰن گروپ کے لیڈر خالد محمود سومرو نے کانفرنس میں شامل ہو کر خطاب کیا اور احمدیوں کو واجب القتل قرار دیا اور جاہل سامعین کو خوب اکسایا کہ وہ احمدیوں کی مبینہ گستاخیوں کے پاداش میں ان کو قتل کر دیں۔ ملتان کے مولوی اللہ وسایا نے بھی کانفرنس میں شرکت کی۔ تمام مقررین نے حاضرین کو احمدیوں کے خلاف خوب جھوٹ بول کر مشتعل کیا۔ یہ جلسہ رات کے 2 بجے تک زہر افشانی اور بدزبانی کرتا رہا۔

مقامی احمدیوں نے سرکاری حکام کو مطلع کر کے خود حفاظتی کے انتظامات کرنے شروع کر دیئے ہیں۔

❁...... **گلشن پارک، لاہور، 22 اکتوبر:** مکرم محمود احمد طاہر صاحب سٹیکرز اور پرنٹنگ کے کاروبار سے منسلک ہیں۔ چند ماہ قبل کچھ مولوی ان کی دوکان پر آئے اور مذہبی گفتگو کرتے ہوئے اختلافی امور کا ذکر چھیڑ دیا۔ مکرم محمود صاحب نے موقع کی نزاکت کے پیش نظر خاموشی میں خیریت محسوس کی لیکن ایسا نہ ہو سکا کیونکہ اطلاعات کے مطابق ان مولویوں نے جا کر سکیم تیار کی اور اب ایک مخالف احمدیت وکیل نے عدالت میں درخواست جمع کروادی ہے کہ پولیس کو اس احمدی بنام محمود کے خلاف مقدمہ درج کرنے کا حکم جاری کیا جائے۔ درخواست میں موقف اختیار کیا گیا ہے کہ میں کچھ سٹیکر خریدنے احمد سٹیکر ہاؤس گیا تو مالک دوکان نے مجھ سے مذہبی موضوعات پر گفتگو کرنی شروع کر دی اور کہا کہ تمام شرارتوں کی جڑ مولوی ہیں اور ہمیں کافر کہا .... وغیرہ وغیرہ۔

اطلاعات کے مطابق اس جھوٹ کا خالق بھی بدر عالم نامی ایک وکیل ہے اور اسی شخص نے اس صریح جھوٹ پر عدالت میں جا کر گواہی دینے کی بھی حامی بھر لی ہے۔ قبل ازیں یہی مفسد دارالذکر گڑھی شاہو سے کلمہ طیبہ مٹانے اور اس کے مینار کی مسماری کی مہم کی قیادت کر چکا ہے۔

ظلمت کو ضیاء، صرصر کو صبا، بندے کو خدا کیا لکھنا

❁...... 1980ء کی دہائی میں فوجی آمر جنرل ضیاء الحق کے سیاہ دور میں بنیادی انسانی حقوق کی پامالی کسی سے بھی ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ روزنامہ الفضل ربوہ کے 11 اکتوبر 2012ء کے شمارہ میں مکرم بشیر احمد رفیق صاحب کا ایک مضمون مکرم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب کے بارہ میں شائع ہوا۔ مکرم ظہور باجوہ صاحب ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ کے عہدہ پر فائز رہے۔ سابق امام بیت الفضل لندن کا روائت کردہ مندرجہ ذیل واقعہ ظلماتی دور کی عکاسی کرتا ہے۔ لکھتے ہیں:

’’1980ء میں ...... مَیں نے ربوہ میں اپنے لئے ایک آرام دہ مکان بنایا۔ اور اس میں منتقل ہو گیا۔ محترم باجوہ صاحب گاہے بگاہے میرے گھر تشریف لاتے اور میرے ساتھ کافی نوش فرماتے۔ یہ سلسلہ ایک عرصہ تک جاری رہا۔ انہی دنوں کی بات ہے کہ ایک دن میرے دروازہ پر دستک ہوئی۔ میں نے دروازہ کھولا تو باہر ایک معزز شخص کو کھڑا پایا۔ انہوں نے اپنا تعارف کرایا اور بتایا کہ وہ اسسٹنٹ کمشنر ہیں اور ربوہ ان کے حلقہ میں شامل ہے۔ میں انہیں اندر لے گیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ کبھی انگلستان نہیں گئے۔ کسی نے بتایا کہ انگلستان میں ایک لمبے عرصہ تک قیام پذیر ہونے کے بعد ایک شخص یہاں رہتا ہے تو مجھے شوق ہوا کہ میں تم سے ملوں اور انگلستان کے بارہ میں معلومات حاصل کروں۔ کمشنر صاحب اس کے بعد بھی دورہ پر ربوہ آتے تو ضرور میرے گھر تشریف لاتے۔ ایک دو مرتبہ اپنی فیملی کو بھی ساتھ لائے۔ ان دنوں باجوہ صاحب ناظر امور عامہ تھے۔ میں انہیں ان ملاقاتوں کی اطلاع دیتا تا کوئی غلط فہمی پیدا نہ ہو۔ دو ایک مرتبہ باجوہ صاحب نے بھی کمشنر کی اپنے گھر پر دعوت کی اور مجھے بھی حاضر ہونے کا ارشاد فرمایا۔ کمشنر صاحب باجوہ صاحب سے بے حد متاثر تھے اور آپ کے اخلاق عالیہ اور مہمان نوازی کا ذکر مجھ سے بھی کیا کرتے تھے۔

انہی دنوں کی بات ہے کہ اچانک ایک دن باجوہ صاحب کے گھر پر چھاپہ پڑا اور آپ کو گرفتار کر لیا گیا۔ F.I.R اسسٹنٹ کمشنر صاحب نے درج کرائی تھی اور اس میں لکھا گیا تھا کہ گھر سے ضبط شدہ لٹریچر برآمد ہوا ہے۔ یہ ایک غیر معمولی واقعہ تھا۔ باجوہ صاحب ناظر امور عامہ کے علاوہ سرگودھا کے ایک متمول زمیندار خاندان سے تھے۔ وسیع زرعی جائیداد کے مالک تھے اور اپنے علاقہ میں بہت اثر ورسوخ رکھتے تھے۔ ان کے تمام بھائی فوج اور انتظامیہ میں اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے۔

یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح ربوہ میں پھیل گئی اور باجوہ صاحب کے دوست احباب پر اداسی چھا گئی۔ مجھے بار بار یہ خیال آتا رہا کہ یہ شخص جو سونے کا چمچہ منہ میں لے کر پیدا ہوا تھا جو اپنے والدین کا بڑا بیٹا ہونے کے ناطے ناز و نعم سے پلا بڑھا تھا۔ جس نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنی زندگی راہ مولیٰ میں قربانی کے لئے پیش کر دی تھی۔ جو انگلستان میں سالہا سال دین کی اشاعت کے علاوہ پاکستان کے نام کو بھی اجاگر کرنے میں نمایاں کردار ادا کرتا رہا تھا۔ آج ایک سراسر جھوٹے مقدمہ میں جیل کی سلاخوں کے پیچھے بند تھا۔ اس کا وقت کیسے گزرتا ہوگا۔ وہ جیل کی صعوبتیں کیسے برداشت کر رہا ہوگا۔ خیر کچھ عرصہ کے بعد باجوہ صاحب کو ضمانت پر رہائی ملی۔ آپ ربوہ آئے تو آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اگلے ہی دن باجوہ صاحب میرے غریب خانہ پر تشریف لائے۔ کافی کا دور چلا۔ حضرت باجوہ صاحب اپنے قید و بند کے واقعات سناتے رہے۔ رخصت ہوتے وقت فرمایا کہ مجوکہ صاحب یعنی اسسٹنٹ کمشنر تو ہم دونوں کے دوست ہیں۔ لیکن تم سے ان کے تعلقات زیادہ ہیں۔ تم کسی وقت اس سے معلوم تو کرو کہ اس نے میرے خلاف جھوٹا مقدمہ کیوں بنایا۔ میں نے عرض کی کہ میں ایک دو روز میں ان سے ملاقات کر کے اصل حقیقت جاننے کی کوشش کرونگا۔

دو چار دن کے بعد چنیوٹ اے سی صاحب کے بنگلہ پر حاضر ہوا۔ وہ اپنے وسیع و عریض لان میں اپنے حواریوں کے جلو میں بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے دیکھتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور مجھے اپنے ساتھ بٹھا کر سب حواریوں کو کہا کہ اب آپ لوگ چلے جائیں میں نے ان سے ضروری باتیں کرنی ہیں۔ جب سب لوگ چلے گئے تو اے سی صاحب فرمانے لگے۔ رفیق صاحب مجھے معلوم ہے کہ آپ کیوں میرے پاس آئے ہیں۔ لیکن قبل اس کے کہ آپ کوئی بات کریں آپ میری بات سن لیں۔ مجوکہ صاحب فرمانے لگے ’’ایک دن کمشنر صاحب کی طرف سے لکھی لکھائی F.I.R. ملی۔ جس میں درج تھا کہ میں نے مکرم باجوہ صاحب کے گھر پر چھاپہ مار کر ضبط شدہ لٹریچر برآمد کیا ہے۔ میں FIR پڑھ کر ششدر رہ گیا۔ میں نے تو کوئی چھاپہ نہیں مارا تھا۔ پھر باجوہ صاحب میرے محسن اور دوست بھی تھے۔ میں ان کے متعلق اتنا بڑا جھوٹ کیسے بول سکتا تھا۔ چنانچہ میں فوری طور پر جھنگ میں کمشنر صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ اور جھوٹے F.I.R. پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ کمشنر صاحب نے کہا کہ مجوکہ صاحب۔ یہ احکام بالا حکام کی طرف سے آئے ہیں۔ آپ یا تو ان پر دستخط کر کے باجوہ صاحب کو گرفتار کر لیں یا پھر یہ سمجھیں کہ آپ کی ملازمت ختم ہے۔ میں سوچ میں پڑ گیا۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ بالآخر میں نے فیصلہ کیا کہ مجھے اپنی نوکری بچانی چاہئے۔ خواہ اس کے لئے اپنے مشفق دوست کی بھی قربانی دینی پڑے۔ چنانچہ میں نے دستخط کر دیئے اور اگلے دن باجوہ صاحب کو گرفتار کر لیا۔‘‘ مجوکہ صاحب ساری بات کہہ چکنے کے بعد فرمانے لگے کہ رفیق صاحب! اس دن سے لے کر آج تک میں شرم کے مارے ربوہ نہیں جا سکا۔ میں باجوہ صاحب سے نہایت شرمندہ ہوں۔ آپ براہ کرم انہیں کہیں کہ مجھے معاف کر دیں۔ میں نے اپنے ضمیر کے خلاف فیصلہ صرف اس لئے کیا کہ میری نوکری چلے جانے کا خطرہ تھا۔ میں ان سے رخصت ہوا اور ربوہ آ کر مکرم باجوہ صاحب کو ساری بات بتا دی۔‘‘

❁...... امیر پارک، ضلع گوجرانوالہ، 18 اکتوبر: نور مسجد میں

باقی صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں